بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اللہ اپنے دین کا آپ ناصر ہے

حضرت مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے خلفائے صالحین کے فضائل

الموسوم بہ

الحمد للّٰہ منۃ

پنج فضائل

مولفہ

حضرت بندگی میاں سید روح اللہؒ

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

التماس (باراوّل)

مصدقانِ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعودِ آخرالزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتم ولایت محمدی صلعم سے التماس ہے کہ حضرت میاں ملک سلیمان علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''میاں سید روح اللہ رحمتہ اللہ علیہ کمالات کے جامع حسنات کے معدن نقول کے مخزن فضائل کے منبع متدین اذ رمتقی تھے اور اپنے والد بزرگوار بندگی میاں سید ولی رحمتہ اللہ علیہ بن بندگی میاں سید ابراہیمؒ بارہ بنی اسرائیل) سے تربیت صحبت اور خلافت کا شرف رکھتے تھے۔ گجرات کے بزرگوں کی زیارت کے لئے پالکی میں بیٹھے ہوئے چند حضرات کے ساتھ گجرات تشریف لے گئے۔ بہت گراں بار باوقار اور سلیم الطبع تھے پنج فضائل آنخضرتؒ کی تصنیف ہے اور آپ کا دائرہ معلیٰ قلعہ گولکنڈہ کے سمت مغرب عالم خاں انصاری کے کوٹھے میں واقع تھا۔ اور اسی مقام میں آپ ۴ رمحرم الحرام کو واصل حق ہوئے۔ اور آپ کا مقبرۂ مبارک اسی مقام پر ہے۔ اور آپ کا علاقہ حضرت بندگی میاں سید نصرت مخصوص الزماںؒ سے تھا۔ (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی گلشن پنجم ، چمن چہارم و ملاحظہ ہو عرس نامہ مولفہ حضرت خوب میاں صاحب پالن پوری ، حضرت بندگی میاں روح اللہ رحمتہ اللہ علیہ بی بی الہدتیؓ کی پانچویں پشت میں ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بی بی الہدتیؓ کی اولا دسات کرسی تک مغفور ہے۔ چنانچہ الہدتیؓ کو لقاء اللہ میں خاص قرب حاصل ہے اور جنت بی بیؓ کی میراث ہے حق ہے اور مہدی علیہ السلام کی جو بشارت بی بیؓ کے حق میں ہے مقبول ہے۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بی بیؓ مغفور ہیں اور ان کی اولا دسات کرسی تک مغفور ہے۔ الخ نیز تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا مغفور ہیں اور ان کی اولا دسات کرسی تک مغفور ہے'' (ملاحظہ ہو جامع الاصول مترجم مطبوع صفحہ ۱۹ و ۲۰)

مولوی سید اشرف صاحب شمسی پروفیسر جامع عثمانیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''بعض کہتے ہیں کہ پنج فضائل کے روایات وثوق کے قابل نہیں ہیں کیونکہ مصنف پنج فضائل کے ہمعصر لوگوں نے اس کتاب پر جرح کی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پنج فضائل کے روایات سے چند روایتوں پر مصنفؒ کے ہمعصروں نے جرح کی تھی اور مصنف نے اِس جرح کو تسلیم کر کے ان مجروحہ روایتوں کو اپنی کتاب مذکور سے خارج کر دیا باقی روایتیں ان کے ہمعصروں کے پاس مُسَلّم ہیں اس سے ثابت ہے کہ پنج فضائل کے موجودہ روایتیں مصنف کے معاصرین کے پاس مسلم ومتفقہ ہیں اور وہ ایک صحیح شدہ کتاب ہے روایات خارج شدہ پر جو محضرہ ہوا ہے وہ اس وقت بھی مل سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ اعتراض مذکور باطل ہے'' (ملاحظہ ہو ضمیمہ جلاء العین مطبوعہ صفحہ ۴)

مولوی صاحب نے محضرہ اس وقت بھی مل سکتا ہے جو تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح ہے اِس لئے کہ احقر کے پاس احقر کے جد اعلیٰ

حضرت بندگی میاں سید یعقوب توکلی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند میاں سید اسحاقؒ کی قلمی بیاض ہے اس میں محضرہ کی نقل موجود ہے وہ یہ ہے کہ:۔

''یہ مکتوب بندگی میاں سید روح اللہؒ کا ہے منکہ سید روح اللہ مصدقانِ مہدیؑ کی اجماع میں لکھدیا ہوں کہ حضرت بندگی میاںؓ کی فضیلت میں جو (نقل) لکھا ہوں اس نقل میں ذکر آ گیا ہے کہ میاںؓ کے ماں، باپ زندہ تھے غلط لکھا ہوں ہمارے متعلقین میں سے جو شخص یا دوسرا کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سید روح اللہؒ نے جو لکھا ہے وہ حق ہے تو وہ شخص منکر مہدیؑ ہے اور جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔ اور جو شخص کتاب (پنج فضائل) اپنے گھر میں رکھتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت بندگی میاںؓ نے تصدیق کے بعد تقیہ کیا اور اپنی ماں سے کہا اچھا ہے تصدیق نہیں کروں گا، یہ اعتقاد رکھتا ہے تو کافر ہے المرقوم ۱۰ رمحرم الحرام ۱۰۹۴ھ روز شنبہ ظہر کی نماز کے بعد میاں سید ابراہیم رضی اللہ عنہ بن بندگی میاں سید یعقوبؓ کی بہرۂ عام میں تمام جماعت مہدویہ کے حضور میں یہ مکتوب دکھادیا ہوں کہ ضرورت کے وقت کام آئے''۔

علامت سید روح اللہ ابن میاں سید ولی۔ سید عالم ابن میاں سید حیدر۔ سید زین العابدین ابن میاں سید یعقوب۔ میاں سید اشرف ابن سید جی میاں۔ میاں سید عبدالقادر ابن میاں سید ولی۔ عبدالستار ابن عبدالمقتدر فقیر سید میراں جی ابن سید سلام اللہ۔ ملک شرف الدین ابن ملک قطب الدین۔ ملک پیر محمد ابن ملک اسمٰعیل سید خاں ابن ابراہیم شاہ میاں سید شریف عراجی میاں۔ میاں سید حسین ابن میاں سید مبارک بن میاں سید شہاب الدین۔ سید حسین شاہ ابن میاں سید جعفر علی شاہ ابن سید محمود۔ ملک عزیز اللہ ابن ملک احمد بڑے شاہ میاں ابن میاں سید چھجو۔ میاں سید علی ابن نھنے میراں صاحب۔ میاں ملک جی ابن ملک محمود سید عبدالحئی ابن میاں سید ہاشم تمام شد محضر (از بیاض حضرت میاں سید اسحاقؒ نقل مطابق اصل)

اس محضر کے بعد یہ پایہ تحقیق کو پہنچ گئی کہ پنج فضائل ایک صحیح شدہ کتاب ہے اس کے باوجود اگر کوئی صاحب حضرت بندگی میاں سید روح اللہؒ کی ذاتِ پاک اور آپؒ کی مولفہ پنج فضائل کے متعلق گستاخی اور بے ادبی کو روا رکھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا رنگ مذہب۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص بے ادب بے دیانت اور بے شرم ہے ہرگز خدا کو نہ پہونچے (از حاشیہ شریف)

باراوّل ۱۳۷۲ھ صرف اردو ترجمہ باردوم ۱۴۲۱ھ

مَاعَلَيْنَا اِلَّاالبَلَاغ

المرقوم یکم صفرالمظفر ۱۳۷۰ھ ہجری

ازحضرت پیرومرشد سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

فضائل اولیٰ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول محمدؐ اور آپؐ کی آل واصحابؓ تمام پر حمد وصلاۃ کے بعد واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدی صدیقِ ولایتؓ کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے بندہ نے جمع کیا اس تفصیل سے کہ حق تعالیٰ نے میاں سید عثمان کو دو بیٹے دیئے ایک میاں سید جلال اور دوسرے میاں سید عبداللہ اور میاں سید جلال کو دو لڑکیاں اور تین لڑکے ہوئے میاں سید سلام اللہ میاں سید کریم اللہ اور میاں سید غنی اور بی بی الہدتی اور بی بی راستی۔ میاں سید عبداللہ کو دو بیٹے ہوئے ایک میاں سید احمد اور دوسرے میاں سید محمد علیہ السلام۔ ایک لڑکی بی بی راستی کہ جن کا عقد میاں سید احمد سے کئے اور دوسرے بی بی الہدتی کہ جن کا عقد میاں سید محمدؑ سے کئے۔ خدائے تعالیٰ نے میاں سید محمدؑ کو میراں سید محمد مہدیؑ کیا اور گیارہ سال کی عمر میں بی بی الہدتی کا عقد ہوا اور حضرت مہدیِ موعود آخر الزماںؑ کی عمر اُنیس سال تھی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو بیس سال کی عمر میں اوّل لڑکی ہوئی۔ جن کا نام بی بی بڑنجی تھا اور بائیس سال کی عمر میں حضرت امام علیہ السلام کو لڑکا ہوا ان کا نام میراں سید محمود رکھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا پہنچا کہ اے سید محمدؑ ہم نے تیرے اس لڑکے کو اپنے حبیب محمدؐ کا ہم نام کیا ہے اور محمدؐ کا نام میرے عرش پر محمود ہے اور محمدؐ کا نام چوتھے آسمان میں سید مبارک ہے اور محمدؐ کا نام زمین پر محمدؐ رکھے ہیں اور عرش پر میرے حبیب کا جو نام ہے یہی نام ہم نے اس لڑکے کا رکھا ہے تو بھی اس لڑکے کو محمود کے نام سے پکار اسی لئے مہدی علیہ السلام اللہ کے حکم سے میراں سید محمودؓ کے نام سے پکارے اور مہدیؑ کے وصال کے بعد تمام اصحابؓ ثانیِ مہدیؑ کے لقب سے پکارتے تھے جب حضرت مہدی علیہ السلام حج کعبہ کے سفر میں دانا پور پہنچے تو اس وقت میراں سید محمودؓ کی عمر چودہ سال تھی کہ ایک روز رات کے پہلے پہر میں بی بی الہدتیؓ حضرت مہدیؑ سے اپنا معاملہ کہتی تھیں کہ حق تعالیٰ کی جانب سے بہ تاکید تمام حکم ہوا کہ تیرا شوہر جو سید محمدؐ ہے ہم نے اس کو مہدیِ موعود علیہ السلام کیا ہے تصدیق کر۔ آپ خدا کے واسطے گواہ رہیں کہ میں مہدی علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں جب ظہور مہدیت کا وقت آجائے گا مہدیت ظاہر ہو جائے گی اور بی بیؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی قدمبوسی کر کے کہا کہ میراں جی اس سے پہلے باہم میاں بیوی کی نسبت تھی بشریت سے کچھ قصور ہوا ہوگا معاف فرمائیں آج سے ہماری نسبت برخاست ہوئی اور اب طالبی اور مرشدی کی نسبت آگئی اور میں مہدی علیہ السلام کی کمینی باندی ہوں۔ یہ تمام معاملہ بی بیؒ سے سن کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بی بی عرصۂ دراز سے مجھ کو فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ ہم نے تجھ کو مہدیِ موعودؑ کیا ہے خلق میں دعویٰ کر بندہ ہضم کرتا ہے۔ تم نے جو کچھ دیکھا ہے حق دیکھا ہے ایسا ہی ہے۔

اور ایسا ہی ہوگا۔ جب میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ اور بی بی رضی اللہ عنہا کی یہ گفتگو باہر سے سنی تو حق کے جذبہ میں مستغرق

ہوکر گر پڑے۔فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمدؑ باہر جا ہمارا بندہ ہماری ذات میں فنا ہوکر گر پڑا ہے اس کو خیمہ کے اندر لا پس حضرت مہدی علیہ السلام نے باہرآ کر دیکھا کہ بے ہوش ہوکر گر پڑے ہیں پس میراں سید محمودؓ کو گود میں لے کر خیمہ کے اندر لا کر فرمایا کہ بی بیؓ دیکھو بھائی سید محمودؓ کے استخوان گوشت پوست اور بال بال لآاِلٰہ اِلّاَ اللّٰہ ہوگیا ہے۔پس بی بیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینہ پر تین بار مارے اور تین بار میراں سید محمودؓ کے سینہ پر مار کر فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں ڈالا گیا ہے اس سینہ میں ڈالا گیا ہے۔

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ دریا کے مانند ہے اور جو کچھ دریا میں آتا ہے سماتا ہے لُولُو اور مرجان باہر آتے ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے باطنی فیضان کے وارث اور ہمارے خانۂ دل کے مالک میراں سید محمود رضی اللہ عنہ ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اپنے ازل سے بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا کی اولاد کے سات پشت کو بخشا۔نقل ہے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت میاں سید عبدالحئی روشن منورؓ پیدا ہونے کے بعد تین سویتیں دیں اور فرمایا کہ ہمارے لئے اور تمام اشخاص کے لئے ایک ایک سویت ہے لیکن میراں سید محمودؓ کو تین سویتیں دو فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ میراں سید محمودؓ کو مع عورت اور لڑکے کے تن سویتیں دے اور ایک دائی رتنی تھی ان کو بھی ایک سویت دیتے اس طرح سویت دیئے اور دوسرے کسی شخص اور نہ اپنے اہل بیت کو اور دوسروں کو دو تین سویت نہیں دیئے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے صحابہؓ سنار کی آگ کی آنگیٹھی کے کولے کے مانند ہیں بعضے آگ میں پاؤ جلے ہیں اور بعضے آدھے جلے ہیں اور بعضے تین پاؤ جلے ہیں اور بعضے تمام جلے ہیں اور بعضے جلنا شروع کئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بندہ کے بعد اور تمام صحابہؓ بھائی سید محمودؓ کے پاس کامل ہوجائیں گے۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام پٹن نہر والہ میں پہنچے اور خاں سرور کے حوض کے پاس قیام فرمایا اور اٹھارہ مہینے وہاں رہے اس کے بعد ایک روز خدائے تعالیٰ نے بی بی ملکانؓ کی جانب سے ایک خدمت گار میراں سید محمودؓ کو بھیجا تھا۔بی بیؓ شیخ شادے بنمانی تھے ان کا عقد حضرت مہدیؑ سے شہر نہر والہ میں ہوا ہے اور بی بی مذکورہ نے تین خدمت گار حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کئے تھے ایک بائی راج متی اور ایک بائی بھان متی اور ایک بائی خوبکلاں۔حضرتؑ نے بائی راج متی کا عقد میاں شاہ دلاورؓ سے کردیا اور بائی بھانمتی کو اپنی خدمت میں رکھے اور بائی خوبکلاں کو میراں سید محمودؓ کی خدمت کے لئے دیئے اور فرمایا کہ یہ اللہ کی طالب ہے نابینا ہوکر نہیں مرے گی اس پر محبت رکھو آخر ان کی رحلت ایک مدت کے بعد ہوئی اور ان کی وفات کے بعد میراں سید محمودؓ نے اپنا عقد کیا۔نقل ہے ایک روز نہر والہ میں میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ کوئی شخص ماں کے پیٹ سے فقیر ہے اور کسی نے دنیا کو چھوڑ کر ترک دنیا کیا ہے ان دونوں کے مرتبے کیسے ہیں تو فرمایا کہ بہت فرق ہے مانند زمین وآسمان کے جس قدر چھوڑا ہے اسی قدر پائے گا دس دنیا میں تو ستر آخرت میں اس کے بعد میراں سید محمودؓ کمر باندھ کر حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آئے اس وقت حضرتؑ ظہر کی نماز کے لئے وضو فرما رہے تھے اور آپ کا دستِ مبارک مسح کے لئے سر پر پہنچا تھا کہ میراں سید محمودؓ نے حضرتؑ کے روبرو آکر اجازت چاہی۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ جہاں کہیں رہو خدا کے ذکر میں رہو تمہارے لئے خدا کی پناہ رہے خدا پر آسان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تم

کو ہمارے پاس پہنچائے سلام علیکم کہہ کر سر کا مسح کر کے پائے مبارک دھو رہے تھے اور میراں سید محمود رضی اللہ عنہ آنکھ میں پانی لا کر ا کیلے روانہ ہوئے تمام روز راستہ چلے رات کو ایک گاوں دیکھا اور اس گاؤں میں قیام کیا تو نداف کی قوم سے دو شخص ہمراہ ہو گئے اور آپؓ کے خدمتی بن گئے جب چاپانیر پہنچے دس اشخاص خام ہو گئے تھے پس ایک باغ میں قیام کر کے ان ہر دو اشخاص کو جو نداف تھے ان کو سید عثمان کے نزدیک جو سلطان محمود بیگڑہ کے وزیر تھے اور حضرت مہدی علیہ السلام سے تربیت ہوئے تھے کہلا بھیجا کہ ہم کو خدا لایا ہے لیکن نوکری کی نیت سے آیا ہوں سید عثمان نے جب یہ خبر سنی تو دوڑے ہوئے آئے اور حضرتؓ کو اسی مقام پر ٹھیرا کر ضروری سامان اور راوٹی اور گھوڑوں کی تھان کا انتظام کیا اور سواری کے لئے اونٹ بھجوائے اور سلطان محمود کو اطلاع کی۔ سلطان محمود نے سید عثمان کو آگے بھیج کر طلب کر کے طاقات کی اور میراں سید محمودؓ کی خدمت میں ایک لاکھ تنکہ زر ہدیۃً روانہ کیا۔ بیرم گاؤں اور سان چوری کی جاگیر دی اس کے بعد آپؓ نے یہ ارادہ کیا کہ عقد کیا جائے تو بہتر ہوگا پس اس شہر کی دو دائیوں کو بلوا کر آگاہ کیا کہ شریفوں کی لڑکی زیب و جمال والی ہمارے لئے دیکھو پس دونو دائیوں کو دو مہر زر (اشرفیاں) دیئے اور دونوں دائیاں ہر جگہ جاتی تھیں اور پیام کی جستجو کرتی تھیں کہ اچانک وہ دونوں دائیاں میاں سید عثمان کے گھر پہنچیں شادی کے قابل لڑکی کے متعلق دریافت کیں۔ سید عثمان اور ان کی عورت نے جب میراں سید محمودؓ کا نام سنا ان دائیوں کو دو مہر زر دیئے اور کہا کہ ہماری ایک لڑکی ہے ایسی ہی خوبی اور زیب و جمال والی ہے۔ پس دونوں دائیوں نے کہا کہ ہم کو تمہاری لڑکی دکھلاؤ۔ جب دیکھا تو سیاہ رنگ اور سولہ سالہ پایا اور کہا کہ تمہاری لڑکی خوبصورت نہیں اور بارہ سالہ بھی نہیں ہے نسبت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا پھر ہم دو مہر زر دیں گے تم ہماری لڑکی کی تعریف کرو کہ آپ کے صدقہ خواروں کے لئے ایک ایسی لڑکی (جس کا تم نے تذکرہ کیا) گیارہ سالہ اور بہت خوبصورت ہے۔ انہوں نے کہا اگر چہ ہم نسبت مقرر کریں جب جلوہ ہوگا تمہاری لڑکی کی صورت دیکھیں گے اچھی نظر نہ آئی تو ہم کو سزا دیں گے تو ہم کو بچانے کی کس کی طاقت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بھاگ جاؤ اور چند روز دوسروں کے گھر میں رہو جب یہ خطرہ میراںؓ کے دل سے دور ہو جائے تو تم باہر آؤ اور میراںؓ پاس جاؤ پس اس زر کی طمع سے میراں سید محمودؓ کے نزدیک آکر سید عثمان کی لڑکی کی تعریف اس قدر کی کہ لکھ نہیں سکتے۔ پس میراں سید محمودؓ نے قبول کر کے عقد کیا جب جلوہ ہوا تو میراںؓ نے قرآن دیکھ کر بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا کا منہ دیکھ صورت اچھی نہ پائی غمگین ہوئے اور پیٹھ کر کے سو گئے غیب سے آواز آئی کہ اے سید محمود یہ تیری عورت ہمارے مقربوں سے ہے اور بی بی کد بانوؓ کے ماں، باپ دونوں نے بی بیؓ کو سکھلایا تھا کہ ہم دونوں میراںؓ کے غلام اور خدمت گار ہیں اور تجھ کو خدمت کے لئے باندی بنا کر دیئے ہیں جب تجھ سے منہ پھیر لیں تو تو اسی وقت پلنگ سے اٹھ جا پاؤں دبانے میں مشغول ہو جب میراںؓ پیٹھ پلٹا کر سو گئے تو میاں سید عثمان کی عورت خونزا مریم نے اپنے ہاتھ سے بی بی کد بانو کے پاؤں پکڑ کر ہلایا کہ اُٹھ اسی وقت بی بی کد بانوؓ اُٹھ گئیں اور میراں رضی اللہ عنہ کے پاؤں دبانے لگیں۔ یکا یک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا کہ یہ عورت بہت اچھی ہے بہت لایق ہے اٹھا کر پلنگ پر لے پس حضرت میراں سید محمودؓ نے بی بی کد بانوؓ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم کس لئے ایسی خدمت کرتے ہو۔ بی بیؓ نے جواب دیا کہ ہم کو ہمارے ماں باپ نے آپ کی خدمت کے لئے دیا ہے۔ مجھ کو خدمت درکار ہے۔ پس میراں سید محمودؓ نے اٹھایا پس میراںؓ اور بی بیؓ کے درمیان ایسی محبت

ہوئی کہ بی بیؓ کہتی تھیں کہ جیسی محبت ہمارے جوڑے کے درمیان ہے خدائے تعالیٰ تمہارے جوڑے کے درمیان عطا کرے۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام ملک سندھ میں پہنچے اور شہر نگر ٹھٹھ میں ڈیڑھ سال قیام فرمایا کہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی دونوں عورتوں اور بندگی میاں عبدالمجیدؓ کی عورت بی بی مریم اور میاں شیخ محمد کبیرؓ کی عورت کی طرف سے ملک گجرات سے یکا یک خطوط آئے کہ ہم خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں کس لئے ہم کو یہاں چھوڑ دیئے اللہ کے واسطے ہم کو حضرت امام مہدیِ موعود آخرالزماں علیہ السلام کی خدمت میں لے چلو اور حضرت علیہ السلام کی خدمت سے مشرف کرو وگرنہ ہم قیامت کے روز تمہارے دامن گیر ہوں گے پس حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ نعمت میاں عبدالمجید اور میاں کبیر محمد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ تم سب گجرات جاؤ اور طالبانِ خدا کو لاؤ شاہ نعمتؓ نے جواب دیا کہ ہم اپنی عورتوں کا اختیار ان کے ہاتھ میں دے کر آئے ہیں ہم کو مت بھیجو اور اپنے سے جدا مت کرو حضرت علیہ السلام نے فرمایا جاؤ اس میں بھی کچھ خدا کا مقصود ہے اور عورتوں کو بھی لاؤ۔پس بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور حکم کیا کہ تم بھی جاؤ۔میاں رضی اللہ عنہ نے کہا میراںؑ جی ان کے لئے عورت بچے ہیں ان کو لانے کے لئے جاتے ہیں عورتوں کو لائیں گے ہمارا عقد نہیں ہوا ہے عورت بچے نہیں رکھتے ہیں ہم کو کس لئے گجرات روانہ کرتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ اے میاں سید خوندمیرؓ ہم جانتے ہیں کہ وہاں تمہارے لئے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ان کے ہمراہ ہم تم کو جو بھیجتے ہیں اس میں خدا کا مقصود ہے جاؤ تم سے بڑا کام ظاہر ہوگا اور جب یہ صحابہؓ روانہ ہوئے تو میاں سید سلام اللہؓ نے میراں سید محمودؓ کو ایک خط لکھا کہ تم گجرات میں اطمینان کئے بیٹھے ہو کیونکہ یہاں چوریاسی (۸۴) خدا کے طالبوں نے رحلت کی اور میراں جیؑ نے ان سب کے لئے مہتر موسیٰ علیہ السلام اور مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کی بشارت فرمائی۔بیگانے بہرۂ ولایت لوٹ کر لے جا رہے ہیں اور تم اپنے گھر کی ایسی نعمت اپنے ہاتھ سے دور کر کے ٹھیرے ہیں کیا دانائی ہے اس رقعہ کو پڑھتے ہی چلے آؤ میاں سید سلام اللہؓ کے اس خط کی کیفیت حضرت مہدی علیہ السلام کو پہنچی تو آپؑ نے مسکراتے ہوئے آ کر فرمایا کہ تم نے میراں سید محمودؓ کو کیا خط لکھا ہے لاؤ پڑھو۔جب خط پڑھنے لگے تو حضرت علیہ السلام نے سر مبارک ہلا کر فرمایا کہ اس خط کو رکھ لو اور نیا خط اس عبارت میں لکھو کہ میراں سید محمودؓ نگر ٹھٹھ میں ہیں اور سید محمدؑ چاپانیر میں ہیں تین بار اسی طرح فرمایا پس میاں سید سلام اللہؓ نے کہا سیدن (میراں سید محمودؓ) کہاسے میراں ہوں گے ہمارے خوندکار مہدیِ موعود علیہ السلام میراں ہیں۔مہدیِ موعودؑ نے فرمایا اے سید سلام اللہؓ اگرچہ بندہ میراں ہے لیکن میراں سید محمودؓ اول میراں ہیں آخرالامر میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان کے موافق خط لکھ کر گجرات روانہ کیا۔جب میراں سید محمودؓ نے اس رقعہ کا مطالعہ کیا تو بہت زاری کی دل کا قرار اور جان کا آرام جاتا رہا اور پریشان حال پہنچے۔نقل ہے ایک روز رات میں میراں سید محمودؓ بی بی کد بانوؓ کے ساتھ سو رہے تھے معاملہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ اور مہدی موعود مراد اللہ علیہما السلام ہر دو ذات شریف عنصر لطیف تشریف لا کر سامنے کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ اے میراں سید محمودؓ اٹھو اور آؤ یہ جگہ تمہارے لائق نہیں ہے اور ہر دو محمد علیہما السلام میراں سید محمودؓ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اٹھائے جب صبح ہوئی تو حضرتؓ نے خود کو اپنے گھر کے دروازہ کے پاس کھڑے ہوئے پایا سمجھ گئے کہ ہر دو محمد علیہما السلام نے مجھ کو کھڑے کیا ہے پھر یہ قدم گھر میں رکھنا حرام ہے۔پس دائی رتنی کو ہشیار کر کے کہا کہ اے دائی ہماری شمشیر اور ہماری حمائل شریف لا دو وہ لے کر باہر آ کر بیٹھ

گئے اور آفتاب طلوع ہونے کے بعد ملازمین کی تنخواہ دے کر رخصت کیا اور کچھ قرض جو خود پر رہ گیا تھا ادا کردیا اور ایک گاڑی معہ گاڑی والے اور دو جانوروں کے نوکر رکھا اور بی بی کد بانوؓ کو دائی رتنی کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ سید عثمان کے گھر جاؤ اور بندہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں جاتا ہے اور بے خرچ بھی ہوں اور کچھ سفر خرچ بھی نہیں رکھتا ہوں بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا نے عرض کروایا کہ میں اپنے پاؤ کو چندیاں باندھ کر حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں چلتی ہوں اور ہماری مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے پس بی بی کد بانوؓ کو گاڑی پر سوار کر کے روانہ ہوئے سات منزل راستہ طے کرنے کے بعد میاں سید خوندمیرؓ، میاں شاہ نعمتؓ، میاں عبدالمجیدؓ اور میاں شیخ کبیرؓ سے ملاقات ہوئی اور اس مقام پر بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اول قیام کیا تھا اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے قیام کیا اور میراں سید محمودؓ کو خبر پہنچی کہ میاں شاہ نعمتؓ نے یہاں آکر قیام کیا ہے اور آپؓ نے یہ بھی سنا کہ راجے مرادی نے میاں شاہ نعمتؓ کے ذریعہ خدا کی راہ میں فتوح مہدیِ موعود علیہ السلام کو بھیجی ہے یعنے گھوڑے اونٹ مہریں کپڑے شمشیریں اور روپے روانہ کی ہیں۔ میراں رضی اللہ عنہ کے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ تھا اپنے نوکر کے ذریعہ میاں شاہ نعمتؓ کو کہلایا کہ راجے مرادی نے تمہارے ذریعہ ایسی چیزیں خدا کی راہ میں مہدی علیہ السلام کو روانہ کی ہیں ان چیزوں میں سے ہماری بھی کچھ مدد کرو یہ سن کر شاہ نعمتؓ نے کہا کہ ہم سے امانت کے مال میں خیانت نہ ہوگی بناء براں میاں سید محمودؓ غمگین ہوکر بیٹھے تھے کہ یکا یک بندگی میاں سید خوندمیرؓ آئے ان کے ہمراہ راجے سون نے اشرفیاں کپڑے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سامان حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے تھے جب میاںؓ نے سنا کہ میراں سید محمودؓ پہلے سے یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں تو بہت خوش ہوئے میراںؓ کا پتہ پوچھ کر آئے اور دستک دی۔ میراںؓ نے کہلایا کہ جاؤ جہاں بھائی نعمتؓ رہتے ہیں ان کے قریب جا کر رہو۔ اور بندہ کو معاف کرو۔ میاںؓ حیرت میں ہوگئے کہ یہ گفتگو میراں سید محمودؓ کی ایسی نہیں ہے (کبھی آپؓ نے ایسی گفتگو مجھ سے نہیں کی) اب جو کہہ رہے ہیں پس اس نوکر نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا پورا قصہ بیان کیا تو میاںؓ نے جان لیا کہ یہ بات اس سبب سے ہے پس بلند آواز سے کہا کہ میراں جی قدیم خادم دروازہ پر کھڑا ہوا ہے باہر آیئے عصر کی نماز کا وقت قریب ہے۔ میراںؓ نے جواب دیا کہ تم اپنی نماز پڑھ لو اور ہم کو معاف کرو پس میاںؓ نے مہدی علیہ السلام کی قسم کھائی کہ میں خوندکار کے بغیر ہرگز نماز نہیں پڑھونگا پس میراںؓ باہر آئے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور عصر کی نماز ادا کی مغرب کی ادائی کے بعد جو کچھ سامان راجے سون کی طرف سے مہدیِ موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا گیا تھا وہ سب میراں رضی اللہ عنہ کے روبرو میاںؓ نے رکھا اور کہا کہ میراں جی ہزار مرتبے خدا کا شکر ہے کہ ہمارا مالک اور اس مِلک کا مالک ہم کو اسی جگہ دیا ہم کہاں اور مہدیِ موعودؑ کہاں ہمارے مہدیؑ سے ملاقات ہوگئی پس میراں سید محمودؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم اس کو کیا کریں آپ اٹھانے کے لئے فرمایئے اور ہم خرچ کرکے روانہ ہوں گے۔ پس میاں سید خوندمیرؓ نے بی بی کد بانوؓ کے لئے پالکی مقرر کر کے روانہ ہوئے اور ایک گھوڑا بہت اچھی رفتار کا تھا اس پر میراں رضی اللہ عنہ کو سوار کر کے اور خود دوسرے گھوڑے پر سوار ہوکر گئے جب اس طرح میراں سید محمودؓ کی خدمت کرتے ہوئے ملک سندھ میں آئے اور شہر ٹھٹھ میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرح کی طرف روانہ ہوگئے۔ میراں سید محمودؓ کسی قدر رنجیدہ ہوئے یہ کیفیت میاں سید خوندمیرؓ کو معلوم ہوئی تو اسی وقت آکر کہا کہ میراں جی ہم حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف

روانہ ہوں گے خدا پر آسان ہے، ہم کو سلامتی سے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے گا خدام رنجیدہ نہ ہوں اگر سفر خرچ ختم ہوجائے تو بندہ حاضر ہے بندہ کو بازار میں کھڑے کر کے (فروخت کر کے) خرچ کریں اور حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں۔ نقل ہے جب میراں سید محمودؓ، بندگی میاں سید خوندمیرؓ، میاں شاہ نعمتؓ، میاں عبدالمجیدؓ اور میاں شیخ محمد کبیرؓ فرح پہنچے تو میاں شیخ محمد کبیرؓ کو اپنے آنے کی خبر دینے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے جب مہدی علیہ السلام نے یہ خبر سنی تو خوش ہوئے اس روز بی بی بونجیؓ کے یہاں حضرتؑ کی نوبت (باری) تھی بی بیؓ کے گھر سے اپنے دائرہ کے دروازہ تک تشریف لاتے اور راستہ کی طرف نظر فرماتے پھر گھر میں تشریف لاتے اطمینان کے ساتھ نہیں بیٹھتے تھے تو بی بیؓ نے پوچھا کہ مہدیؑ کو بھی فرزند کے آنے کی ایسی خوشی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہاں اگرچہ فرزند، فرزند ہو کر آتا ہے تو کیوں خوش حالی نہ ہوگی پس جب میراں سید محمودؓ آئے اور حضرت مہدی علیہ السلام سے بغلگیر ہوئے تو حضرتؑ کی زاری کے سبب سے میراں سید محمودؓ کا کندھا تر ہوگیا اور میراں سید محمودؓ کی زاری کی وجہ سے حضرت علیہ السلام کا کندھا تر ہوگیا تھا اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی۔

دوست کی خاطر (خدا کی خاطر) تمام عالم سے منقطع ہوجانا چاہیئے

ہاں دوست کی خاطر دونوں جہاں سے منقطع ہوسکتے ہیں

پس میراں سید محمودؓ نے کہا کہ میرانجیؑ اگر میاں سید خوندمیرؓ راستہ میں مجھ سے ملاقات نہ کرتے تو ہم راستہ میں ہلاک ہوجاتے اور حضرت علیہ السلام کی خدمت میں نہ پہنچ سکتے اِس قسم کی خدمت کرتے ہوئے ہم کو آرام کے ساتھ لائے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تعجب ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ تمہارے برادر حقیقی ہیں اس کے بعد بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا قصہ بیان کیا کہ میراں جی میاں شاہ نعمتؓ نے ہم سے ایسی بے مروتی کی اور ایسا کہا پس حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں شاہ نعمتؓ عام خلایق کی گفتار کو شاید بھول گئے گویا کہ تیرے باپ کا ہے تمام اشیاء کو میراں سید محمودؓ پر فدا کر دینا تھا۔ نقل ہے کہ جب بی بی ملکانؓ نے بی بی کد بانوؓ کو گھر میں لائیں تو اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام زمین پر آرام فرمارہے تھے آپؑ نے اٹھ کر بی بی کد بانوؓ کو سینہ سے لگایا اور اپنے سرہانے جو تکیہ تھا اس کو ڈال کر فرمایا کہ اس پر بی بی کد بانوؓ کو بٹھاؤ کیونکہ لڑکوں کی عورتوں کا لوازمہ یہی ہے پس فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ قرآن کی یہ آیت **ان المسلمین** الخ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنیوالی عورتیں اللہ نے تیار کر رکھی ہے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر (یہ دس خصلتیں) میراں سید محمودؓ اور بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا کے حق میں ہیں۔ نقل ہے مکہ کے سفر میں حضرت مہدی علیہ السلام شہر مانڈو پہنچے وہاں سلطان غیاث الدین تھا اس نے مہدی علیہ السلام کو سونے کے ساٹھ قنطار خدا کی راہ میں بھیجے تھے ان قنطار کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اس شہر کی مخلوق پر بطریق ریزہ ریزہ تقسیم کر دیا مگر ایک قنطار کو میاں سید سلام اللہؓ نے مہدی علیہ

السلام کی اطلاع کے بغیر رکھ لیا تھا عرض کی کہ کچھ رہ گیا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بھی نہ رکھتے تو اچھا ہوتا نصف کی سویت کرو اور نصف میں حضرت رسول اللہؐ کا عرس کرو جب پکوان ہورہا تھا تاریخ ۲/ ماہ ربیع الاول کی تھی حضرت مہدی علیہ السلام نے میراں سید محمودؓ کو فرمایا کہ ہم گھر میں رہتے ہیں تم یہاں کھڑے رہو کھڑے ہوئے تھے اور اپنے چھوٹے بھائی میاں سید اجملؓ کو جن کی عمر اٹھارہ مہینے تھی اپنی گود میں لئے ہوئے کھیل رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بھائی تم بزرگ ہیں یا ہم بزرگ ہیں یکا یک حملہ کرکے آگ میں گر گئے اور اسی وقت اپنی جان خدا کے حوالے کی۔ میراں سید محمودؓ عاجزی کی حالت سے بہت گریہ وزاری کرتے تھے کہ تیرے ہاتھ سے کیا واقعہ ہوگیا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے مہدی علیہ السلام سے کہا کہ میراں جیؑ سیدن (میراں سید محمودؓ) بہت زاری کرتے ہیں حال متغیر ہوگیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمدؑ جا اور سید محمودؓ کو تسلی اور بشارت دے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے میراں سید محمودؓ کے نزدیک آکر فرمایا کہ کس لئے رنجیدگی اور زاری کرتے ہو حکم خدا اس پر جاری ہوا تھا خدا کے فرمان سے کہتا ہوں کہ اگرچہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہونچتے لیکن تمہارے مقام پر خدا نے کسی کو پیدا نہیں کیا ہے تین بار فرمایا۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے سورۂ النجم کی نو خصلتیں میراں سید محمودؓ کے حق میں اِس عبارت میں فرمایا کہ پھر اللہ نے وحی بھیجی اپنے بندہ کی جانب جو کچھ بھیجی میراں سید محمودؓ نہیں جھوٹ ملایا دل نے جو دیکھا میراں سید محمودؓ تو کیا تم اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا میراں سید محمودؓ اور بے شک اس کو دیکھا تھا ایک بار اور بھی میراں سید محمودؓ، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس میراں سید محمود اس کے نزدیک جنت آرام گاہ ہے میراں سید محمودؓ جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا میراں سید محمودؓ نہ نظر بہکی اور نہ حد سے بڑھی میراں سید محمودؓ بے شک اس نے دیکھیں اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں میراں سید محمودؓ۔ نقل ہے ایک روز میاں فخر الدینؓ کو تجلی ہوئی حق کے جذبہ میں مستغرق ہوگئے میراں سید محمودؓ نے زاری کی کہ مجھ کو کبھی ایسی تجلی نہ ہوئی۔ میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے کہا کہ میراں جیؑ میراں سید محمودؓ زاری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو کبھی حق کی تجلی نہیں ہوتی میاں فخر الدینؓ کو اور دوسروں کو ہوتی ہے پس حضرت مہدی علیہ السلام نے میراں سید محمودؓ کے نزدیک آکر فرمایا کہ بھائی میاں فخر الدینؓ کو روحی تجلی تھوڑی ہوئی اس لئے آہ واہ کرتے ہیں تم بندہ کا قصد اور ہوس کرو خدائے تعالیٰ نے مجھ پر جو کچھ کھولا ہے تم پر کھولے۔ نقل ہے کہ کسی نے میراں سید محمودؓ سے پوچھا کہ آپؓ مہدی علیہ السلام کے منکر کو کیا کہتے ہیں فرمایا کہ کافر کہتا ہوں۔ پھر کہا کیا کہتے ہیں۔ فرمایا اکفر کہتا ہوں پھر کہا کیا کہتے ہیں۔ فرمایا اظلم کہتا ہوں۔ سائل نے کہا فتح خاں پوچھتا ہے۔ فرمایا فتح خاں کون شخص ہے اگر سلطان محمود مہدیؑ کا انکار کرے تو کافر ہے۔ نقل ہے سید مصطفیٰ عرف غالب خاں نے میراں سید محمودؓ سے پوچھا کہ مہدیؑ کے منکر کو کیا فرماتے ہیں فرمایا کافر کہتا ہوں۔ پھر پوچھا اگر میں انکار کروں تو فرمایا اکفر کہتا ہوں سید مذکور پس پا ہو کر چلے گیا۔ نقل ہے سید احمد خراسانی اہل علم مصدق تھا حضرت میراں سید محمودؓ سے پوچھا کہ مہدیؑ کے منکر کو کیا کہتے ہیں۔ فرمایا کافر کہتا ہوں۔ سید احمد نے کہا اگر میں انکار کروں تو فرمایا اکفر کہتا ہوں۔ تو کون شخص ہے اگر سلطان محمودؓ انکار کرے تو اکفر کہتا ہوں سلطان محمود کون شخص ہے اگر سلطان بایدیز مہدیؑ کا انکار کرے تو کافر ہووے نعوذ باللہ۔ نقل ہے میاں دولت خاںؓ اور میاں سومارؓ دونوں مہاجر مہدویوں کے گھروں سے دہی لائے تھے میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے دہی

کے پیالوں کو توڑنے کا حکم فرمایا۔نقل ہے کہ کسی نے فتح خاں کے پاس جا کر کہا کہ میں حضرت میراں سید محمودؓ کے دائرہ سے آیا ہوں۔فتح خاں نے کہا کہ اس کو مارو نوکروں نے کہا کہ فقیر ہے خان مذکور نے کہا کہ میراں سید محمودؓ کے دائرے کے فقراء مجھ کو کتے کے برابر نہیں سمجھتے۔نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ کا پاجامہ پارہ، پارہ ہو گیا تھا۔میاں بابن مہاجرؓ سویت کرتے تھے عشر بھی ان کے حوالے کیا جاتا تھا اس عشر میں سے پاجامہ بنا کر لائے تو میراں سید محمودؓ نے نہیں پہنا پھر فروخت کرنے کا حکم دیا میاں بابنؓ نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر عشر کے پیسوں میں سے کبھی کبھی خرچ کرتے تھے خوندکار کس لئے خرچ نہیں کرتے تو میراں سید محمودؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ مہدی علیہ السلام فرمانِ خدا کے بندے تھے جو کچھ آپؑ نے کیا خدا کے فرمان سے کیا میں کون شخص ہوں تم مجھ کو امام علیہ السلام کے برابر کرتے ہو اور حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ میں کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا۔نقل ہے ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے ایک تنکے کا تیل بقال سے لا کر مسجد میں چراغ روشن کر کے لائے اور اس کی روشنائی میں عشاء کی نماز ادا کئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد میراں سید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ چراغ کہاں سے لائے کہا کہ بقال سے قرض کر کے لایا ہوں۔فرمایا کہ چراغ کو دور کرو اور پھر نماز پڑھو اور پھر نماز ادا کئے۔نقل ہے میراں سید محمودؓ کی عادت یہ تھی کہ کھانا کھاتے وقت خبر سنتے کہ دائرہ میں فاقہ ہے تو ہاتھ کھانے سے کھینچ لیتے اور ہرگز کھانا نہ کھاتے بی بی کد بانوؓ کہتیں کہ فقیروں کا رازق خدا ہے میراںؓ کھانا کھائیں۔فرماتے کہ بندہ خاک کھائے کیونکہ دائرہ میں فقرا بھوکے ہیں۔نقل ہے میاں سید عثمان نے کچھ کپڑے اور کچھ فتوح بی بی کد بانوؓ کو بھیجے میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا تو بی بی کد بانوؓ کو فرمایا کہ تم اپنے باپ کے گھر جا کر یہ مال کھاؤ اور پھر کہلایا کہ بندہ سواری کا خرچ بھیج کر تم کو بلائے گا بی بیؓ نے آنکھوں میں پانی لا کر کہیں کہ یہ سب مال مہاجروں اور خدا کے فقیروں پر صدقہ ہے پس تمام فتوح میراں سید محمودؓ کی خدمت میں پیش کر دیں۔میراںؓ نے وہ سب فتوح سویت کر کے دیدی۔نقل ہے ایک برادر نے میراں سید محمودؓ کے روبرو سید احمد خراسانی مہدوی کی بہت تعریف کی کہ اچھا خادم ہے اپنے گھر لے جاتا ہے لذیذ کھانا کھلاتا ہے روپیہ اور کپڑے دیتا ہے سواری کے لئے مدد کرتا ہے یہ ساری باتیں میراں سید محمودؓ نے سنیں اس کے بعد فرمایا کہ کیسے اشخاص کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے تو برادر نے کہا ان اشخاص (ان فقراء) کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جو اس کے گھر جاتے ہیں۔میراںؓ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ ظالم ہے رہزن ہے اور اپنے مال کو ضایع کیا ہے اس کو حق تعالیٰ سزا دے گا۔نقل ہے ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ میری دونوں آنکھیں آفتاب اور مہتاب بن گئی ہیں اور ان دونوں آنکھوں سے اپنے خدا کو دیکھتا ہوں اور میرا خدا مجھ کو دیکھتا ہے یہ معاملہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا تو فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ آفتاب اور مہتاب نبوت اور ولایت ہیں اور تم یہ دونوں چراغوں سے خدا کو دیکھتے ہیں۔نقل ہے ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ عرش کرسی سات آسمان سات ستارے لوح وقلم بر و بحر اور تحت الثریٰ میرے وجود میں غائب ہو گئے جس قدر دیکھتا ہوں خود کو نہیں پاتا ہوں مگر میرے وجود کے جملہ اعضاء میں حق کی ذات سمائی گئی ہے پھر دیکھتا ہوں کہ خود بھی نہیں ہوں ہر جگہ اور تمام اعضاء میں خدا کا ظہور ہے۔اس معاملہ کو میاں سید سلام اللہؓ کی زبانی مہدی علیہ السلام کو کہلایا۔اس معاملہ کو سننے کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں بھائی ہماری آنکھوں کو روشن کئے اور ہمارے دل کو آرام بخشے بھائی سید محمود یہی قابلیت رکھتے

ہیں۔نقل ہے ایک روز میراں سید محمودؓ نے فرح میں معاملہ دیکھا کہ ہم اور مہدی علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں اور قرآن شریف کا دور کر رہے ہیں یکا یک دیکھا کہ میں نہیں ہوں اور مہدیؑ ہوگیا ہوں اور مہدیؑ کی زبان مبارک سے دوآوازیں آتی ہیں اور ہم نے بھی مہدیؑ کی ذات کے درمیان قیاس کیا کہ ہم کہاں گئے اور کہاں تھے اور یہ دوآوازیں نس کی طرف سے ہیں پس نظر کیا تو دیکھا کہ ایک ذات اور ایک آواز ہے حضرت مہدیؑ کو فرمانِ خدا پہنچا کہ ہم نے آج کی رات میں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا کیا ہے جب کہ تمہارے درمیان فانی ہوگیا ہے جابشارت دے۔حضرت مہدی علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے اور فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہم نے آج کی رات میں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا بخشا ہے۔ یہاں تک کہ تم سید محمدؑ کی ذات ہوگئے ہیں۔میراں سید محمودؓحضرت مہدیؑ کے قدموں پر گر پڑے اور کہا کہ میراں جیؑ یہ محض خدا کا کرم اور حق کا کرم ہے وگرنہ کمینہ سید محمودؓ اس لایق نہیں اور نہ تھا حضرت مہدیؑ نے میراں سید محمودؓ کو اپنے قدموں پر سے اٹھا کر سینہ سے لگا کر فرمایا کہ بھائی بندہ بندہ ہے خدا نے مجھ کو بندہ کیا اور تم کو بھی بندہ کیا آقا (مالک) ہونا آسان ہے لیکن بندہ ہونا مشکل ہے خدا کا شکر ہے کہ بندہ کو اور تم کو بندہ کیا اور مالک (خدا) اپنا غلام بنایا۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت کی تو میاں سید خوندمیرؓ اور میاں شاہ نعمتؓ کوشش کر کے میراں سید محمودؓ کو نماز جنازہ کا امام بنائے میراں سید محمودؓ نے نماز جنازہ ادا کیا اور مہاجرینؓ اور مہاجراتؓ مردوں اور عورتوں کے درمیان تعزیت کا بیان کیا۔گجرات آنے کے بعد بھیلوٹ کے مقام میں ہمیشہ بیان کرتے تھے گجرات آنے کے پہلے کبھی کبھی حضرت میاں شاہ نظامؓ قرآن کا بیان کرتے تھے۔نقل ہے ایک روز حضرت میراں سید محمودؓ قرآن کا بیان کرتے تھے اور اس آیت تک پہنچے يَـاأَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَالَا تَفْعَلُونَ۔ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں سخت ناپسند ہے اللہ کے نزدیک یہ بات کہ ایسی بات کہو جو کر کے نہ دکھاؤ۔اسی لئے آپؓ نے بہت زاری کی اور خاموش بیٹھے اس کے بعد تین روز تک قرآن کا بیان نہیں کیا جب چوتھا روز ہوا تو میاں سید سلام اللہؓ نے میراںؓ کے قدم مبارک پر پڑ کر کہا کہ اللہ کے واسطے بیان کروتا کہ نفاق کا زنگ دور ہو پس بندگی میاں شاہ نعمتؓ بہت کوشش کی اس کے بعد چوتھے روز بیان فرمایا۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت کی دسویں روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے مہدیؑ کی معلومات سے میراں سید محمودؓ سے اجازت لے کر موضع سلطان پور میں آکر قیام کیا چند اشخاص نے مہدیؑ کی تصدیق کی اور طالبانِ خدا بھی جمع ہوگئے تھے۔امام مہدیؑ کی رحلت کے نو مہینے بعد میراں سید محمودؓ جملہ اجماع مہدیؑ کے ساتھ فرح سے روانہ ہو کر گجرات پہنچے اور موضع بھیلوٹ میں قیام کیا نو کم نوسوسویتیں ہوتی تھیں۔میراں سید محمودؓ کے بھیلوٹ میں قیام کرنے کی خبر یکایک بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو پہنچی۔اسی وقت آپؓ سات برادروں کے ساتھ میراںؓ کی خدمت میں آکر صحبت میں رہے اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ تم اپنے دائرہ کو جاؤ وہاں فقراراہ دیکھتے ہیں۔میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ میراںؓ کی صحبت میں رہنے کے ارادہ سے آیا ہے پھر میں نہیں جاؤں گا میراںؓ نے فرمایا کہ ہماری خوشنودی کرو اور جاؤ بہت قصد کر کے واپس روانہ کیا۔لیکن میاں چار مہینے کے بعد تمام اہلیان دائرہ کے ساتھ میراں سید محمودؓ کے پاس آئے اور خیال فرمایا کہ پہلے میں تنہا گیا تھا بندہ کو نہیں رکھے اب تمام تابعین کے ساتھ ہم کو رکھیں گے۔ایک مہینے کے بعد میراںؓ نے مجبور کر کے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ تم جدا رہو میاںؓ نے کہا کہ میں میراںؓ کی صحبت میں رہنے کا ارادہ کر کے آیا

ہوں پس میراں سید محمودؓ میاں کا ہاتھ پکڑ کر گوشہ میں لے گئے اور کہا کہ میں تمہاری بھلائی چاہنے والا ہوں ہماری بات پر عمل کرو کیوں کہ حضرت مہدیؑ نے تم پر **قاتلوا و قتلوا** کا بار رکھا ہے اگر تم ہمارے نزدیک رہو گے تو اس کا ہونا محال ہے لہٰذا تم جُدا رہو کہ خلایق تم سے قرآن کا بیان سنے اور تلقین ہو۔ اور مدد کرے تا کہ اس فرمان مہدیؑ کا ہونا ممکن ہو۔ پس میاںؓ روتے ہوئے اپنے اہلیان دائرہ کے ساتھ جا کر علیحدہ رہے اور موضع بھولارہ میں قیام کیا۔ نقل ہے اسی طرح میراں سید محمودؓ نے میاں شاہ نظامؓ کو فرمایا کہ اے میاں نظامؓ تمہارے لئے اہل وعیال کا بار ہے اب تم علیحدہ رہو تمہارے فیض سے خلایق مشرف ہوگی۔ میاں نظامؓ نے فرمایا میراں جیؑ بندہ کو جدا مت کرو بندہ جدا نہیں رہے گا۔ پس میراں سید محمودؓ نے بہت کوشش کر کے شاہ نظامؓ کو جدا کیا پس شاہؓ نے موضع رادھن پور میں دائرہ باندھ کر قیام کیا اور ہر جمعہ کے روز میراں سید محمودؓ کے دائرہ کو آ کر میراںؓ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کرتے تھے۔ رخصت کرنے کے وقت میراںؓ فرماتے کہ جاؤ تو شاہؓ رخصت کرنے کے وقت روتے ہوئے کہتے کہ بھائیاں حاضران حضور اور منظور بارگاہ ہیں ہم کو ان میں شمار کرو تو میراں سید محمودؓ فرماتے کہ ہم اور تم ایک ہیں اس کے بعد روانہ ہوتے۔ نقل ہے میراںؓ نے شاہؓ کو جدا کرنے کے بعد شاہ نعمتؓ سے فرمایا کہ تم بھی جدا رہو کیونکہ نبیؐ کے بعد آپ کے صحابہؓ سے دین زندہ ہوا اسی طرح مہدی علیہ السلام کے بعد دین زندہ ہونا چاہیئے تمہاری زبان کی دعوت کے سبب سے خلایق حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق اور مدعا کو پائے گی اور دیدار خدا سے مشرف ہوگی۔ شاہ نعمتؓ نے بھی اسی طرح عذر پیش کیا اور کہا کہ بندہ خدمت میں لگا رہتا ہے پس میراںؑ نے حکم کیا اور بہت کوشش کر کے ان کو بھی جدا کیا لہٰذا شاہ نعمتؓ نے موضع اکارسی میں دائرہ باندھ کر قیام کیا۔ نقل ہے اسی طرح میراں سید محمودؓ نے شاہ دلاورؓ کے لئے کوشش کی کہ علیحدہ رہو۔ شاہ دلاورؓ نے قدمبوس ہو کر قسم دی کہ میراں جی بندہ کو اپنے قدموں کے نیچے پڑے رہنے دو بندہ دلاور ہے اور یہ (شاہ خوندمیرؓ شاہ نعمتؓ اور شاہ نظامؓ) حضرت مہدیؑ کے بزرگ اصحاب ہیں اُن سے ولایت کا فیض جاری ہوگا خدا کی محبت کا واسطہ آپ دوسرے بار مجھے علیحدہ رہنے کا حکم مت کرو اس کے بعد میراںؓ نے بندگی میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمیدؓ کو بہت تاکید کر کے جدا کیا انہوں نے بی بی بڈھن جیؓ کے ساتھ رادھن پور میں قیام کیا۔ میاں ابومحمد رضی اللہ عنہ اور میاں عبدالمجیدؓ کو بھی حکم کر کے جدا رکھا۔ نقل ہے ایک روز میاں ملک جی مہاجر شاہزادۂ لاہوتؓ نے میاں حیدر مہاجرؓ کی زبانی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کو کہلایا کہ جس طرح ان کو حکم کر کے جدا کئے ہم کو بھی اگر حکم کریں تو علیحدہ رہتے ہیں۔ میراںؓ نے فرمایا اے میاں حیدرؓ میاں ملک جیؑ سے کہو سید محمودؓ کہتے ہیں کہ تم کہاں جاتے ہو اور کس طرح جدا ہو گے تم پر صحبت لازم ہے اب تم صحبت کے لایق ہوئے ہو۔ میاں حیدرؓ نے اسی طرح کہد یا پس میاں ملک جیؓ میراں سید محمودؓ کی خدمت میں آ گئے اور از سر نو علاقہ صحبت کیا یہاں تک کہ ایک مہینہ صحبت میں گزرا۔ میراںؓ نے میاں سید سلام اللہؓ کو میاں ملک جیؓ کے پاس بھیج کر کہلایا کہ اب تم علیحدہ رہو کہ تم سے جن وانس کی مخلوق نصیحت لے گی اور مہدی علیہ السلام کی ولایت کے بہرہ سے مستفید ہوگی خدائے تعالیٰ نے تمہاری زبان میں تاثیر بخشی ہے اس وقت میاں سید سلام اللہؓ نے کہا کہ سیدن (میراں سید محمودؓ) یہ کیا معاملہ ہے معلوم نہیں ہوتا کم وبیش ایک مہینہ ہوتا ہے کہ تم نے میاں ملک جیؓ کو کہلایا کہ اب تم صحبت کے لائق ہوئے ہو اور تم نے از سر نو ان کی بیعت قبول کی آج تم نے ہماری زبان سے ایسی بزرگی دے کر کہلایا ہے کہ تم جدا رہو تمہاری اِن باتوں

کے درمیان مقصد کیا ہے میراںؓ نے فرمایا اسے ماموجی ہم نے ہماری طرف سے ملک جیؒ کی خودی کو دور کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہلایا تھا کہ ہم کو حکم کر کے جدا کرو ہم نے ان کی خودی سے ان کو پاک کیا میاں ملک جیؒ پہلے سے علیحدہ رہنے کے لایق تھے بندہ نے ان کو اس لفظ کے واسطے کہلایا سبب یہ تھا۔ میاں سید سلام اللہؒ نے میراں سید محمودؓ کی قدمبوسی کر کے کہا کہ تم نبض پہچاننے والے طبیب ہو پس میاں ملک جیؒ نے میراں سید محمودؓ کے پاس آ کر عرض کیا کہ ہم نے اپنے ارادہ کو تمام چیزوں سے منقطع کرلیا ہے اور ایک جگہ باندھ دیا ہے اب ہم کو جدا رہنے کی حاجت نہیں اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے ان کو سینہ سے لگایا اور کہا اگر تم ہمارے حکم پر راضی ہو گئے تو تم سے خدا راضی ہو گا پس میاں ملک جیؒ نے میراںؓ کے حکم سے موضع بھلسہ میں دائرہ باندھ کر قیام کیا۔ میاں یوسفؒ اور میاں شیخ محمد کبیرؒ دونوں کو بھی حکم کر کے جدا کیا ان دونوں نے بھی ایک جگہ رادھن پور میں قیام کئے اور ان کے بعد اور اصحاب مذکور کے سوائے (جن کو میراں سید محمودؓ نے حکم دے کر جدا کیا تھا) باقی مہاجرینؓ مع اہل وعیال سب کے سب میراں سید محمودؓ کی صحبت میں آپؓ کی رحلت کے وقت تک ایک ہی جگہ تھے۔ نقل ہے فرح میں میاں شیخ محمد مہاجر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کے ہمراہ پانی کا لوٹا لئے ہوئے حضرتؑ کے پیچھے جا رہے تھے اور حضرت رفع حاجت کے لئے جنگل میں جا رہے تھے اس اثناء میں ایک شخص خراسانی نے جس کا نام حاجی محمد فرحی تھا حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا کہ میراں جیو خدام تو آئے اور عیسیٰ مسیح کب آئیں گے۔ حضرتؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیچھے بتلا کر فرمایا کہ بندہ کے پیچھے آتے ہیں اسی وقت میاں شیخ محمدؒ کو مہتر عیسیٰ روح اللہ کا مقام حاصل ہو گیا اور ان پر غیب کے اسرار ظاہر ہوئے جب تک حضرت مہدی علیہ السلام زندہ تھے وہ خاموش تھے اور جب تک میراں سید محمودؓ فرح میں تھے وہ خوشحال تھے اور میراںؓ کی صحبت میں تھے جب میراںؓ فرح سے روانہ ہوئے تو میاں شیخ محمدؒ حضرتؓ کے ہمراہ نہیں ہوئے اور نگر ٹھٹھ کی طرف جا کر عیسیٰ روح اللہ کا دعویٰ کر دیا۔ میراں سید محمودؓ نے گجرات آنے کے بعد خبر سنی کہ میاں شیخ محمد نے مسیح اللہ کا دعویٰ کیا ہے پس میراں سید محمودؓ نے میاں حیدرؒ اور میاں سو مارؒ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور نگر ٹھٹھ میں شیخ محمدؒ کا سر کاٹ کر آؤ پس دونوں مہاجروں کا خرچ دے کر روانہ کیا جب وہ سات منزل گئے تو یکا یک قافلہ کے لوگ جو ملک سندھ سے آرہے تھے ان آنے والوں کی زبانی انہوں نے سنا کہ نگر ٹھٹھ کا حاکم میاں شیخ محمد کا سر کاٹ دیا اور جو مخلوق ان کے ہاتھ پر تصدیق کی تھی بھاگ گئی اور چند اشخاص قتل کئے گئے پس یہ دونوں مہاجرؒ پھر میراں سید محمودؓ کے نزدیک آئے (واقعہ بیان کیا) شاہ دلاورؒ نے کہا کہ میاں شیخ محمدؒ کے غرغرہ کے وقت کی توبہ خدائے تعالیٰ نے قبول کیا یہ بات میراںؓ نے سن کر فرمایا کہ مہدیؑ کی تصدیق کیا تھا مہدیؑ سے تربیت ہوا تھا اور ذکر کا دم مہدی علیہ السلام سے لیا تھا خدا اس کو کیونکر ضائع کرے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کو اکثر فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ تجھ پر ہمارا احسان اور ہماری مہربانی کہ ہم نے تجھ کو محمدؐ کی ولایت کا خاتم کیا ہے مراد اللہ کا علم تجھ کو دیا ہے اور دوسرا بڑا احسان ہماری طرف سے یہ ہے کہ ہر دو سید (میراں سید محمودؓ و بندگی میاںؓ جوان اور صالح) کو بیواسطہ سرفراز کر کے تیری پیروی کرنے والے کیا ہے اور اگر اے سید محمدؐ میں تجھ کو مہدیِ موعودؑ نہ کرتا تو ازل سے یہ دونوں سید یہی مرتبہ یہی فضل و قابلیت رکھتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بھائی سید محمودؓ و سید خوندمیرؓ ہمارے خدا نے تمہارے حق میں یہ بزرگی دی ہے یہ تمام ہونے کی واضح اور لا؟؟؟ ہے۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ کی عادت مبارک یہ تھی کہ تمام

اشخاص کو بزرگی دیتے اگر کوئی شخص آپؓ کی تعریف کرتا تو رنجیدہ ہوتے۔ ایک روز میراں سید محمودؓ ظہر کی نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے ایک برادر نے خبر لائی کہ میاں سید خوندمیرؓ خود کو تمام صحابہؓ پر فضل دیتے ہیں جب یہ بات میراں سید محمودؓ نے سنی تو فرمایا کہ اے برادراں تم سب اشخاص فضل وشرف رکھتے ہو اور فضل وشرف کے لایق ہو لیکن بندہ کچھ لائق نہیں ہے بندہ نے اپنا فضل وشرف اپنی ذات سے جدا کرکے برادروں کے سامنے رکھدیا ہے جو شخص کہ چاہتا ہے اٹھالے بندہ کے لئے کوئی فضل نہیں ہے مہدیؑ کی درگاہ میں بندہ کمینہ ہے تمام گروہ مہدیؑ (صحابۂ مہدیؑ سے کمترین ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ کی عادت مبارک تھی کہ (فرح میں) بلا ناغہ نماز جمعہ کے لئے جاتے تھے کہ کسی شخص نے قدمبوسی کے لئے حضرتؑ کے روبرو آکر قدمبوسی کی مہدی علیہ السلام نے اس کا سر سینہ سے لگایا میراں سید محمودؓ حضرت مہدی علیہ السلام کے پیچھے تھے حضرتؑ کے برابر آگئے کندھے سے کندھا مل گیا تو حضرت مہدیؑ نے میراں سید محمودؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے بھائی آگے چلو یا پیچھے رہو میراں سید محمودؓ نے پیچھے ہو کر بہت زاری کی (اور اپنے میں کہنے لگے) کہ اے سید محمود سلطان جہاں گیتی پناہ مہدیِ موعودؑ کی نظر میں کیا عیب آیا ہوگا جو تجھ سے اس طرح فرمایا پس جب حضرت مہدی علیہ السلام نے جمعہ کی نماز ادا کی اور وتر کی نماز کی نیت بلند آواز سے کی تو فرح کے قاضی وخطیب نے سنی اور یقین کیا کہ مہدیِ موعودؑ کی ذات حق ہے کہ محمدؐ کی متابعت کی یہ مرد آیندہ جمعہ کو نہیں آئے گا کیونکہ اس مرد نے وتر کی نماز ادا کی ہے ان کو آخری جمعہ دکھایا گیا۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام روانہ ہوئے تو دونوں اشخاص نے سامنے آکر پوچھا کہ خوندکار کی پیدایش کا دن کونسا ہے خوندکار کا دعویٰ کس دن ہوا اور خوندکار کی رحلت کس دن ہے تو فرمایا پیر کے دن پس ہردو (فرح کا قاضی وخطیب) مع اپنے متعلقین کے تصدیق کرکے مہدیؑ کی صحبت اختیار کر کے ساتھ ہوگئے راستہ میں حضرت مہدیؑ کو حرارت شروع ہوگئی۔ جسم مبارک گرم ہونے لگا جب گھر میں آئے تو میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کی کہ میراں جیؑ خوندکار نے میراں سید محمودؓ کو راستہ میں کیا فرمایا کہ بہت زاری کرتے ہیں اور بہت مغموم ہیں پس حضرت مہدی علیہ السلام نے میراں سید محمودؓ کے نزدیک آکر فرمایا کہ اے بھائی کیوں ایسا کرتے ہو جس وقت تم میرے بازو کے مقابل ہوگئے تو میں نے عرش پر نظر کی تو ہم اور تم ایک مراتب نظر آے ہم نے مہربانی کے سبب سے کہا کہ خدائے تعالیٰ بہت غیور ہے دو تن میں سے ایک کو اٹھالے گا کیوں کہ دونوں ایک ذات اور ایک مراتب ہیں۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ جب گجرات آکر موضع بھیلوٹ کو پسند کر کے مقسیم ہوئے تو ایک روز ایک متعلم نے حضرتؓ کے روبرو آکر عرض کی کہ میراں جی تمہارا پاجامہ لانبا ہے شرع سے کچھ بڑھا ہوا ہے تو فرمایا کہ لاؤ اور جو کچھ شرع سے زیادہ ہے پھاڑ دو آکر پھاڑ دیئے تا کہ تم جانو کہ خدائے تعالیٰ نے میراں سید محمودؓ سے عملاً حضرت مہدیؑ کی اتباع کروایا۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ ہر روز جمعہ کو ظہر کی نماز ادا کرکے پیچھے ہوکر بیٹھتے تھے اور تمام مہاجروںؓ سے فرماتے کہ آپ امام آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن کے اصحابؓ ہیں آپ کو حضرت مہدیؑ کی قسم ہے اور دین خدا کی قسم ہے اگر آپ مجھ میں شرع کے خلاف اور مدعاء مہدی علیہ السلام کے خلاف پاؤ اور ہماری رعایت کرو اور ہم سے نہ کہو تو دینِ خدا کے گنہگار ہوگے اور سید محمودؓ بھی تمام صحابہؓ سے بہت حقیر ہے اگر مدعاء مہدی علیہ السلام کے خلاف کوئی چیز تم میں دیکھے اور رعایت کرے اور تم کو معاف کرے تو مہدیؑ سے نہ ہوگا ہر جمعہ کو بلا ناغہ یہ محضر کرتے تھے۔ واضح ہو کہ تمام صحابۂ مہدیؑ اور خصوصاً بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم نے مہدی علیہ السلام کی روش اور

میراں سید محمودؓ کے زمانہ میں کوئی فرق اور تفاوت نہیں پایا۔ جان اے عزیز کہ یہ بات میراں سید محمودؓ کی صدیقیت پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا اتفاق صحابہؓ کا ہے۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ بھیلوٹ میں مقیم تھے اور اکثر اصحابؓ آپؓ کے دائرہ میں تھے لیکن ایک مصدق عرصہ دراز سے میاں سید سلام اللہؓ کو بار بار مجبور کر رہا تھا کہ ہماری لڑکی کی تسمیہ خوانی فلاں تاریخ ہے آپ ہمارے گھر مہمان آؤ اور بسم اللہ پڑھاؤ۔ میاں سید سلام اللہؓ نے کہا دیوانہ ہوا ہے اگر میراں سید محمودؓ کو معلوم ہو جائے گا تو فضیحت کر کے دائرہ کے باہر کر دیں گے اس نے کہا ہمارا گاؤں نزدیک ہے گاڑی پر سوار ہو کھانا تیار رہتا ہے کھاؤ بسم اللہ پڑھا کر واپس آؤ اور عشاء کی نماز میں شریک ہو جاؤ ہم حاضر ہوتے ہیں آخر الامر قبول کیا جب بسم اللہ کا دن آیا تو میاں سید سلام اللہؓ اور وہ مصدق کہ جس کا نام غالب خاں تھا۔ مغرب کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے دائرہ کا انتظام میاں سومارؓ کے حوالہ تھا ان کو جاتے ہوئے دیکھ کر آواز دیا میاں سید سلام اللہؓ نے غالب خاں سے کہا کہ یہ بڑے آدمی ہیں اسی وقت میراںؓ سے کہدیں گے تو ہم رسوا ہوں گے وگرنہ ان کو بھی ہمراہ لے چلو پس دونوں اشخاص نے میاں سومارؓ کے پاس آکر ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلو آخر ان کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے جھٹکہ پر سوار ہو کر غالب خاں کے گاؤں کو گئے کھانا کھایا لڑکی کو بسم اللہ پڑھا کر دوڑے ہوئے دائرہ میں پہنچے۔ عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں شریک ہوگئے اس کے بعد آدھی رات گزری تو میاں سومارؓ میراں سید محمودؓ کے پاؤں دابنے کے لئے آئے اور کہا کہ میراں جی ان موذیوں کے لئے گھوڑوں کی گاڑی عجیب ہوگئی ہے میراں لیٹے ہوئے تھے اپنی پگڑی پکڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم اس گاڑی کے متعلق کیا جانتے ہو۔ کہا کچھ نہیں۔ فرمایا کہ سچ کہو وگرنہ جھوٹے ہوگے پس کہا کہ واقعات ایسے تھے پس میراں سید محمودؓ نے گریہ وزاری کی اور تمام رات بے قراری سے نیند نہیں آئی صبح ہونے کے بعد میاں سید سلام اللہؓ (حقیقی ماموں) کو طلب کر کے فرمایا کہ تم سے یہ فعل کیسے صادر ہوا نبی صلعم کے بعد آپ کے صحابہؓ سے دین زندہ ہوا ہے اسی طرح مہدی صلعم کے بعد آپ کے صحابہؓ سے دین زندہ ہوگا تم سے یہ رخصتی فعل ہوا تو دوسروں سے ہونا کیا تعجب ہے اور بہت دھمکی دی کہ ہم اس باب میں تمہاری عزت نہیں رکھیں گے دائرہ سے باہر کر دیں گے میاں سید سلام اللہؓ پندرہ روز تک میراںؓ کے سامنے نہیں آئے اور شرم سے اپنا منھ نہیں دکھایا اس کے بعد پگڑی گلے میں ڈال کر میراں رضی اللہ عنہ کے قدموں پر پڑ گئے اور کہا کہ یہ گناہ معاف کروا گرچہ آپ مقربان مہدیِ موعود علیہ السلام سے تھے مدعا مہدی علیہ السلام کی رعایت سے میراں سید محمودؓ کی ایسی اطاعت کی۔ نقل ہے جب فرح میں مہدیِ موعود علیہ السلام کی رحلت ہوئی تو بندگی میاں شاہ نظامؓ، اپنی چادر کمر کو باندھ کر مہدیؑ کی قبر مبارک میں اترے اور قبر میں رکھے اور لحد شریف کو پتوں سے برابر کر رہے تھے کہ یکا یک بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی نظر میراں سید محمودؓ پر پڑی میراں سید محمودؓ کے بال کالے بہت تھے اسی وقت کچھ بال کالے اور کچھ سفید ہوگئے اور جو چیز حضرت مہدی علیہ السلام اور ثانیِ مہدیؑ میں باعث فرق تھی موجود ہوگئی (فرق زایل ہوگیا بندگی میاں نے بلند آواز سے کہا کہ ہمارا مہدی علیہ السلام ہمارے پاس حاضر کھڑا ہے ہم نے مہدیؑ کو دفن نہیں کیا پس تمام اشخاص کی نظر میراں سید محمودؓ پر پڑی تو سب نے یہی کہا اور ثانیِ مہدی کا لقب فرمایا اور سب آپؓ کی ذات کی طرف متوجہ ہوئے۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کی ایک نظر اللہ کی مقبولہ ہزار سال عبادت سے بہتر ہے اور بندہ کی ایک نظر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ شب قدر کے بیان کے موقع پر فرمایا ہے نقل ہے جب میراں سید محمودؓ نے

مہدیؑ کی رحلت کے بعد دسویں سال رحلت کی جب قبر میں رکھے تو بندگی میاںؒ نے آہ کر کے کہا جیسا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا تھا کہ بندہ کے تمام اصحابؓ بھائی سید محمودؓ کے نزدیک تمام پختہ ہوں گے ویسا ہی ہوا۔نقل ہے میراں سید محمودؓ کی رحلت کے روز آپؓ کے دائرہ میں اٹھارہ جگہ نماز کے لئے اذان ہوئی اور اٹھارہ مرشداں علیحدہ ہوئے۔نقل ہے میراں سید محمودؓ کی رحلت کے وقت میاں سید سلام اللہؓ اور بی بی ملکانؓ میراں سید محمودؓ سے پوچھے کہ آپ کے بچے نابالغ ہیں ہمارے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا کہ تم سب اشخاص اور سب اہل بیت مہدیؑ بھائی نظامؓ کے نزدیک جاؤ اور وہیں رہو میراں سید محمودؓ کی رحلت کے بعد بندگی میاں شاہ نظامؓ سواریاں لاکر سب کو اپنے دائرہ میں لے گئے آپؓ کا دائرہ رادھن پور میں تھا۔نقل ہے میاں سید سلام اللہؓ نے آہ کر کے کہا کہ میراں سید محمودؓ کے لئے کوئی خلیفہ نہیں ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے سراونچا کر کے فرمایا کہ اے میاں سید سلام اللہؓ بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بندہ کو میران سید محمودؓ کی جوتی سے دور نہیں کیا سب یہی تھا۔نقل ہے ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے روبرو کسی نے کہا کہ میراں سید محمودؓ کے لئے کوئی خلیفہ نہ ہوا تو فرمایا ہشیار ہو جاؤ کیا کہتے ہو بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے اور تمام اشخاص میراں سید محمودؓ کے خلیفے ہیں۔نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے اصحابؓ کے تمام سلسلے وہ سب میراں سید محمودؓ کے سلسلے ہیں کیونکہ میراں سید محمودؓ کے حکم کے بغیر ان کے لئے خلافت وارشاد نہیں ہے۔نقل ہے بندگی میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ میں ہر طرف نظر دوڑاتا ہوں تو ہم میں کوئی شخص میراں سید محمودؓ سے باہر نہیں ہے اور سب میراں سید محمودؓ سے ہیں کہ ہمارے سر کے بال میراں سید محمودؓ کے ہاتھ میں پہونچے ہیں۔نقل ہے میراں سید محمودؓ کی مزاج مبارک میں بہت گرمی تھی بھیلوٹ میں کبھی کبھی بارش کے موسم میں اپنے حجرہ کے صحن میں گڑھا بناتے تھے تاکہ اس گڑھے میں پانی رہے اور اس گڑھے پر پلنگ ڈال کر اس پر میراں سید محمودؓ آرام فرماتے تھے کبھی میاں بابنؓ کبھی میاں محمودؓ کبھی میاں ہانسوؓ کبھی میاں حیدرؓ اور کبھی میاں سومارؓ میراں سید محمودؓ کو پنکھا کرتے تھے اور جب میراں سید محمودؓ کی ذات پر بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرے برستے تو وہ سب قطرے آپؓ کے جسم مبارک میں جذب ہو جاتے اسی طرح ایک روز کا واقعہ ہے کہ روشن منور اور میاں سید یعقوب دونوں بھائی میراں سید محمودؓ کے پلنگ کے نیچے کیچڑ میں کھیل رہے تھے اور میراں سید محمودؓ نے دیکھا کہ میاں سید عبدالحیٔ روشن منورؓ اپنی انگلی میاں سید یعقوب کے پیٹ پر مارتے تھے پس میرں سید محمودؓ نے فرمایا کہ اے روشن منور تم حضرت مہدیؑ کے مبشر و منظور ہو لیکن میاں جی بھائی بھی مہدیؑ کے مبشر ہیں ان کے پیٹ پر انگلی مت مارو کہ انشاء اللہ تعالیٰ میاں جی بھائی کے پیٹ میں بندہ کا مقام رکھنے والا فرزند پیدا کرے گا۔نقل ہے خدائے تعالیٰ نے فرح میں میراں سید محمودؓ کو ایک لڑکا دیا بی بی گوہر نے حضرت مہدیؑ کو خبر دی کہ میرں جی خدا نے لڑکا دیا ہے لیکن کالا ہے پس مہدیؑ مسکراتے ہوئے تشریف لے گئے اور اس لڑکے کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس کے کان میں اذان اور اقامت کے الفاظ کہے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام سید عبدالحیٔ یا سید یعقوب رکھو میراں سید محمودؓ نے اپنے پاجامہ کے بند کو گاٹھی ڈال کر کہا کہ یہ مہدیؑ کی طرف سے سید یعقوب کے نام کی بشارت ہے۔مہدیؑ نے فرمایا ہاں ہاں ہماری طرف سے تم کو ہر دو لڑ کے زہرہ ومشتری ہیں پس فرمایا کہ بی بی گوہر نے کس لئے کہا کہ کالا رنگ ہے یہ تو روشن منور ہے پس فرمایا کہ اس رتن کو جتن کرو۔نقل ہے ایک روز میراں سید محمودؓ روشن منورؓ کو تربیت کر رہے تھے میاں سید یعقوب نزدیک بیٹھے تھے کہا کہ میراں جی ہم کو بھی تربیت

کروپس میاں سید یعقوب کوبھی تربیت کیئے اور فرمایا اگر تم بھول جاؤ یا یاد میں شک آئے تو بالغ ہونے کے بعد جس مہاجر مہدیؑ کو پاؤ ان کے نزدیک تحقیق کرو۔نقل ہے جس زمانہ میں روشن منور تربیت ہوئے اسی سال چوتھی رمضان کو میراں سید محمودؓ نے رحلت کی اس سال روشن منورؓ بارہ سال کے تھےاور میاں سید یعقوب آٹھ سال کے تھے دونوں بھائیوں کے درمیان چار سال کا فرق ہے۔ان دونوں کے درمیاں ایک لڑکا ہوا تھا۔اس لڑکے کا نام سید یعقوب رکھنا چاہتے تھے کہ بی بی کد بانوؓ کو معاملہ ہوا دیکھیں کہ تینوں لڑکے فرح کی ندی میں تیر رہے ہیں روشن منور پار ہو گئے اور ایک لڑکا جو نیا پیدا ہوا ہے تھوڑے پانی میں ڈوب گیا اس لڑکے کے بعد تیسرا لڑکا ہوا وہ بھی تیر کر پار ہو گیا اور مہدیِ موعودؑ فرماتے ہیں کہ دورے پیدا شدہ لڑکے کا نام میرے بھائی سید احمد کا نام رکھو۔سید یعقوب آئیں گے پس اس لئے سید احمد نام رکھے جب سید احمد نو مہینے کے ہوئے تو عشاء کے وقت بی بی کد بانوؓ نماز میں مشغول تھیں اور سید احمد چراغ سے کھیل رہے تھے یکا یک چراغ کی آگ کپڑے کو لگی سید احمد جل گئے اور رحلت کی میراں سید محمودؓ نے فرمایا اے منتقم (خدا) تو نے سید اجمل کے بدل میں سید احمد کو جلا دیا۔نقل ہے میراں سید محمودؓ نے فرمایا جس وقت کہ ہم حضرت مہدیؑ کے حضور میں تھے غفلت میں تھے یعنی بے فکر تھے کیونکہ ہمارے درمیان حضرت مہدیؑ صاحبِ فرمان تھے اب ہم کو ہشیار رہنا چاہیئے۔نقل ہے تمام صحابہ مہدیؑ نے حضرت میاں سید عبدالحئی روشن منورؓ کو اپنے درمیان سویت دی اور اپنے درمیان سمجھا کیونکہ روشن منورؓ بھی خاص مہاجر ہیں۔نقل ہے میراں سید محمودؓ نے سنا کہ بندگی میاں الہداد حمیدؓ بندگی میاں ابوبکرؓ کے پاس ٹھیرے ہوئے تھے کہ ایک روز غالب خاں ملاقات کے لئے آیا میاں الہداد حمیدؓ نے بندگی میاں ابوبکرؓ کے روبرو غالب خاں سے کہا کہ ہمارے بھائی اور ہمارا لڑکا دونوں نوکری کرنا چاہتے ہیں اور اس سال فوج کی بھرتی بھی مکمل ہو گئی ہے تم ان کو نوکر رکھ لو۔غالب خاں نے بہت خوش ہو کر دونوں کو نوکر رکھا۔یہ خبر میراں سید محمودؓ کو پہنچی جب آپؓ نے یہ خبر سنی تو بہت رنجیدہ ہوئے اس کے بعد بندگی میاں ابوبکرؓ کو خط میں جو کچھ فرمایا ہے معلوم ہے۔نقل ہے فرح میں مہدیِ موعود علیہ السلام کے گھر کے دو دروازے تھے اور میراں سید محمودؓ کو فرمائے تھے کہ اگر تم ایک دروازے سے آوے تو بندہ دوسرے دروازے سے آئے گا اور بندہ ایک دروازے آئے تو تم دوسرے دروازے سے آؤ دو بادشاہ ایک اقلیم میں نہ سمائیں اور دو شمشیر ایک میاں میں نہ آئیں اور دو ذات ایک مقام میں نہ رہیں۔نقل ہے جب میراں سید محمودؓ کے سبب سے دین مہدیؑ (خداطلبی) کو قوت پہنچی تو وہاں اطراف و اکناف کے علماء نے ایک جگہ جمع ہو کر بادشاہ سلطان محمود بیگڑہ کو عریضہ لکھا کہ ایک مرد سید محمدؑ نے مہدیت کا دعویٰ کر کے خراساں میں رحلت کی ہے اور ان کے فرزند سید محمودؓ نے ملک گجرات میں آ کر فساد قائم کیا ہے چاہیئے کہ اس کی فکر کریں اور اس کو ہمارے درمیان سے دور کریں بادشاہوں پر لازم ہے ورنہ بہت خلائق ان کی (مہدویوں کی) طرف متوجہ ہو گی اور گمراہ ہو گی پس مبارز الملک جو سلطان محمود کا بڑا اوزیر تھا مہدویوں سے بہت عداوت رکھتا تھا ملک برخوردارؓ کی والدہ کا بھانجا تھا پس اس وقت بادشاہ کی خدمت میں حاضر تھا عرض کی کہ ہم کو حکم فرمائیں تو میں اس سید کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر قید کر کے لاوں گا اور قید خانہ میں رکھ کر پھر خدمت میں حاضر ہوں گا تا کہ ادب حاصل کریں اور اپنے غلغلہ کو دبائیں پس بادشاہ نے اجازت دی پس مبارز الملک آ کر میراں سید محمودؓ کے سامنے بیٹھا اور کہا کہ بادشاہ کا حکم ایسا ہے کہ آپ اپنے پاؤں میں بیڑی پہن کر قید خانہ میں آئیں گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہوں۔میراں سید

محمودؓ نے اپنے پاوں لانبے کردیئے پس اس نے آپؓ کے قدوم مبارک میں بیڑی ڈالی اور آپؓ کھڑے ہوگئے تو آپؓ کو اٹھا کر گاڑی میں سوار کیئے۔آپؓ نے بندگی میاں دلاورؓ کو اپنے ہمراہ چلنے کا حکم دیا تو شاہ دلاورؓ بھی سوار ہوگئے یکا یک میاں شاہ نعمتؓ بائیں طرف سے گاڑی میں سوار ہوگئے۔مخالفوں نے پوچھا کہ تم کو طلب نہیں کیئے تم کس لئے آتے ہو اور تم کون ہیں۔شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر یہ سید چور ہے تو ہم اول چور ہیں اور یہ سید ہمارا بہت بڑا بزرگ ہے اور ہم سب اس کے شاگرد ہیں۔پس میراں سید محمودؓ نے میاں شاہ نظامؓ کی طرف نظر کرکے فرمایا کہ تم یہیں رہو حکمت نہیں ہے کہ ہم سب اشخاص دشمن کے ہاتھ میں پھنس جائیں چاہیئے کہ تم نہ آئیں اور جب میاں سید خوندمیرؓ آئیں تو میرا نام لے کر تاکید کے ساتھ کہو کہ تم بھی یہیں رہو اور مت آؤ اور اسی جگہ رہ کر کچھ حکمت کرنا ہے تو کرو پس میراںؓ کو شہر احمد آباد میں لے گئے اور اکتالیس روز قید خانہ میں رہے اور میاں سید خوندمیرؓ نے قید خانہ میں دوبارہ آکر ملاقات کی اور عرض کی کہ اگر میراںؓ کا حکم ہو تو لے جاتے ہیں۔فرمایا کہ کس حکمت سے لے جاؤ گے۔کہا کہ ہم نے اپنے موزوں میں خنجر رکھ کر لایا ہے اُس سے خوندکار کی زنجیر کاٹتے ہیں۔فرمایا کہ کیا ہم چور ہیں کہ اس طرح بھاگ کر باہر جائیں وہ خدا جس نے ہم کو یہاں لایا ہے وہی خدا قادر ہے کہ ہم کو رہا کرے پس میاں سید خوندمیرؓ باہر آگئے۔میراں سید محمودؓ کے قید خانے سے چھوٹنے اور باہر آنے کا سبب یہ ہے سلطان محمود کی دو بہنیں راجے سوں اور راجے مرادی مصدقانِ مہدیؑ سے تھیں کتابت کے ذریعہ مہدی علیہ السلام سے تلقین ہوئیں کہ مہدیؑ نے رقعہ پر لکھ کر روانہ فرمایا تھا اس طرح تربیت ہوئی تھیں۔جب انہوں نے میراںؓ کے قید کا واقعہ سنا تو گھر کے صحن میں پڑ گئیں دھوپ میں جل رہی تھیں اور رات کو ہوا میں بھوکی پیاسی روتی ہوئی صحن میں پڑی ہوئی تھیں پس سلطان محمود کی بیگم نے ان کا احوال لکھ کر کہلایا پادشاہ کو بہنوں سے بہت محبت تھی بہت رنجیدہ ہوا اور کہا کہ وہ صاحبِ ولایت بزرگ ہیں کس لئے تم نے ان کو رنجیدہ کیا بزرگی اور شان کے ساتھ جلد روانہ کرو بہت خدمت کرو اور پاک قدموں سے زنجیر توڑو اور پالکی میں بیٹھا کر اور ساتھیوں کو گاڑی میں سوار کرکے اُن کے دائرہ کو ادب اور خیریت کے ساتھ خرچ کرتے ہوئے پہنچاؤ پس اس طرح اپنے دائرہ میں آئے لیکن وہ زنجیر وزنی تھی قدم مبارک میں تکلیف ہوگئی پس اتنی تکلیف ہوئی کہ اپنے دائرہ میں آنے کے بعد ڈھائی ماہ کی مدت میں رحلت فرمائی اور اس جہان سے تشریف لے گئے۔نقل ہے میراں سید محمودؓ کے قدم مبارک کی زنجیر آپؓ کے قدم شریف میں بہت تکلیف دی اس حد تک کہ آپ کے ٹخنے سے آپؓ کے مبارک گھٹنے تک پیپ اور خون سے آلودہ اور بوسیدہ ہوگیا تھا اور اس میں بہت درد ہوتا تھا۔جو مہاجر مہدیؑ عیادت کے لئے آتے تو آپؓ ان سے فرماتے کہ خاموش بیٹھو اور میرے درد کی کچھ کیفیت مت پوچھو اگر تم میرے درد کی حالت پوچھو گے اگر میں کہتا ہوں کہ درد نہیں ہے جھوٹ ہوتا ہے اور اگر کہتا ہوں کہ درد ہے تو حق تعالیٰ کا گلہ ہوتا ہے پس ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے روتے ہوئے پوچھا کہ میراں جی خدام اپنے پیر کا احوال محض اللہ کے واسطے بیان فرمائیں پس فرمایا کہ اگر چہ خدائے عزوجل پہاڑ کو بشر کے صفات دیتا اور ہمارے پیر کے درد میں سے تھوڑا قطرہ پہاڑ کو دیا جاتا تو پہاڑ بالضرور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔درد کا حال وہی جانتا ہے جس نے درد دیا یا وہی جانتا ہے جس کو درد دیا نہ قلم میں لکھنے کی طاقت ہے اور نہ زبان میں کہنے کی سکت ہے۔نقل ہے میراں سید محمودؓ ایک جگہ دائرہ باندھ رہے تھے وہاں سونے کا خزانہ ظاہر ہوا میراںؓ نے اس ساعت خزانہ کو دفن کرکے فرمایا کہ یہاں دنیا کی پونجی منھ

دکھائی ہے پس وہاں سے روانہ ہوکر دوسری جگہ دائرہ باندھا۔نقل ہے خدائے تعالیٰ میراں سید محمودؓ کے گھر میں باندی بھیجا بی بی کد بانوؓ سے فرمایا کہ بندہ کے سامنے بندہ جائز نہیں اگر اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر میں آتا ہے بی بیؓ نے آزاد کردیا میراںؓ نے اس کا عقد میاں جمالؒ سے کردیا۔نقل ہے میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ جب تمام بہشتی بہشت میں رہیں گے اور کاملین و مقربین خود اپنے مقام میں چلے جائیں گے تو خندکار اور رسول اللہؐ کہاں رہیں گے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہر دو محمد حق تعالیٰ کی ذات میں محو رہیں گے تاکہ حق تعالیٰ باقی ہے ہم ہر دو خدا کی ذات میں باقی رہیں گے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد میری قبر میں دیکھو اگر میں قبر میں رہوں تو مہدیؑ حق نہ ہوں گا۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی نے ہزار سال عبادت کیا ہوگا تو میراں سید محمودؓ کی ایک نظر کے برابر نہ ہوگی میراں سید محمودؓ کی نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ اور بھائی سید محمودؓ کے درمیان نام کا فرق ہے مہدی کو مہدیؑ کہتے ہیں اور ان کو نہیں کہتے۔نقل ہے میراں سید محمودؓ پانی پیتے تو میراں سید محمودؓ کے پانی کا پسخوردہ حضرت مہدیؑ پیتے اور فرماتے الحمد للہ پانی گرم تھا بھائی کے پسخوردے کے سبب ٹھنڈا ہوگیا۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام دابھول پہنچے تو جہاز پر سوار ہونے کے وقت جہاز کے نزدیک آکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ میراں سید محمودؓ کو پہلے سوار کرو جب میراں سید محمودؓ سوار ہوجائیں تو ان کے بعد بندہ سوار ہوگا۔نقل ہے جہاز میں حضرت مہدی علیہ السلام کی چھاگل میں میٹھا پانی لئے تھے وہ چھاگل لٹکی ہوئی تھی میراں سید محمودؓ کو پیاس ہوئی مہدیؑ کو معلوم ہوا خود حضرتؑ نے کھڑے ہوکر اُس چھاگل کو لاکر فرمایا کہ پانی پیو۔میراں سید محمودؓ نے کہا میراں جی تھوڑا پانی ہے حضرت کے لئے چاہیئے ہم کو لعاب عطا کریں اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ پانی میں خدا برکت دیتا ہے پیو یہ فرمایا کہ پلائے وہ چھاگل جیسی کہ پہلے بھری تھی ویسی ہی بھر گئی۔نقل ہے بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں بارش ہوئی پانی گھروں میں بھر گیا سب کے گھر گر گئے میراں سید محمودؓ کا گھر سلامت رہا تو آپؓ نے زاری کی اور فرمایا کہ میں اجماع سے دور ہوگیا یکا یک میراںؓ کا گھر بھی گر گیا تو آپؓ خوش ہوگئے۔نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام احمد آباد آئے تو تاج خاں کی مسجد میں دیڑھ سال اقامت فرمائی اس کے بعد شہر نہروالہ میں آکر خاں سرور کے حوض کے پاس قیام فرمایا یہاں سے میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے اجازت لے کر چاپانیر آئے پس حضرت علیہ السلام نہروالہ سے بڑلی آئے اور اپنی مہدیت کا آخری دعویٰ فرمایا اور تین مہینے کے بعد بڑلی سے جالور کی طرف روانہ ہوئے نقل ہے جب میراں سید محمودؓ نے بھیلوٹ آکر قیام کیا اسی زمانہ میں ایک بقال جس کا نام لاچھا تھا آکر اپنی دوکان دائرہ کے سامنے لگایا اس کو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ تو لاچھا نہیں ہے اچھا ہے کل سے میں تجھ کو اچھا کہتا ہوں لیکن اس شرط سے کہ تو ہر قسم کا سودا لائے تاکہ دائرے والے ترکاری کے لئے ہر جگہ نہ جائیں کہا کہ گاڑی رکھتا ہوں جو چیز چاہیئے لاتا ہوں پس میراں سید محمودؓ نے اہل دائرہ کو حکم کیا کہ سستے سودے یا اچھے سودے کے لئے رادھن پور یا سلکوٹ کے بازار کومت جاؤ کہ اس میں بھی دنیا کی طلب ہے۔تھوڑے عرصہ کے بعد لاچھا کی عورت مرگئی لاولد تھا میراں سید محمودؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ ہم بوڑھے اور اکیلے ہوگئے ہیں جب کسی کام کے لئے جاتا ہوں تو ہماری دوکان کی نگہبانی کے لئے کوئی شخص نہیں رکھتا ہوں۔میراں رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے کتے لالہ کو نگہبانی کرنے اور رات کو حفاظت کرنے کے لئے

اپنے ساتھ لے جا پس اس کتے کو میراںؓ نے حکم دیا وہ اس کے ہمراہ روانہ ہوگیا جب تک میراں سید محمودؓ کے دائرہ کے سامنے اس کی دوکان تھی کتے نے پاسبانی کی لیکن دائرہ ٹوٹ جانے کے بعد لاچہار ادھن پور کو دوکان لے گیا اور وہاں رہا چند روز کے بعد مسلمان ہوا حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور میاں شاہ نظامؓ سے تربیت ہوا اور انتقال حضرت میراں سید محمودؓ کے روضہ کے تحت مدفون ہے۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ کے دائرے کا وہ کتا جو چھوٹا تھا قصبۂ بھیلوٹ سے دائرہ میں آیا تھا میراں سید محمودؓ نے اس کو ایک سویت دی اور اس کا نام لالہ رکھا۔ نقل ہے ایک روز بی بی ملکانؓ کے گھر کے صحن میں لالہ آیا بی بیؓ نے اس پر اینٹ کا ٹکڑا مارا میراں سید محمودؓ نے دیکھا اور فرمایا کہ اگر وہ کتا ہے تو اس کو مارنا چاہیئے لیکن وہ کتا نہیں ہے اس کو نہیں مارنا چاہیئے بی بیؓ نے کہا میراں جی یہ کتا بھائی کالو کے مثل ہوگیا فرمایا کہ ہاں اس کا بھائی ہے۔

فضائل ثانیہ (درذکر بندگی میاں سید خوندمیرؓ)

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اورآخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول محمدؐ اور آپؐ کی آل واصحابؓ تمام پر حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سید الشہدا رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کے حق میں بشارات مہدی علیہ السلام اورآپؓ کے خوارقات ومناقبات اورآپؓ کی ذاتِ مبارک کا قتال مع آپؓ کے تابعین دریوں کےاور جو کچھ احکام ان کے لئے ہیں ان اوراق میں اپنے حوصلہ کے موافق بندے نے جمع کئے ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میاں سید خوندمیرؓ کے ہاتھ کی مشت خاک کے طالب ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے میاں سید خوندمیرؓ تمہارے آخروقت پر بندہ ہوگا یا تم بندے کے آخروقت پر ہوگے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (اللہ کا قول) پھرہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کرلیا ہے پس ان میں سے بعض ظالم لنفسہ ہیں اور بعض متوسط ہیں اوران میں بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں تینوں خصلتیں میاں سید خوندمیرؓ کی ذات میں ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ۔اس کو اٹھالیا انسان نے میاں سید خوندمیرؓ سلطاناً نصیرا (غلبہ ولا مددگار) ہمارے لئے میاں سید خوندمیرؓ ہیں۔نقل ہے ایک روز ناگور میں حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن کے بیان میں پڑھا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ **ھاجروا** کا ظہور ہوا **واخرجوا من دیارھم** ظہور ہوا **واوذوافی سبیلی** کا ظہور ہوا **وقٰتلوا وقتلوا** باقی ہے ماشاءاللہ پورا ہوگا۔پس مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سب ہو چکے مگر ایک صفت جنگ کی باقی ہے انشاءاللہ پوری ہوگی۔میاں سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی زبانی حضرت مہدی علیہ السلام کو کہلایا کہ وہ مرد قابل کون ہے جس پر **قاتلوا وقتلوا** ہوگا اگر خوندکار کی زبان سے واضح ہو تو اس کی خدمت وعظمت کی جائے۔پس بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے پوچھا حضرت مہدی علیہ السلام نے سننے کے بعد فرمایا کہ سائل (سوال کرنے والا) ہوگا۔میاں سید خوندمیرؓ نے شاہ نعمتؓ سے کہا کہ تم نے پوچھا تو حضرتؑ نے کیا فرمایا۔کہا کہ سائل ہے بندہ سائل تھا بندہ کے لئے فرمایا ہے میاںؓ خاموش ہوگئے۔پس میاں نے ایک روز نقل مذکور کے متعلق پوچھا تو مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس سے پہلے بندہ نے تمہارے متعلق کہدیا ہے کیونکہ سائل تم تھے اور میاں نعمتؓ درمیان میں پردہ تھے (؟؟؟ صفحہ ۲۹ سطر ۷) رہو کہ خدائے تعالیٰ نے **قاتلوا و قتلوا** کے وہ چوتھے بار کی صفت تم کو دی ہے۔عرض کی میراں جی وہ بار بڑا ہے میں اس کو اٹھانے کے لائق نہیں ہوں۔حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ حکیم اور علیم ہے ازل سے لائق اور قابل جان کر وہ بار تم پر رکھا ہے بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ خدائے ذوالجلال والاکرام کے فرمان سے تم کو یہ بزرگی دی ہے۔نقل ہے ایک روز بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ ہم اکیلے آدمی تھے مہدی علیہ السلام کی صحبت میں خدا کو حاصل کئے۔نقل ہے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ

جوشخص خدا میں فنا ہوئے وہی خدا کو پہچانے۔ نقل ہے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے عام مہاجرینؓ کا دھکہ جس کو لگ جائے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ کے سوائے دوسری جگہ نہیں۔ نقل ہے میاںؓ نے فرمایا کہ جوشخص خدا کی درگاہ میں مقبول ہے اس سے محمدؐ کی شرع کے خلاف کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ نقل ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں سید خوند میرؓ تم سے ہماری طرف دوستی کی بو آتی ہے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں سید خوند میرؓ رات دن مسافر ہیں ہر روز عرش مجید سے آتے جاتے ہیں۔ نقل ہے بندگی میاں حمید فہیمؓ نے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام سے کہا کہ میراں جی میاں سید خوند میر اور میاں عبدالمجیدؓ ہاتھ پر ہاتھ مارکر باتیں کرتے ہیں اور جس طرح چاہیئے ذکر میں مشغول نہیں بیٹھتے حضرت علیہ السلام نے فرمایا مشغول بیٹھنا تمہارا کام ہے ان کا کام دوسرا ہے تم کا سب ہوا وران کے لئے عطائے باری ہے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی ذات اور میاں سید خوند میرؓ کی ذات ایک ہے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں سید خوند میرؓ ولایت کے لئے اسداللہ الغالب ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس طرح بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اسی طرح میاں سید خوند میرؓ کے سامنے ہوگی۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (اللہ کا قول) تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ سمٰوات سے مراد انبیاء ہیں اورارض سے مراد اولیاء ہیں اور جبال سے مراد علماء باللہ ہیں پس ان سب نے اس کو اٹھانے انکار کیا؟؟؟ مراد امر قتال ہے۔ اوراس کو اٹھالیا انسان نے سے مراد میاں سید خوند میرؓ ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں سید خوند میرؓ تم بے فکر مت رہو آسانی سے نہ رہو گے کہ ہمارے بعد تم پر بڑا کام ہے مضبوط رہو استقامت اختیار کرو۔ نقل ہے میاں سید خوند میرؓ نے فرمایا کہ بندہ مہدیؑ کے دو حکم کے متعلق دن رات متفکر ہے کیونکہ حضرت علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا فرمانِ خدا سے فرمایا ہے اب تک مہدی علیہ السلام کی طرف سے دوستی نہ ہوئی نہ کچھ سامان قتال ہے اس فکر کے سبب سے ناک پستہ کی طرح دبتی ہے جب ایک مدت کے بعد بندگی میاںؓ کا عقد حضرۃ بی بی فاطمہ زہراء ولایت خاتونِ جنتؓ سے ہوا تو میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے بعد آج رات ہم نے مہدی علیہ السلام کی بو بی بی فاطمہؓ میں پائی۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ کے وصال کے بعد تمام صحابہؓ موضع جالور میں جمع ہوئے تھے لیکن کوئی شخص گھر کی دیوار نہیں اٹھاتا چھوٹے گھروں کو آگ لگتی اور سب جل جاتے پس میاں ملک جیؓ، میاں الہداد حمیدؓ اور ملک معروفؓ میاں سید خوند میرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ عورتوں کو پردہ میں رکھنے کے لئے قرآن میں خدا کا حکم ہے اگر کچھ دیواریں بن جائیں تو عورتیں اس میں بیٹھیں گی میاںؓ نے فرمایا کہ ایک بار میاں نظامؓ سے کہو دیکھو کہ کیا کہتے ہیں۔ پس شاہ نظامؓ کے نزدیک آئے اور کہا۔ شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ دیوار اٹھانا اوراس میں عورتوں کو رکھنا دین ہے لیکن میاں نعمتؓ کے نزدیک آئے جو کچھ اوپر گزرا بیان کیا میاں نعمتؓ نے چہرہ کچھ سرخ کر کے فرمایا کہ مہدیؑ کے زمانہ میں یہ کام نہ ہوا اور میراں سید محمودؓ کے زمانہ میں نہ ہوا تو پھر ہمارے زمانے میں کس طرح دیواریں بنیں گی بندہ ہرگز اجازت نہ دیگا اور کسی نے دیواریں بنائیں تو بندہ آکر نیچے گرادے گا پس مذکورہ بالا صحابہؓ بندگی میاںؓ کے پاس آئے اور بندگی میاں نعمتؓ نے جو کچھ فرمایا تھا بیان کیا پس میاںؓ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ تم نے جو کچھ کہا درست ہے لیکن زمانہ سے تعلق سزاوار ہے یہ بھی (پردہ بھی) شروع اور دین سے ہے اجازت دیجئے تا کہ تھوڑی دیواریں بن جائیں پس شاہ نعمتؓ

نے کہا اگر تم بھی بناوگے تو بندہ ہرگز نہیں بنائے گا پس میاںؒ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ تم کیا کہتے ہو مہدیؑ کے وقت کے حالات ہمارے درمیان کیا رہے ہیں مہدیؑ کی حضوری میں لوگ آئے کھڑے ہوئے خود کو نیچے ڈال دیئے اسی وقت اپنے مقصود (خدا) کو پہنچے اور جو اشخاص ہمارے حضور میں آتے بیٹھے ہوئے لوٹتے ہیں اپنے مقصود (خدا) کو پہنچتے ہیں اور جو اشخاص ہمارے بعد آئیں گے تھوڑا انفاق اپنے ساتھ لائیں گے اے میاں نعمتؓ ہم مہدیؑ کے جیسا ایک دم نہیں لاسکتے اس کے بعد شاہ نعمتؓ نے اجازت دی اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے آہ کر کے فرمایا کہ چنانچہ ہمارا مہدیؑ آیا اور گیا جیسا کہ مہدی علیہ السلام کو پہچاننا تھا ہم نے نہیں پہچانا اور آیت قرآن **وماقدرو اللّٰہ** ۔الخ (اورانہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ قدر چاہئے تھی) پڑھی اور تمثیل فرمائی کہ مہدی علیہ السلام دریا کے مانند ہیں اور ہم جانور کے مانند ہیں کہ وہ پانی کے شوق اور طلب میں دور سے آیا اور کنارہ پر بیٹھا اور پیٹ بھر پانی پیا اس کے بعد خود کو پانی میں بٹھایا اور خود کو پاک کیا اور اُڑ گیا اس جانور کے تمام افعال کے بعد دریا کے پانی میں کیا کمی ہوئی لیکن ہم نے ہمارے خوندکار کو ہمارے حوصلہ کے موافق پہچانا۔نقل ہے بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ ہم بندۂ فرمانِ خدا نہیں ہیں بندہ کے لئے مہدی علیہ السلام موعود کا فرمان تھا بندہ کو استماعی اور استدلالی کہہ سکتے ہیں کیونکہ بندہ نے مہدیؑ سے جو کچھ سنا اور آپؑ سے پایا وہی راستہ دکھاتا ہے۔نقل ہے میاںؒ نے فرمایا کہ ہماری ذاتی بات کو مقید کر کے دل کے یقین کے ساتھ استوار مت پکڑو ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ ہماری کہی ہوئی بات اچھی ہوتی ہے اگر ہم رسولؐ ومہدیؑ اور یا خدا کا نام لے کر کہتے ہیں تو اس کو استوار سمجھ کر اختیار کرو پس بندگی میاں ملک جیؒ اور ملک معروفؒ نے کہا اے میاں جی ہم ایسا جانتے ہیں کہ وہ استوار جو خدا اور رسول علیہ السلام ومہدیِ موعود علیہ السلام کے نام سے کہا جاتا ہے (استواروں سے اعلیٰ ہے) نقل ہے کوئی شخص قرآن کے بیان کے موقع پر بندگی میاںؒ سے سوال کرتا تو اس کو نزدیک بلاتے اور اس کی تشفی کرتے ولیکن تنگ نہ ہوتے اور اگرچہ کوئی شخص میاں رضی اللہ عنہ کے روبرو حجت سے گفتگو کرتا تو میاںؒ مسکراتے ہوئے جواب دیتے اور دلیل سے بات کرتے ولیکن تنگ نہ ہوتے۔نقل ہے ایک روز ایک متعلم نے بندگی میاںؒ کے روبرو تنگ آکر کہا کہ تمہارے لوگ بازار میں جاتے ہیں اور بلاسبب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں نہیں جانتے کہ خود کافر ہوتے ہیں میاںؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ تمہاری حکومت ہے تو ان کو سزا دو پس ان کو جو سزا دیتے ہیں بیچاروں کو کہنا نہیں آتا پس حکم کیا کہ تم اس قدر سیکھ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے انکار کیا مہدیؑ کا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا۔پس تعلیم دیکر یہ حدیث سکھلائی۔نقل ہے کہ تمام مہاجرانؓ جالور میں ایک جگہ حاضر تھے مغرب کی نماز کا وقت ہوا شیخ احمد متعلم بھی موجود تھا امامت کے لئے آگے بڑھا تو بندگی میاںؒ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تو مہدی علیہ السلام کا منکر ہے تیرے پیچھے نماز پڑھی جائز نہیں۔نقل ہے بندگی میاںؒ کی عادت یہ تھی جسوقت کہ جمعہ کی نماز کے لئے یا نماز عید کے لئے پیدل باہر جاتے اور کوئی شخص سواری لا کر پیش کرتا تو فرماتے کہ حاجت نہیں ہے پھر وہ کہتا سوار ہو جائے تو پھر لاپروائی کرتے پھر تیسرے بار وہ کہتا تو میاں گھوڑے پر سوار ہوتے نقل ہے ایک روز خواجہ محمود جالوری نے بندگی میاںؒ سے عرض کیا کہ اگر رضا ہو تو مسجد کا اسباب لانے کے لئے گاڑیاں روانہ کرتا ہوں فرمایا حاجت نہیں ہے۔ پھر اس نے کہا برسات آگئی ہے پریشانی ہوگی۔فرمایا کہ نہ ہوگی برسات میں برادران اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں گے پس اُس نے بار بار کہا۔

میاںؓ نے ہر بار جواب فرمایا کہ حاجت نہیں ہے جب آپؓ حجرہ کی طرف روانہ ہوئے برادروں سے کہا کہ وہ اہلِ نفس ہے اگر فرمایش کرنے کے لئے کہتا ہے تو فرمایش نہیں کرنی چاہیئے بندہ دوگھوڑے اور ایک گاڑی رکھا ہے ایسا نہ ہو کہ کسی سے مانگنے کی حاجت ہو۔نقل ہے کہ ایک روز ملک حمید الملک بیان سننے کے لئے آیا تھا اس کے ملازمین سامنے بیٹھے ہوئے تھے کسی نے اس کی رعایت نہیں کی بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں دی۔مغرب کی نماز کے بعد بندگی میاںؓ کے سامنے اپنے ملازمین کی شکایت کی کہ ہمارے نوکروں نے ہمارے ساتھ ایسی بے مروتی کی۔پس میاںؓ نے فرمایا کہ اُن ملازمین پر اللہ کی رحمت ہو کہ انہوں نے قرآن کی رعایت ترک نہیں کی قراان کے ادب کو ترک کرنا بے دینی ہے تم قرآن سے بزرگ نہیں ہیں کیوں رنجیدہ ہوتے ہو ان کے ساتھ بہت محبت رکھو تمہارے کام کے وقت پر تمہارے آگے کام آئیں گے اور اگر چہ وہ ترک دنیا کرکے آئیں تو خدا کو حاصل کریں۔نقل ہے بندگی میاںؓ کی عادت یہ تھی کہ جب کسی سے ملاقات کے لئے جاتے تنہا جاتے کوئی شخص ساتھ ہوتا تو منع کرتے اپنے ساتھ آنے نہ دیتے۔نقل ہے اگر کوئی شخص میاںؓ کی ملاقات کے لئے آتا اور اس وقت آپؓ پلنگ پر بیٹھے رہتے تو کھڑے ہوکر پلنگ کے نیچے بیٹھتے جب وہ بہت مجبور کرکے کہتا لیکن میاںؓ پلنگ پر ہرگز نہ بیٹھتے۔نقل ہے میاںؓ نے فرمایا کہ ہم نے مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے اگر بیان کریں تو موافقاں ہم کو سنگسار کریں۔نقل ہے سب سے پہلے میاں سلام کرتے کسی کے سلام کا انتظار نہ کرتے۔نقل ہے میاںؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کی ایک ذات متوکل تھی ہم سب صحابہؓ مہدیؑ کا صدقہ کھاتے ہیں اور ہم مہدیؑ کے زمانہ میں چھپے ہوئے تھے اب مہدی علیہ السلام کے بعد ظاہر ہوئے یعنی آفتا کے سامنے ستارے چھپے رہتے ہیں۔ملک حمادؓ نے کہا وہ کس طرح میاںؓ نے فرمایا کہ ہم کو مہدیؑ اپنی ذات میں واصل ہونے کے لئے طلب کرتے تھے ہم پہنچ نہیں سکتے تھے ظاہر ہونے کی ہمت نہیں رکھتے تھے اب ہم تم کو اپنی ذات میں واصل ہونے کے لئے بلاتے ہیں تو تم ہماری ذات میں واصل نہیں ہوتے ہم نے جان لیا کہ اب ہم ظاہر ہوئے۔نقل ہے ایک طالب علم جو منکر تھا بندگی میاںؓ سے کہا کہ شجاعت اور مردانگی فقیروں کے لئے سزاوار ہے۔میاںؓ نے فرمایا کہ فقراء ضعیف ہیں خدا کے ساتھ صلح کر لئے ہیں اور خدا کی خوشنودی میں اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دیئے ہیں تمہاری شجاعت بہت ہے کیونکہ تم خدا اور رسولِ خدا اور فرشتوں سے مقابلہ کرتے ہو اور دوزخ کے عذاب کو پسند کرتے ہو شجاعت تمہاری بڑی ہے۔نقل ہے بندگی میاں کے خلیفے بندگی ملک الھدادؓ نے کعبۃ اللہ میں یہ دعا کی کہ اے رب العالمین تیرے درمیان الھداد ہے درمیان سے الھداد کو اٹھالے۔نقل ہے بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ کے پاس مقبول ہے یا مردود کیسے معلوم ہو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر فنا ہونے کے (مرنے سے پہلے مرنے کے) معلوم نہ ہوگا لیکن جو شخص دنیا کی حرص کم رکھتا ہے وہ مقبول ہے اور جو دنیا کی حرص زیادہ رکھتا ہے وہ مردود ہے۔نقل ہے میاںؓ نے فرمایا کہ ہم خدا کو یاد نہیں کئے لیکن خدا کی طرف سے کشش تھی۔نقل ہے جب بندگی میاںؓ جالور سے بھدری والی میں مع اہل دائرہ آئے اور بعضے عزیزوں نے میاںؓ کی اجازت کے بغیر اپنے گھر والوں کو شہر نہروالہ کی طرف روانہ کیا جب میاںؓ کو معلوم ہوا تو رنجیدہ ہوئے اور ملک حمادؓ سے کہا کہ بندہ دائرہ میں نہیں رہتا ان کو چھوڑ کر چلے جاتا ہے اس اونٹ کو تیار کر کے میاں پیر محمدؓ کے ہاتھ سے فلاں جگہ کھڑے کراؤ پہلی رات میں میں وہاں آتا ہوں ایسا ہی کئے۔میاںؓ پچھلی رات میں دائرہ سے باہر ہوئے ملک حمادؓ بھی ہمراہ روانہ ہوئے کچھ راستہ ملے

کیئے میاں پیر محمدؒ اونٹ کو آگے لے گئے اور میاں سید خوندمیرؓ کو عشق کی حالت میں معلوم نہیں کہ ملک حمادؒ ہمراہ آتے ہیں پس میاں جھاڑ کے نیچے ٹھیر گئے اور خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرنے میں مشغول ہوگئے کہ یا اللہ میں مرشدی کے لائق نہیں ہوں اور سید محمدؐ کی جائے پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہوں پسخوردہ اور سویت دینا میرے لئے سزاوار نہیں اس کے بعد غیب سے آواز آئی کہ اے سید خوندمیرؓ میں نے تجھ کو برگزیدہ کیا اور سید محمدؐ کی جائے پر بیٹھنے کے لائق کیا قرآن تیرے لئے میراث کر کے دیا اور اتنی حکمتیں اور خلعتیں تجھ کو عطا کیں قرآن کے معنی تجھ پر کھولا اور میری مراد کے علم میں تیرے لئے الہام بخشا اس کے بعد میاںؓ نے اسی طرح عذر خواہی کی جواب پہنچا کہ اس حکایت کو چھوڑ کہ مجھ کو تجھ سے بہت کام ہے واپس جا کہاں جاتا ہے پس میاں اپنے دائرہ میں آئے جب اپنے پیچھے نظر کیا تو دیکھا کہ ملک حمادؒ نے کہا کہ میں اُس چیز کو کیوں چھپا رکھوں جس کو خدا ظاہر کیا ہے میں بھی ظاہر کرتا ہوں۔ نقل ہے ملک بخنؒ نے میاںؓ سے پوچھا کہ قرآن پڑھنے سے کچھ فائدہ ہے یا نہیں۔ جواب دیا کہ اگر چہ قرآن پڑھو تو نور کا پردہ دل پر پیدا ہوتا ہے اگر خدا کا ذکر کرو تو نور کا پردہ پھٹ جاتا ہے (خدا کا دیدا ہوتا ہے)۔ نقل ہے بندگی میاںؓ ایک بھائی کو کام کے لئے گاڑی کے ساتھ شہر نہر والہ روانہ کیئے تھے ملک فخر الدین نے اُسی گاڑی پر گھی رکھ کر میاںؓ کی خدمت میں بھیجا جب میاںؓ نے دیکھا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور اسی گاڑی کو پھر بھیجدئے اس کا گھی اس کے یہاں ڈال کر واپس آئے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا کہ خدا کی دین کے لئے شمار نہیں بشر کی عقل میں سکت نہیں کہ شمار کر سکے کسی کو دلاتا ہے اور کسی کو دیتا ہے کس کو دلاتا ہے اور کس کو دیتا ہے جیسا کہ میاں سید خوندمیرؓ کو دیا وہی جانتا ہے یا میاں سید خوندمیرؓ جانتے ہیں اب معلوم نہیں ہے آگے معلوم ہوگا کہ یہ دیا ہے۔ نقل ہے مہدیؑ کے فرزندوں میں میاں سید حمیدؓ، میاں سید ابراہیمؓ اور میاں سید علیؓ ہیں بی بی ملکانؓ کے فرزند میاں سید حمیدؓ ہیں اور بی بی بونجیؓ کے فرزند میاں سید ابراہیمؓ ہیں اور اماں بھان متیؓ کے فرزند میاں سید علیؓ ہیں یہ تینوں فرزند بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے تلقین ہوئے تھے ایک روز میاںؓ پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے میاں سید حمیدؓ اور میاں سید علیؓ آفتاب کی گرمی سے محفوظ رکھنے کے لئے میاںؓ کے سر پر چار پکڑے ہوئے کھڑے تھے اور میاں سید ابراہیمؓ مسواک کرا رہے تھے کہ یکا یک میاں شاہ نعمتؓ آئے ملاقات کے بعد بیٹھے اور کہا کہ اے میاں سید خوندمیرؓ تم نے مہدیؑ کے فرزندوں کو اپنے خادم بنایا ہے۔ فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ یہ فرزندان عقلمند ہیں ان کے باپ کی میراث ان کے حصہ کی میرے نزدیک آئی ہے چاہتے ہیں کہ میرے نزدیک سے اس کو حاصل کریں پس دیکھا کہ اس ہنر کے بغیر ہمارے ہاتھ نہیں آتی ہے اسی سبب سے میری خدمت کرتے ہیں اور اپنے باپ کی میراث سے اپنا حصہ حاصل کرتے ہیں۔ نقل ہے ایک روز کسی کام کے لئے بی بی ملکانؓ کو بلایا تھا اور اپنے گھر کے سامنے چھوٹے پلنگ پر میاںؓ کو بٹھائی تھیں اس کے بعد بی بیؓ نے حکم کیا کہ قرآن کا بیان کرو۔ میاںؓ نے کہا کہ ہم کو معاف رکھو کہ خوندکار نے مہدیؑ کا بیان سنا ہے پس دوسرے بار حکم کیں اس کے بعد میاںؓ نے قرآن کا بیان کیا پھر حکم کر کے میاںؓ کے پانی کا پسخوردہ بی بیؓ نے نوش کیا۔ نقل ہے ایک روز بندگی میاں نعمتؓ بندگی میاںؓ کی ملاقات کے لئے آئے تھے دیکھا کہ ملک محمود مہاجرؓ گھوڑے کی خدمت کر رہے ہیں اور میاں حیدر مہاجرؓ گھوڑے کی لید کھینچ رہے ہیں اور میاں سومارؓ مہاجر حوض سے مشک میں پانی لا رہے ہیں پس کہا کہ تم نے مہاجروں کو اپنے نوکر کر رکھا ہے ملک محمودؓ نے کہا اے میاں نعمتؓ تم نہیں جانتے کہ

قیامت کے روز گھوڑے کے یہ بال اور یہ لید خدائے تعالیٰ میزان کے پلّے میں تلوائے گا۔ جب یہ بات بندگی میاںؓ نے سنی اسی وقت رنجیدہ ہوکر فرمایا کہ اے ملک محمودؓ تو نے کیا کہا خطا کی ہشیار ہو کہ نکاح ٹوٹ گیا رجوع کر پس ملک محمودؓ نے جواب دیا کہ میں بھی مہاجر ہوں۔ میاںؓ نے فرمایا کہ تمہاری اور میاں شاہ نعمتؓ کی مہاجریت میں زمین اور آسمان کے مانند فرق ہے پس ملک محمودؓ میاں شاہ نعمتؓ کے قدموں پر گر پڑے تو بندگی میاںؓ نے ان کو اپنے گلے سے لگایا اس کے بعد خود نکاح پڑھا کر اپنے گھر میں گئے پس میاںؓ نے میاں شاہ نعمتؓ کے ساتھ اٹھارہ مہاجروں کو کھانا کھلایا اور اپنے ہاتھ سے ان کے ہاتھ دھلا کر ہاتھ دھلائے سو پانی کھڑے ہو کر پیے اس وقت شاہ نعمتؓ نے دامن کھینچ کر کہا کہ کس لئے تم ایسا کیا کہ ہم تمہارے خادم ہیں اور تم دو جہاں کے سادات ہو اس کے بعد میاںؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کو تین روز رکھ کر بہت ضیافت کی اس کے بعد بندگی میاں نعمتؓ کھانبیل سے رخصت ہو کر جالور روانہ ہوئے۔ نقل ہے بندگی میاںؓ نے میاں سید ابراہیمؓ کی دوستی (شادی) اعتماد خاں کی دختر سے کی اور بہت پکوان کیا اور شہر نہروالہ کے تمام منکروں کو بلا کر کھانا کھلایا کسی نے کہا کہ منکروں کو کس لئے کھلاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس میں ہمارا مقصود مہدیؑ کے نام کی شہرت ہے اگر منکران کھانا اٹھا کر لے جائیں تو منع مت کرو کیونکہ گلی گلی سب منکر کہیں گے یہ فرزند مہدی کی شادی ہوتی ہے۔ نقل ہے بندگی میاںؓ نے میاں سید حمیدؓ کا عقد سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کی لڑکی سے سیالکوٹ میں کیا بہت مہمانی شروع کی اور آتشبازی بھی بہت کی حاکم نے کہلایا کہ آتشبازی آہستہ کرو تا کہ مخلوق کے گھر نہ جلیں اس کے بعد (نکاح خوانی کے بعد) غالب خاں نے دو جوڑے شہوانی کپڑے کے میاں سید حمیدؓ کو بھیجے تھے جب شہر گشت کا وقت پہنچا میاں سید حمیدؓ نے بندگی میاںؓ سے کہا کہ میاجی اگر خوندکار ایک جوڑا پہنیں تو بندہ دوسرا جوڑا پہنتا ہے وگرنہ میں ہرگز نہیں پہنوں گا۔ میاںؓ نے فرمایا کہ ہم تمہارے باپ کے خلیفہ بوڑھے آدمی سفید بال زردی مائل ہو گئے ہیں ہم کو معاف کرو میاں سید حمیدؓ نے قسم کھائی پس اس لئے میاںؓ نے وہ کپڑے بغیر کسی عذر کے پہنے کہ اس وقت ایک متعلم رادھن پور سے مہدی علیہ السلام کی مہدیت کی تحقیق کے لئے آیا۔ میاںؓ اس کے سامنے اُسی لباس سے آئے جب اُس نے میاںؓ کو دیکھا تو کہا **اللّٰھُمَّ صَلِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّد** اور بغیر بحث کے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور تارک دنیا طالب خدا ہو کر میاںؓ کی صحبت اختیار کی پس میاںؓ نے اس کے ہاتھ میں لکڑی دیکر شہر گشت کا اس کو حکم دیا اور اس کو براتیوں کے سامنے رکھا۔ نقل ہے جب میاںؓ موضع کھانبیل میں مقیم تھے حق تعالیٰ نے اور ہر دو محمد علیہم السلام کی طرف سے آپؓ پر ظاہر ہوا کہ ولایت کا بار اٹھانے والوں کے سر پر فرض کا بار باقی نہ رہے جاؤ حج کر کے آؤ۔ اس کے بعد میاںؓ دائرہ ملک حمادؓ کے حوالے کر کے بندر دیو کی راہ سے کعبتہ اللہ کو روانہ ہوئے اور کسی کو ساتھ آنے نہیں دیئے جب ایک قصبہ میں پہونچے تو سیدھے ہاتھ کی طرف دیکھا کہ ایک چرواہا کھڑا ہوا بکریاں چرا رہا ہے جب اس کی نظر میاںؓ پر پڑی تو میاںؓ کے قریب دوڑا ہوا آ کر کہا کیا تو خدا ہے یا پیغمبر ہے پس میاںؓ نے فرمایا کہ اے میاں حاجی آؤ پس اس نے مہدیؑ کی تصدیق کر کے تربیت ہو کر کہا کہ مجھ کو نہ چھوڑو اپنے ساتھ لے چلو۔ فرمایا کہ جاؤ میں یہاں کھڑا ہوا ہوں تا کہ تم لوگوں کے بکرے ان کے حوالے کر کے آؤ آخر اس نے بکروں کو پہنچا کر واپس آ کر دیکھا کہ میاںؓ کھڑے ہوئے ہیں پس روانہ ہوئے اسی طرح چالیس اشراف مرد اور طالبانِ حق ساتھ جہاز پر سوار ہوئے اور اسی مرد خدا کے دیدار کے طالبوں کے

ساتھ کعبۃ اللہ کا طواف کیا جب پھر کھانبیل آئے تو میاں حاجی نے خط لکھ کر دیا اوران کے ہمراہیوں کے ساتھ شہر ملتان کو بھیجوایا اس کے بعد میاں حاجی نے ملتان جا کر ارشاد کیا اور بہت سے اشخاص کو میاں حاجی کے فیض کا اثر ہوا اور ایمان کے شرف سے مشرف ہوئے۔ دوسال کے بعد میاںؓ کا قتال ہوا۔نقل ہے ایک روز فرح میں میاںؓ نے معاملہ دیکھا کہ ایک ندی اس کے دونوں کناروں میں پانی بھرا ہوا بہہ رہی ہے اس میں نادر بات یہ ہے کہ بوڑھے آدمی پانی میں بہہ رہے ہیں ایک جگہ ہے جہاں دو پائے کی گاڑی کھڑی ہوئی ہے اس پر حضرت مہدیؑ کھڑے ہوئے ہیں اُن بہتے ہوئے لوگوں میں جو ہاتھ اور پاؤں ہلاتا ہے اس کو کھینچ کر زمین پر ڈالتے ہیں جب ہم مہدیؑ کے نزدک گئے تو ہم نے دیکھا کہ اس کے قریبی مقام میں ویسی ہی گاڑی ظاہر ہوئی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بھی اس پر سوار ہوجاؤ اور جو شخص ہاتھ اور پاؤں ہلاتے ہوئے آتا ہے اس کو باہر کھینچ کر ڈالو بندہ ایسا ہی کرنے لگا پس مہدیؑ کے نزدیک آکر یہ معاملہ عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ ندی دنیا ہے اُس میں جو لوگ ہیں وہ دنیا کے طالب ہیں بندۂ خدا عشق کے بغیر کس کو باہر لائے گا جیسا کہ مجھ سے فیض جاری ہے تم سے فیض جاری ہوگا بہت سے اشخاص تمہارے پسخوردے اور بیان کے سبب سے خدا کو پہنچیں گے جان کہ یہ بات بندگی میاںؓ کی صدیقیت پر کامل دلالت ہے۔نقل ہے ایک روز میاںؓ فرح میں معاملہ دیکھا کہ مہدیؑ کا وصال ہوگیا ہے جنازہ تیار کر کے رکھے ہیں تمام بھائیاں اٹھاتے ہیں اٹھانہیں سکتے بندہ علیحدہ کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اور دل میں آتا ہے اگر ہم کو فرمائیں تو ہم اکیلے مہدیؑ کے جنازہ کو اٹھالیں پس انہوں نے جنازہ زمین پر رکھا اور ہم سے کہا کہ تم اٹھاؤ ہم نے اپنے ایک ہاتھ سے ایک پایہ آسانی سے اٹھا کر چند قدم روانہ ہوئے یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ میراں جی بیٹھے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ میرے گلے میں ڈال کر میری ذات میں غائب ہوگئے ہیں حیراں ہوا کہ یاراں کہیں گے کہ تم نے مہدیؑ کو کیا کیا تو میں کیا کہوں پس اس معاملہ کو مہدیؑ کے حضور میں بیان کیا تو فرمایا کہ تم کو ظاہر و باطن بندہ کی ذات میں فنا ہے۔ہم اور تم ایک وجود ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں ہے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام میاں سید خوند میرؓ کے لقب کے عوض بھائی خوند میر فرماتے۔میاںؓ کو یقین ہوگیا کہ ہمارے آبا و اجداد سید نہ تھے جھوٹ کہلائے اگر سادات ہوتے تو حضرت صاحب الزماں خلیفۃ الرحمٰن ہم کو سید خوند میرؓ کہتے پس ایک روز حضرت مہدیؑ اجماع کے وقت کہ میاں حاجی محمد فرحی کا حجرہ تیار کر رہے تھے اُس اجماع میں خدائے تعالیٰ نے کھجور بھیجے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے مہاجروں کے منہ میں اپنے ہاتھ سے کھجور ڈالا اور کھلایا اُس اجماع میں میاںؓ کسی کام میں تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں سید خوند میرؓ سر اوپر کرو جو چیز کہ خدا دیا ہے کھاؤ پس میاںؓ نے سر اوپر کیا حضرت مہدیؑ نے سویت کا کھجور اپنے ہاتھ سے میاںؓ کے منہ میں ڈالا اس روز میاں کو یقین ہوا کہ ہم سچے سید ہیں جب سویت ہوئی تو میاں اپنی سویت سے شکر لاکر اپنے ہاتھ سے دیتے تھے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے کہا کہ کیا خوشی ہوئی ہے جو شیرنی سویت کر رہے ہو فرمایا آج حضرت مہدی علیہ السلام نے اجماع میں مجھے میاں سید خوند میرؓ کے نام سے پکارا یقین ہوا کہ میں سید ہوں اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے وہ شکر حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں لاکر دکھائی کہ میراں جی میاں سید خوند میرؓ شکر لاکر لوگوں کو عطا کئے اور خوش ہوئے کہ ہم سچے سید ہوگئے حضرت مہدیؑ کی زبان سے ہماری سیدی ظاہر ہوگئی۔ حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر فرمایا سچ ہے میاں سید

خوندمیر ار و احنا اجسادنا اجسادنا ار و احنا ہیں۔نقل ہے فرح میں گجرات سے بندگی میاںؓ آنے کے بعد مہدیؑ کی حیات چھے مہینے پندرہ دن ہوئی ان چھے مہینوں میں راتوں کو حضرت مہدیؑ بندگی میاںؓ کے حجرے میں گزارتے تھے جب دن کی نوبت کا وقت آتا تو میراں سید محمودؓ کے حجرے میں تمام دن گزارتے۔ایک دن بی بی بون جیؓ نے کہا ایسا کیسا ہوگیا کہ تمام دن خوندکار کے بیٹے لے لیتے ہیں اور تمام راتیں میاں سید خوندمیرؓ دوسری عورت کی طرح لے لئے ہیں ہم رات دن آرزو رکھتے ہیں کہ خوندکار کا دیدار دیکھیں حضرت مہدیؑ نے جواب دیا کہ ہمارے لئے رات دن گزرتے ہیں اور خدا کا فرمان ہوا کہ دونوں سیدوں کو چھ مہینے میں ہماری وحدانیت (الہ کی یکتائی) اور ہماری احدیت (ایک ہونے) کی ازل سے ابدتک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا تعلیم کر اس سبب سے یہ ماجرا ہے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ اپنے وجود شریف میں پہلے رنگ کی مشروعی قبا پہنے ہوئے تھے نکال کر میاںؓ کو پہنا دیا اور فرمایا کہ میاں سید خوندمیرؓ ولایت کے اسداللہ الغالب ہوگئے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یستنبطونہ (تحقیق کرتے اس کو جوان میں تحقیق کرنے والے ہیں میاں سید خوندمیرؓ ہیں۔نقل ہے ایک روز میاںؓ نے ملک حمادؓ کو گھوڑے پر سوار کر کے فرمایا کہ یہ بہت سرکشی کرتا ہے اس کو(کادا) گردش دو تا کہ اچھی چال چلنے لگے ملک حمادؓ گھوڑے کو دوڑایا میاںؓ چند اشخاص کے ساتھ کھڑے ہو کر دیکھتے تھے فرمایا کہ اب ملک حمادؓ گھوڑے کو اُس طرف لے جائیں پھر اس طرف سے اس طرف آئیں اس طرف سے اِس طرف آ کر اس پر سوار ہو کر تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر گردش دیکر یہاں آ کر اُتریں جیسا کہ میاںؓ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کوئی فرق نہ ہوا۔میاں سید عطنؓ نے پوچھا کہ میاںؓ نے جو کچھ فرمایا ویسا ہی ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا عجب ہے یہ کیا اور دوسرا جو کچھ ہمارا قول اور عمل ہے ہمارے رب جلیل کے حکم سے ہے ہمارے حرکات وسکنات معلومات خدا سے خارج نہیں ہیں۔نقل ہے میاں سید خوندمیرؓ کی دیانت داری کی کہ ایک آیت کا معنی آپؓ کو تحقیق نہ ہوا وہ آیت یہ ہے کہ پھر مرد نے عورت سے جماع کیا اس کو حمل رہا ہلکا سا حمل تو چلتی پھرتی رہی اس کو لئے ہوئے پھر جب بوجھل ہوگئی دونوں نے پکارا اپنے پروردگار کو کہ اگر تو ہم کو خنایت کرے بھلا چنگا تو ہم تیرا شکر کریں پھر جب اللہ نے عنایت کیا ان کو بھلا چنگا بچہ تو وہ بنانے لگے اللہ کے شریک اس کی دی ہوئی چیز میں''اِس آیت کے لئے مہدیؑ کی سماع سے شک تھا یقین کے ساتھ آپؓ کے سماع اشرف میں نہیں آیا تھا اس سبب سے دونمازوں عصر اور مغرب کے درمیان اس آیت کا بیان نہیں کیا پس ارواح مہدیؑ نے تعلیم فرمائی پس میاںؓ ظہر کے بعد بیان کے درمیان فرماتے تھے اور جمعہ کے دن بیان کے درمیان فرمایا لیکن عصر اور مغرب کے درمیان بیان نہیں کیا اور فرمایا کہ ہم کو استماعی اور استدلالی کہو اور تمام مسلمانی مہدیِ موعودؑ کی تصدیق ہے رات دن رب العالمین کی درگاہ میں دعا کرتے کہ یا اللہ مہدیِ موعودؑ کی تصدیق کما حقہ عطا کر۔نقل ہے بندگی میاںؓ کی شہادت کے بعد میاں فتح محمدؓ ابن ملک پیارا مہاجرؓ میاںؓ کی شہادت کے واقعات دریافت کرنے کے لئے عین الملک کے پاس پندرہ فقیروں کے ساتھ گئے اور مہدیؑ کی دعوت کی کہا کہ تو نے ہمارے مرشد کو شہید کیا ہم ان کے صدقہ خوار ہیں پس اس نے میاںؓ کی ذات کو گالی دی انہوں نے اس پر حملہ کیا اس کے لوگ حائل ہوئے شمشیر چل گئی میاں فتح محمدؓ اپنے پندرہ فقیروں کے ساتھ شہید ہوگئے ان کی صحبت اور تربیت بندگی میاںؓ سے ہے اور میاںؓ نے ان کو حکم کر کے علیحدہ رکھا تھا اور میاں فتح محمدؓ کا دائرہ جالور میں تھا۔نقل ہے جالور میں تمام مہاجرینؓ مہدی علیہ السلام ایک

جگہ تھے ایک دن بندگی میاںؒ نے بندگی میاں نعمتؓ، بندگی میاں شاہ نظامؓ، بندگی میاں شاہ دلاورؓ، بندگی میاں ملک جیؒ، اور نیز بعض مہاجروںؓ کے سامنے ایک گھاس کی کاڑی اپنے ہاتھ میں لے کر دکھائی یہ کیا ہے سب نے فرمایا کہ خاشاک ہے پھر مکرر فرمایا کہ غور سے دیکھو کہ کیا ہے۔ سب نے فرمایا کہ یہ خاشاک ہے پھر فرمایا کہ اس کو مہدیِ موعودؑ نے شاہ فرمایا ہے سب نے فرمایا کہ شاہ ہے پھر میاںؒ نے فرمایا کہ یہ خاشاک ہے شاہ کیسا ہوگا سب نے فرمایا کہ ہماری نظر میں خاشاک پڑے دھول پڑے ہمارے دیکھنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے وہ شاہ ہے۔ جو شخص مہدیؑ کے فرمان میں شک لائے یا تاویل کرے تو آنِ مہدیؑ سے نہ ہوگا۔ نقل ہے پھر میاں سید خوندمیرؓ نے ایک کنکرا اپنے ہاتھ میں لے کر اُن بزرگوں کے سامنے کر کے دکھایا (اور فرمایا کہ) دیکھو یہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا یہ کنکر ہے۔ سب نے کہا کہ کنکر ہے میاںؒ نے فرمایا کہ اس کو مہدیِ موعودؑ نے جواہر لا قیمت فرمایا ہے۔ تمام مہاجروںؓ نے جواب دیا کہ امنا وصدقنا پھر میاںؒ نے فرمایا اس کنکر کو کس طرح جواہر کہتے ہیں تو انہوں نے کہا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہے ہماری نظر میں کنکر دکھائی دیتا ہے جو کچھ حکم صاحبِ زماںؑ نے فرمایا وہ بے شک جواہر ہے اور حق ہے۔ نقل ہے ایک دن موضع جالور میں بندگی میاںؒ اور تمام مہاجرینؓ نماز ظہر کے بعد بیٹھے تھے فتح خاں بڑو جو بندگی میاں شاہ نظامؓ کا مرید تھا وہ وزیر تھا بیرم گاوں میں رہتا تھا آدمیوں کو بھیجوایا کہ نہر والہ سانچوری رادھن پور اور بیرم گاوں کے علماء آئے ہیں وہ خوندکار کی خدمت میں ذات مہدی علیہ السلام کی تحقیق کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہیں اور بحث کے لئے روانہ ہورہے ہین معلوم ہووے۔ آدمی خبر دیکر چلے گئے پس میاںؒ نے ان بزرگوں سے التماس کیا کہ بحث کی سند یہ ہے کہ تمام لوگ جواب نہ دیں مگر ایک ہی شخص سائل کو جواب دینے والا ہو اگر سائل پوچھے کہ تم نے کس طرح تحقیق کی کہ حضرت میراں سید محمد امام مہدیؑ ہیں تو پس جواب دینا چاہیئے لیکن ہمارے درمیان میاں شاہ نظامؓ فصیح اللسان ہیں لہذا میاں شاہ نظامؓ جواب کہیں لیکن کس دلیل سے جواب دیں گے میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا بندہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی حدیثوں سے جواب دے گا۔ میاںؒ نے فرمایا حق ہے وہ ایک حدیث پڑھے گا اور تم دو حدیث پڑھیں گے وہ دو حدیث پڑھیگا اور تم چار حدیث پڑھیں گے احادیث میں اختلاف بہت ہے حدیث سے قطعی بات ثابت نہ ہوگی میاںؒ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی طرف متوجہ ہوئے کہ آپ کس عبارت سے دلیل دیں گے شاہ نعمتؓ نے فرمایا بندہ ایک آیتِ قرآن اور ایک حدیث پڑھے گا اگر سمجھ جائے تو فبہا ورنہ شمشیر سے سمجھائے گا۔ میاںؒ نے فرمایا ہاں بندہ مصدق اور معتقد ہے بندہ کے لئے حجت پوری ہوئی وہ مدعی ہے ایک آیت اور ایک حدیث سے کس طرح سمجھے گا اور اس کی تفہیم ہوجائے گی اس کے بعد میاںؒ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ کس دلیل سے عبارت دیں گے شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ معلومات خدا سے جواب کہے گا۔ میاںؒ نے فرمایا کہ ہاں بندہ مصدق ومقلد ہے بندہ کے لئے حجت تمام ہے لیکن وہ مدعی ہے آپ کے معلومات کی حجت کس طرح قبول کرے گا اس کے بعد ملک جیؒ کی طرف متوجہ ہوئے میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ بندہ امام مہدیؑ کی ذات کو تمثیلات سے ثابت کرے گا میاںؒ نے فرمایا ہاں بندہ معتقد ومصدق ہے قائل ہے لیکن منکر اور مخالف قائل نہیں ہے اور قائل نہ ہوگا پس میاں ملک جیؒ نے فرمایا آپ کس دلیل سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کریں گے فرمایئے پس میاںؒ نے فرمایا اگر بھائیاں حکم کریں تو میں کہتا ہوں پس تمام صحابہؓ نے فرمایا کہ ہماری خوشی ہے آپ فرمائیں پس میاںؒ نے فرمایا کہ ہمارے خوندکار (امام مہدیِ موعود

) کے صدقے سے تمام قرآن سے ہر ایک حرف سے الف سے س (الحمد سے والناس) تک مہدیؑ کی ذات کو صحت کے ساتھ ثابت کروں گا پس تمام اصحابؓ نے آپؓ سے بیعت کی اور کہا جس کی یہ حجت ہے وہ ہمارے درمیان بزرگ ہے۔نقل ہے جالور کے سامنے ایک اونچی زمین ہے اوراس پر سفید رنگ کے چوپائے چر رہے تھے اور بیرم گاوں کا راستہ اسی اونچی زمین پر تھا لوگوں نے دائرہ کے بھائیوں سے کہا کہ وہ سفید رنگ جو ہم دیکھ رہے ہیں اغلب یہ ہے کہ عاملاں آرہے ہیں۔ میاںؓ نے فرمایا نہیں جی کوئی شخص نہیں آئے گا لیکن اس میں خدا کا مقصود یہ تھا کہ ماجرا گزر گیا آخر کوئی شخص نہیں آیا۔نقل ہے ایک دن رادھن پور میں میاں یوسفؓ مہاجر اعتماد خانی کے نماز جنازے کے لئے تمام مہاجرانِ مہدیؑ جمع ہوئے تھے اور واضح ہو کہ میاں یوسفؓ مہاجر دو ہیں ایک اعتماد خانی جنھوں نے بندگی میاںؓ کے حضور میں رادھن پور میں رحلت فرمائی اور دوسرے میاں یوسفؓ خاوند خانی بارہ اصحاب مبشر میں ہیں یہ احمد آباد میں حوض پر مدفون ہیں تیسرے میاں یوسفؓ سہیت ہیں جو حضرت مہدیؑ کے حضور میں نگر ٹھٹھ میں انتقال فرمائے اور احمد شہ قدن بھی وہاں اپنے دائرہ کے برادروں کے ستھ حاضر ہوا تھا لیکن جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو احمد شہ قدن امامت کے لئے امام بن کر کھڑا رہا کہ یکا یک میاںؓ کی نظر اِس پر پڑی آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا تم مخلصوں کی جماعت میں نماز کی امامت کے لایق نہیں ہیں اور (میاںؓ نے) خود آگے برھ کر امامت کی۔نقل ہے ایک دن بندگی میاںؓ نماز عصر سے پہلے صف پر بیٹھے ہوئے تھے کہ حق کا ظہور ہوا حکم آیا اے سید خوندمیرؓ تو اپنا سر مجھے دے آپؓ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ تیرا بندہ سید خوندمیر حاضر ہے اوراس کا سر بھی تیرے حوالے ہے اور سر آگے کر کے جھک گئے (تو اللہ تعالیٰ نے) قبضہ ٔ قدرت کے ہاتھ سے تن سے سر جدا کر کے قبول فرمالیا پس آپؓ نے بغیر سر کے نماز عصر ادا کی مغرب کے بعد پھر قبضہ ٔ قدرت کے ہاتھ سے سر تن پر رکھا گیا۔آپؓ نے التماس کیا یا اللہ کس لئے تو نے سر واپس کر دیا اور کس لئے قبول نہیں کیا بہتر ہوتا کہ حاکم مہدیؑ کے حضور میں سرفراز ہوجاتا۔حکم (حکم خدا) ہوا اے سید خوندمیر رنجیدہ مت ہو یہ تیرا سر ہماری امانت ہے تیری ذات پر میں نے رکھا ہے جس وقت میں چاہوں گا ہمارا سر ہم کو دے۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے میاں سید خوندمیرؓ یہ کیا معاملہ تھا۔میاںؓ نے کہا خوندکار پر سب عیاں ہے پس مہدیؑ نے فرمایا تم خود اپنی زبان سے کہو تا کہ اجماع گواہ ہوجائے پس میاںؓ نے ماجرا اندکور بیان کیا پس حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں حق ہے اسی طرح ہوگا چنانچہ بندہ کو حکم ہوا کہ اے سید محمدؐ ہم نے تجھ کو مہدیِ موعودؑ کیا ہے دعویٰ کر اور خلق سے خوف نہ کر آگاہ ہوجا کہ حکم الٰہی جاری ہو چکا ہے پس اگر تو صبر کرے گا تو تجھے اجر دیا جائے گا اور اگر تو صبر نہ کرے گا تو چھوڑ دیا جائے گا۔حکم ہوا تھا ایسا ہی تم پر ہوگا۔اگر تم صبر کروگے تو تم کو اجر ملے گا اور اگم تم صبر نہ کروگے تو تم چھوڑ دیئے جاؤ گے۔نقل ہے مبارز الملک ملک برخوردار کے بھائی تھے ان کی برادری کی نسبت یہ تھی کہ وہ ملک برخوردار کی ماں کے بھانجے تھے (ملک برخوردار کے خلیرے بھائی) اور بندگی میاںؓ مبارز الملک کے بھانجے تھے مبارز الملک نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کر لی اور احمد شہ قدن سے تربیت ہوئے تھے پس جس روز کہ احمد شہ قدن کا ہاتھ میاں سید خوندمیرؓ نے پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ مخلصوں میں منافق امامت کا سزاوار نہیں ہے۔مبارز الملک نے اپنے پیر کا یہ حال دیکھا تو اسی مجلس میں از سر نو بندگی میاں سے تربیت ہوگئے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد سب کے سب میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ میں آکر رہ گئے تھے ایک

مدت ہوگئی جب ثانیِ مہدیؑ کی صاحبزادی کی عمر چودہ سال کی ہوئی آپؓ کا نام بی بی خونزا گوہر تھا بندگی میاں نظامؓ کے صاحبزادے میاں عبداللطیف سے آپؓ کی شادی ہوئی ایک مدت گزر گئی میاں عبداللطیف بی بی پر قادر نہ ہوئے بی بی کدبانو کسی قدر رنجیدہ ہوئے اور شاہ نظامؓ نے خود دروازہ پر آ کر فرمایا کہ عبداللطیف نامحرم ہے اندر آنے نہ دو دین میں جائز ہے کہ قطع تعلق کرا کر دوسرے سے نکاح کر دیں۔ بی بی کدبانوؓ نے منع فرمایا لیکن دل میں شکر نجی پیدا ہوگئی اس کے بعد مہدی علیہ السلام کے اہل بیت نے بندگی میاںؓ کو کہلایا کہ اگر تم ہم کو اپنے نزدیک لے جاؤ گے تو ہم آئیں گے پس میاںؓ۔ بہلیاں اور چھکڑے لے کر خود آئے اور امام مہدی علیہ السلام کی اولاد کو کھانبیل لے گئے اور قتال کے وقت حضرت مہدیؑ کے تمام اہل بیت کو اور تمام مہاجروں کو رخصت کر کے پٹن پہنچا دیئے انہوں نے بہت عاجزی اورزاری کر کے کہا کہ ہم کو قتال کی رحمت سے کیوں روکتے ہیں تو میاںؓ نے فرمایا اگر میں تمام اہل بیت اور مہاجرین کو مع اہل وعیال کے ہلاک کر دوں گا تو مہدیؑ کے سامنے کیا کہوں گا قُتلوا وقَتلوا جو مہدیؑ نے بندہ کے لئے فرمایا تھا بندہ سے ہوگا اُس میں ان میں سے کوئی ایک بھی شریک نہیں ہے اور نہ شریک ہوگا اور اگر یہ لوگ شریک بھی ہو جائیں تو جانو خالص میرے لئے مجھ پر امر قتال کو حوالے کر دیں گے۔ جب سب جدا ہوے اور شہر نہر والہ پہنچے تو اس کے بعد میاںؓ کا قتال ہوا اور ایک مہاجرؓ مسمی میاں خواجہ ہرگز (نہر والہ) نہیں گئے اور جنگ کے وقت ایک آدمی سے گھوڑا جبراً لے کر اُس پر سوار ہو کر ہمراہ ہوگئے میاںؓ نے فرمایا کہ اگر تم آئے تو کیا ہوا اگر تم کو کچھ ضرر پہنچے تو تم جانو کہ قتال کا حکم خالص ہمارے لئے نہیں ہے آخر کار ویسا ہی ہوا (جنگ کے وقت) ملعونوں کے پورے لشکر میں پھرے نہ کسی کو قتل کر سکے اور نہ خود زخمی ہوئے۔نقل ہے ایک روز بندگی میاںؓ نے نماز عصر سے پہلے برادروں کو کھانا کھلایا تھا کہ موذن نے اذاں دی برادروں نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا بندگی میاںؓ نے فرمایا وقت بہ تہے اچھی طرح سے کھاؤ کیونکہ تمہارا کھانا مقبول عبادت ہے۔نقل ہے ایک روز ملک فخرالدین اپنے گاوں سے کھانا گاڑیوں پر رکھ کر نماز عصر کے قریب وقت میں لائے بندگی میاںؓ نے نماز عصر پڑھی اور فرمایا بھائیو! جاؤ کہ خدا نے کھانا بھیجا ہے اور دور سے آیا ہے تناول کرو کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا عصر اور مغرب کے درمیان کھانا کھلایا اور فرمایا کہ آج قرآن کا بیان یہی ہے۔نقل ہے ایک روز کھانبیل میں میاں سید نجیؓ دائرہ کے سامنے تنہا کھیل رہے تھے کہ میاں دولت شاہ نے ہاتھ پکڑ کر بندگی میاںؓ کے سامنے لایا اور کہا کہ میاں جی یہ تنہا سر راہ کھیل رہے تھے ہم لائے ہیں کہ مبادا کوئی شخص ان کو اٹھا کر لے جائے۔میاںؓ گود میں لئے اور پوچھا سید نجی سچ کہو کہ تم وہاں اکیلے تھے یا دوسرا کوئی بھی تھا سید نجی نے کہا ایک تو میں تھا اور دوسرا خدا میرے ساتھ کھیل رہا تھا پس میاں نے فرمایا بھائیو! آج کے دن کے بعد سے پھر کوئی شخص سید نجی کو تکلیف نہ دے کہ خدا اس کے ساتھ ہمیشہ کھیل میں شریک ہے اور ہمنشین ہے۔نقل ہے ایک دن بی بی عائشہؓ بڑیاں بنا کر دھوپ میں رکھے تھے۔ بڑیوں کے پاس بائی بھولی کو جس کی عمر گیارہ سال تھی بٹھا دیئے کہ ایسا نہ ہو کہ کوے لے جائیں۔ وہ بیٹھی ہوئی تھی اور پسینہ کے قطرے اُس سے ٹپک رہے تھے یکایک بندگی میاںؓ باہر سے آئے اور بائی بھولی کو گود میں لے کر گھر میں لائے اور اپنی صاحبزادی بی بی رقیہ کا بازو پکڑ کر ان بڑیوں کے پاس بٹھا دیئے جب بی بی عائشہؓ نے دیکھا واہ، واہ کہتے ہوئے دوڑے۔ میاںؓ ہاتھ پکڑ کر فرمایا جتنی دیر بائی بھولی بیٹھی تھی اتنی دیر ان کو بیٹھنے دو تا کہ قرآن کے خلاف نہ ہو اور آیت شریف هـذا و ما ملك الخ یا وہ جن کے مالک ہوئے تمہارے

ہاتھ یہ بات زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم ظلم نہ کرو۔ پڑھی اور خود بی بی رقیہ کے نزدیک کھڑے ہوگئے کہ پسینہ کے قطرے ٹپکتے تھے اُس وقت بی بی رقیہ کو گھر میں لائے۔نقل ہے کبھی کبھی بندگی میاںؓ نے عصر و مغرب کے درمیان بچوں کو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھایا اور بیان نہیں فرمایا اور فرمایا آج کے دن بیان یہی ہے۔نقل ہے چودھویں رات کو کھانبیل میں بندگی میاں سید جلالؓ کو ایک طرف اور میاں سید شہاب الدینؓ کو ایک طرف کھڑا کئے اور برادروں کو دو نصف کرکے ہر دو طرف کھڑے کئے اور رسی اپنے ہاتھ سے درست کر کے دیئے اور حکم فرمایا کہ کبڈی کھیلو کیونکہ معلوم ہو جاتا ہے تمہاری جانبازی جو مقتل میں ہوگی کس طرح اپنے درمیان کفار کے ساتھ کروگے اور خود علیحدہ بیٹھ کر دیکھتے تھے پس یہ لوگ آدھی رات تک کھیلتے تھے اس کے بعد میاںؓ نے تمام لوگوں کو حلوا کھلایا اس کے بعد نوبت والے (باری باری سے ذکر الٰہی میں بیٹھنے والے) اپنی نوبت کے درمیان بیٹھ گئے۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں سید نجیؓ اپنے گھر کے صحن کے سامنے زوال کے وقت اپنی دیوار کے سایہ کے نیچے ریت سے کھیل رہے تھے اور خاک کے تودے بنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ہمارے باپ کے سر کو کاٹو اور سید جلال کے سر کو کاٹو اور یہ میاں سید عطن کے سر کو کاٹو اور یہ میاں ملک جی کے سر کو کاٹو اور یہ میرے باپ کی قبر ہے اور یہ میرے بھائی کی قبر ہے اور یہ قبر اُس کی ہے اور یہ قبر اس کی ہے کہ بی بی عائشہؓ عرف اچھے صاحبہ نے سنا اور کہا کہ اے بچے تجھے کیا ہو گیا ہے کہ زبان سے بدفالی کر رہا ہے یکا یک میاںؓ آئے اور فرمایا کہ کیوں اُس پر خفا ہوے جو کچھ لوح محفوظ میں دیکھتا کہتا ہے اور جیسا کہتا ہے ویسا ہی ہوگا۔نقل ہے بی بی فاطمہؓ بنت امام مہدیؑ بندگی میاںؓ کے حضور میں کھانبیل میں رحلت فرمائیں اور میاں سید نجیؓ کو چھوڑیں پس ایک دن بندگی میاںؓ نے مادہ خاں چڑیا کو پکڑ کر چھپا رکھا دیکھا کہ وہ نر چڑیا دوسری مادہ چڑیا کو لایا اور اس مادہ چڑیا نے گھر میں آکر دیکھا کہ بچہ ہے باہر جا کر گھوکر والا کر اس بچہ کے منھ میں دیا پس وہ بچہ گرا اور مر گیا۔ بندگی میاںؓ نے اس مادہ چڑیا کو جو اپنے پاس تھی چھوڑ دیا اس کے بعد بی بی عائشہؓ کو اور دوسرے تمام فرزندوں کو دکھایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ سید نجی تم تمام لوگوں کے درمیان تنہا ہے ایسا نہ ہو کہ تم سے اس کی خدمت اور احترام میں کوئی کوتاہی ہو آخر کار سب رونے لگے اور بندگی میاں سید محمودؓ کے قدموں کو اپنی آنکھوں سے ملتے تھے اور سب کے سب میاںؓ کے قتال کے بعد میاںؓ کی جگہ حاضر سمجھتے تھے۔ ہمارے بزرگان بندگی میاں سید نجیؓ کے متعلق خاتم المرشد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔نقل ہے بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی کہ حضرت مہدیؑ کی صحبت میں آئے پانچ سال صحبت میں رہے امام مہدیؑ کی وفات کے بعد بیس سال زندہ رہے ترتالیس سال کی عمر میں غایت سفیدی کی وجہ سے ریش مبارک زرد ہوگئی تھی۔نقل ہے کہ میاںؓ کا کار خیر مہدیؑ کی رحلت کے دو سال بعد بی بی عائشہؓ سے ہوا تھا بی بی بندگی میاںؓ کی خالہ بی بی خدیجہ کی صاحبزادی تھیں اور یہ پانچ۔بہنیں تھیں اور یہ بہنیں ملک برخوردار، ملک الہداد، ملک حماد اور ملک شرف الدین کی تھیں ایک بہن بندگی میاںؓ کے گھر میں تھیں ایک بہن بی بی امتہ اللہ عرف بوا تاج کو میاں سید موسیٰ سے عقد کر دیئے اور بی بی خدیجہ کو حمید خاں سے عقد کر دیئے۔ بی بی خدیجہ بیوہ ہو کر تصدیق کر کے بندگی میاںؓ کے دائرہ میں اپنی لڑکی (بی بی عائشہ) کے ساتھ آئیں اس کے بعد بندگی میاںؓ نے ان کی لڑکی سے عقد کیا کچھ پونجی رکھتی تھیں۔ بندگی میاںؓ کے حضور میں پیش کر دیں۔نقل ہے بی بی خدیجہ ہر وقت اللہ سے دعا کرتی تھیں کہ اللہ میری لڑکی کو فرزند ہونے تک مجھے زندہ رکھ اس کے بعد مجھ کو دنیا سے اٹھالے جب فرزند

میاں سید جلالؓ پیدا ہوئے تو چھ مہینے کے بعد بی بی خدیجہ رحلت فرمائیں۔نقل ہے جب ملک شرف الدین ترک دنیا کر کے آئے تو اپنے ہمراہ ساٹھ گھوڑوں کا منصب رکھتے تھے خدا کی راہ میں دیدئے میاںؓ نے گھوڑوں کی حفاظت کی جب قتال کا وقت قریب آیا تو میاںؓ کی سواری کے لئے اچھا بڑا گھوڑا تھا آپؓ نے خبر سنی کہ ایک سوداگر نقد دو ہزار روپیوں میں گھوڑا خریدا تھا لیکن وہ گھوڑا تمام بری خصلتوں کو ظاہر کیا تھا جو شخص کہ دیکھتا چلے جاتا لیکن خرید نہ کرتا سوداگر عاجز ہو کر اس کے اطراف دیوار بنادیا اور اس کو دیوار پر سے پانی اور گھاس ڈالتا جو شخص اس کے نزدیک جاتا تو کاٹتا پس بندگی میاںؓ خود اُس گھوڑے کے نزدیک گئے اور اس کو دیکھا اور اس سوداگر سے کہا کہ یہ گھوڑا تو اب تیرے کام کا نرہا اگر تو مجھ کو دیتا ہے تو میں اِس کو قبول کرتا ہوں اس نے کہا لے جاؤ اور جو کچھ خدا دے دیدو پس میاںؓ نے پچاس روپے اُس کے پاس بھیجا اُس نے خوش ہو کر ان روپیوں کو لے لیا پس بندگی میاںؓ نے اس کے اطراف کی دیوار نکال دی اور اپنا ہاتھ اس کے سر اور آنکھ پر پھیرا گھوڑا غریب ہو گیا اس کے بعد ملک حمادؓ کو گھوڑے پر سوار کر کے کھانبیل آئے اور وہ سوداگر حیران ہو کر دیکھ رہا تھا اور افسوس کا ہاتھ کاٹتا تھا اور وہ گھوڑا ابھم ودھم یعنی پنچ کلیانی تھا جو حدیث میں آیا ہے اس قسم کا تھا گھوڑے کا رنگ سرخ اور اس کے چاروں پاؤں اور پیشانی سفید تھی۔میاںؓ جہاد میں اس پر سوار تھے اول وہ گھوڑا شہید ہوا بعد میاں سید خوند میرؓ شہید ہوئے کافروں نے نو حضرات کا سر مبارک تن سے جدا کیا یعنی بندگی میاںؓ کا سر میاں سید جلالؓ کا سر میاں سید عطنؓ کا سر بندگی میاںؓ کے داماد میاں ملک جیؓ کا سر ملک حمادؓ کا سر ملک شرف الدینؓ کا سر و بندگی میاںؓ کے داماد ملک اسمٰعیلؓ بن ملک حمادؓ کا سر ملک یعقوبؓ کا سر اور ملک اسمٰعیلؓ کا کرنجی کے سروں کو شہر چاپانیر میں سلطان مظفر پادشاہ کے پاس لے گئے۔راستہ میں ان کے سر ہائے مبارک کا پوست نکال کر اس میں (صفحہ ۴۵ سطر ۱ ؟؟؟) بھر دیا۔سر ہائے شریف کی ہڈیاں پٹن میں چھوڑیں جسمہائے مبارک کا روضہ سدراسن میں ہے سر ہائے مبارک کا روضہ پٹن میں ہے پوست ہائے مبارک کا روضہ چاپانیر میں ڈونگرے کے سایہ کے نیچے ہے لیکن اس کا نشان باقی نہیں کوئی نہیں جانتا یہ مقبرۂ معظم ہے۔نقل ہے بندگی میاںؓ کی کرسی یہ ہے کہ سید خوند میرؓ بن سید موسیٰ بن خوند میر بن سید جلال بن سید خوند سعید بن سید عبداللہ بن سید عبدالقادر بن سید عیسیٰ بن سید احمد بن سید حیدر بن سید نجم الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظمؓ بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔نقل ہے بندگی میاںؓ کی اولاد اول آخر اس تفصیل سے ہے آپ کے والد سید موسیٰ ہیں اور آپؓ کی والدہ بواتاج بنت ملک مودود تھیں۔دو فرزند اور دو دختر ہوئے ایک بندگی میاںؓ اور دوسرے میاں سید عطنؓ تیسرے بوامنا اور چوتھے خونزا بوا لیکن بوامنا کو ملک پیارا میٹھا کے نکاح میں دئے تھے اور خونزا بوا کو ملک احمد خچاق کے نکاح میں دئے تھے اور بندگی میاںؓ کی دو بی بیاں تھیں پہلی بی بی خود آپ کی خالہ کی لڑکی بی بی عائشہؓ عرف اچھے صاحبہ بی بی تھیں دوسری بی بی کا نام بی بی فاطمہؓ مثل فاطمہ الزہرا نور السماء امام مہدیِ موعودؑ کی صاحبزادی تھیں لیکن بندگی میاںؓ کے فرزندان بی بی عائشہؓ سے اول میاں سید جلالؓ جو اٹھارہ سال کی عمر میں بندگی میاںؓ کے ساتھ شہید ہوئے دوسرے میاں سید شہاب الدینؓ تیسرے میاں سید احمدؓ چوتھے میاں سید قادنؓ پانچویں میاں سید خدا بخشؓ چھٹے میاں سید شریفؓ تھے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں بوافاطمہؓ خونزا ملکؓ، بواہدنؓ اور بوا امتہ العزیز، بوافاطمہ کو میاں ملک جیؓ مہری صاحب دیوان مہری کے نکاح میں

دیئے تھے جومہدی علیہ السلام کی رحلت سے پہلے تیرہ سال کے فرح میں تھے اورحضرت مہدیؑ سے تربیت ہوئے تھے بوار قیہؓ کومیاں سید یعقوبؓ بن میراں سید محمودؓ کے نکاح میں دئے تھے خونزا ملک کو ملک اسمٰعیل بن ملک حماد کے نکاح میں دئے تھے بواہدن کوملک اسمٰعیل کا کرنجی کے نکاح میں دئے تھے اور بوا امتہ العزیز کومیاں سید حسین بن میاں سید عطنؓ کے نکاح میں دئے تھے اورمیاں سید شہاب الدینؓ کے فرزندان سید جلالؓ میاں سید ولی میاں سید یحیٰ میاں سید عیسیٰ اورمیاں سید خوند سعید ہیں اورمیاں سید احمد کوایک صاحبزادے اورایک صاحبزادی ہوئی صاحبزادے کا نام میاں سید مصطفےٰ ہے میاں سید شہاب الدینؓ کی صحبت میں تھے اورنواب خیروی کوقتل کئے اور خودشہادت پائے اورصاحبزادی کا نام بواملکان تھا ملک صالح جی کے نکاح میں دئے اورمیاں سید قادن کوایک صاحبزادے ہوئے جن کا نام میاں سید جی رکھے تھے اورمیاں سید خدا بخش کواولا نہیں ہوئی اورمیاں سید شریف تشریف اللہ صاحبؓ کوتین صاحبزادے اوردو صاحبزادیاں ہوئیں میاں سید سعد اللہؒ میاں سید لطیفؒ اورمیاں سید عبدالوہابؒ۔ بوارقیہؒ اور بوا امتہ الکریمؒ ہوئے اورحضرۃ بی بی فاطمہؓ کی اولاد اوّل میاں سید محمود عرف میاں سید نجیؓ تھے تین سال کے بعد دوسرے صاحبزادے ہوئے جن کا نام میاں سید احمد تھا جو چھے مہینے کے ہوکر وفات پائے اورمیاں سید محمودؓ جن کو ہم خاتم المرشدین کے لقب سے پکارتے ہیں آپؓ کے فرزنداں یہ ہیں پہلے میاں سید مبارکؒ جو چودہ سال کے ہوئے تھے باڑی وال کے قرابتداروں میں نسبت ہوئی تھی شادی کی تیاری میں تھے کہ ایک بہن دائرہ کی جس کا نام بی بی ہبرا تھا ڈاکن تھی میاں سید مبارک کے جگر کو پکڑ لی اس کے سبب سے رحلت پائے دوسرے میاں سید علیؒ تیسرے میاں سید ابراہیمؒ چوتھے میاں سید عثمانؒ پانچویں میاں سید نور محمدؒ چھٹے میاں سید میراں اورایک صاحبزادی جن کا نام بوا ملکؒ تھا میاں سید علیؒ کی پیٹھ پر ہوئے تھے جن کا عرف بواصاحبہ بی تھا جو میاں سید یوسفؒ بن بندگی میاں سید یعقوب حسنِ ولایتؓ کے نکاح میں دیئے تھے دوسرے آجے بی بی جن کو بندگی ملک شرف الدین بن ملک حماد کے نکاح میں دیئے تھے لیکن گنج شہیدوں کے اسماء مبارک جواس بندہ کو پہنچے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے کہ اوّل بتاریخ ۱۲؍شوال چہارشنبہ کے دن موضع کھانبیل میں شہید ہوئے۔

وہ یہ ہیں:۔

(۱) میاں سید یعقوب داماد قاضی خاں

(۲) میاں شاہ جی داسیجی

(۳) میاں تاجن ساکن اسادل

(۴) میاں تاج الدین جالوری

(۵) میاں حسام الدین پٹنی

(۶) میاں قطب الدین بن رفیع الدین

(۷) میاں کالا ابن یوسفؓ برادر میاں ولی جی مصنف انصاف نامہ

(۸) میاں پیر محمد ابن میاں عطا

(۹) میاں پیر محمد ملتانی

(۱۰) میاں حسام الدین ماژندرانی

(۱۱) میاں احمد بن شمن (شمس الدین)

(۱۲) میاں قاسم بن شمن

(۱۳) میاں محمود بنگالی

(۱۴) میاں محمود مہر تراش

(۱۵) میان خاں کمانگر

(۱۶) میاں سلیمان جالوری

(۱۷) میاں حاجی سلیمان سندھی

(۱۸) میاں بہاء الدین ہندوستانی

(۱۹) میاں حسن ابن میاں بھائی مہاجرؓ

(۲۰) میاں بھائی منگلوری

(۲۱) میاں بڑاابن یوسف (دختر اول) میاں شیخ جی شیاہ (خاتم سلیمانی)

(۲۳) میاں سیدھن ہندوستانی (سعدالدین)

(۲۴) میاں ابراہیم ہندوستانی

(۲۵) میاں یوسف برادر میاں علی

(۲۶) میاں بڈھو

(۲۷) میاں لاڑ ساکن ڈبھوی

(۲۸) میاں حسان مزین جالوری

(۲۹) میاں آدھن (سعادت اللہ)

(۳۰) میاں چھتہ بلوچ (شہ تاج)

(۳۱) میاں پیر جی جمشید

(۳۲) میاں شمس الدین ہندوستانی

(۳۳) میاں کمال الدین ہندوستانی

(۳۴) میاں علاء الدین دلوانی

(۳۵) میاں ابراہیم بن راجن

(۳۶) میاں حسن بن فیروز

(۳۷) میاں حسن بن علی

(۳۸) میاں جمال الدین ہندوستانی

(۳۹) میاں ملک جی داسیجی

(۴۰) میاں عبداللہ ملتانی

(۴۱) میاں ابراہیم تمانی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

اس کے بعد ماہ شوال کی ۱۴؍تاریخ جمعہ کے روز جو حضرات شہادت پائے ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ

(۲) بندگی میاں سید جلال الدین ابن حضرت صدیقِ ولایتؓ

(۳) بندگی میاں سید عطن برادر حضرت صدیقِ ولایتؓ

(۴) بندگی ملک حماد ابن ملک احمدؓ

(۵) بندگی میاں سید خانجی ابن سیر عمراز اولاد حضرت سید محمد گیسودرازؒ

(۶) بندگی میاں خواجہ ملک جی مہریؔ ابن خواجہ ظہؓ

(۷) بندگی ملک اسمٰعیل کاکریجی داماد حضرت صدیقِ ولایتؓ

(۸) بندگی ملک یعقوب ابن ملک حسنؓ

(۹) بندگی ملک گوہر شہ پولادیؓ

(۱۰) بندگی ملک شرف الدین بن ملک محمدؓ

(۱۱) بندگی ملک میاں جی بیانوی ابن ملک میراں جی خسر حضرت صدیقِ ولایتؓ

(۱۲) میاں ابراہیم خاں ولد سکندر خاں

(۱۳) میاں ملک میراں جی ابن ملک بخن باڑیوالؓ

(۱۴) میاں سید جلال دابجیؓ

(۱۵) میاں اسمٰعیل دابجیؓ[

(۱۶) میاں سید شہاب الدین ابن قطب الدینؓ

(۱۷) میاں رحمت اللہ بن میاں دولتؓ

(۱۸) میاں بخن ساکن سارساؒ

(۱۹) میاں محمود شہ ساکن سارساؒ

(۲۰) میاں چاند سانچوریؒ

(۲۱) میاں یوسف بن میاں احمدؒ

(۲۲) میاں یوسف النگاؒ (لنگھا)

(۲۳) میاں سلطان شہ جالوریؒ

(۲۴) میاں فیروز شاہ جالوریؒ

(۲۵) میاں معین الدینؒ

(۲۶) میاں نظام الدینؒ

(۲۷) میاں تاجن خرّادؒ

(۲۸) میاں عمرؒ

(۲۹) میاں جلال بن مچھنؒ

(۳۰) میاں شمنؒ

(۳۱) میاں خاجی ابن میاں طاہرؒ

(۳۲) میاں عبداللہ سندھیؒ

(۳۳) میاں خانؒ

(۳۴) میاں کبیر کھنباتیؒ

(۳۵) میاں شیخ حمید ابن قاضی خانؒ

(۳۶) میاں سدھو امامؒ

(۳۷) میاں علی معلمؒ

(۳۸) قاسم برادر میاں احمدؒ

(۳۹) میاں احمد شہ سرکھیجیؒ

(۴۰) میاں سیدہی بلالؒ

(۴۱) میاں سید یعقوبؒ

(۴۲) میاں عالم خراسانیؒ

(۴۳) میاں حاجی محمد خراسانیؓ

(۴۴) میاں ابوملتانیؓ

(۴۵) میاں اسحاقؓ

(۴۶) میاں زین الدینؓ

(۴۷) میاں علاءالدینؓ

(۴۸) میاں بخشوؓ

(۴۹) میاں بخشو برادر میاں یوسف مہاجرؓ

(۵۰) میاں ابراہیم داماد خاں کمان گرؓ

(۵۱) میاں پیر جیؓ

(۵۲) میاں نظام بن محمدؓ

(۵۳) میاں شیخ جیو کھنباتیؓ

(۵۴) میاں مچھن پٹنیؓ

(۵۵) میاں میرن پٹنیؓ

قاضی شہ تاجؒ بندگی میاں کے وصال کی تاریخ ظل فرمائی ہے

نقل ہے حضرت بندگی میاں سید خوند میرؓ نے کھانبیل کے شہیدوں کے حق میں یہ آیت فرمائی ہے وہ لوگ جو ہجرت کئے اور باہر کئے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور قتل کئے اور قتل ہوئے اور ان ہی شہیدوں کے حق میں یہ آیت بھی فرمائی ضرور میں دور کردوں گا ان سے ان کے گناہ اور ضرور ان کو داخل کروں گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے بدرولایت کے شہیدوں کے حق میں یہ آیت ثابت ہوئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

فضائل ثالثہ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول محمدؐ اور آپؐ کی آل واصحابؓ تمام پر حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ بندہ نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے حق میں جو کچھ نقلیات بشارتیں خوارق عادات اخلاق حسنہ اور منقبتیں سنی ہیں اپنے حوصلہ کے موافق جمع کیا ہے۔نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ ملک بڑے کے فرزند تھے اور ملک بڑے سلطان محمود بیگڑہ کے وزیراعظم تھے ان کی وفات ہوگئی اس کے بعد بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو دربار میں لے گئے وزارت عظمیٰ کا عہدہ آپؓ کو دیا گیا آپؓ قوم بنمانی صدیق پاک کے شیخ زادے سے تھے لیکن شر پیدا کیا تھا ایک دفعہ گجرات کے سات اکابرین کو قتل کیا پس پادشاہ کو یقین ہوگیا کہ یہ وزارت عظمیٰ کے لائق نہیں (وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے ہٹا کر) کچھ وجہ معاش مقرر کردی پس اسی پر خود بسری کرتے تھے کہ یکا یک ایک جٹ نام حبشی کو قتل کردیا اس کے باپ نے بادشاہ کے پاس دادخواہی کی بادشاہ نے اعتماد خاں کو مقرر کیا کہ ملک بڑے کے لڑکے کا سر کاٹ کر حاضر کیا جائے جب یہ خبر بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو پہنچی تو پینتالیس (۴۵) سواروں کو اپنے ساتھ لے کر سانبھرمتی کے کنارے سے فرار ہوگئے اور اعتماد خاں برابر تعاقب کررہا تھا جب سانتیج کے قریب پہنچے جس کا دوسرا نام رکن پور تھا کہتے ہیں کہ شاہ نعمتؓ نے یکا یک اذاں کی آواز سنی اور اپنے رفیقوں سے کہا کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا ہے ٹھیر جاؤ کہ ایک بار ہم نماز پڑھ لیں رفیقوں نے کہا کہ کیا آپ کی عقل کھوئی گئی ہے اعتماد خاں تو ایک ہزار مسلح سواروں کے ساتھ ہم کو قتل کرنے کے لئے آرہا ہے اگر ہم تھوڑی دیر بھی ٹھیر جائیں تو ہمارے سر دھڑ سے اتارے گا اور کوئی شخص زندہ نہ بچے گا سب کے سب قتل کئے جائیں گے پس اذاں کی آواز کا اثر میاں نعمتؓ کے دل میں اس قدر گہرا ہوا تھا کہ یکا یک گھوڑے سے کود پڑے اور اس کو ایک درخت سے باندھ کر باولی پر آئے وضو کرنے لگے اتنے میں تعاقب کنندہ فوج کا دستہ آملا یا فوجی لوگوں نے کہا کہ یہ سوار (جو وضو کررہا ہے) ان ہی غنیموں میں سے ہے دوسروں نے کہا اگر یہ ہمارے دشمنوں میں سے ہوتا تو نہ ٹھیرتا اُن میں سے چند سواروں نے آپؓ کے نزدیک آکر دیکھا چونکہ گھوڑے کا اور شاہ نعمتؓ کا رنگ اور لباس بدلا ہوا تھا پہچان نہ سکے دیکھ کر واپس ہوگئے اور ان سواروں کے تعاقب میں گئے (جو حضرت شاہ نعمتؓ کے ساتھ تھے) انہوں نے اِن سواروں کو قتل اور تہ تیغ کرکے ان میں سے شاہ نعمتؓ کے بھانجے میاں ابومحمد کا سر اس گمان سے کہ وہ شاہ نعمتؓ کا سر ہے اپنے ساتھ لے گئے پس بندگی میاں شاہ نعمتؓ جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ یہ اذاں کس نے کہی وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ایک جماعت ہے اس جماعت کے سردار ایک سید ہیں کہ ان کو بادشاہ چاپانیر کا حکم ہوا حاکم کو لکھا گیا کہ تم اس سید کو احمد آباد سے نکال دو پس مبارزالملک نے حضرت مہدیؑ کو ان کے متعلقین کے ساتھ

نکلوادیا وہ سیدا اپنے لوگوں کے ساتھ آج یہاں آکر ٹھیرے ہوئے ہیں پس بندگی میاں نعمتؓ اس باغ کی طرف روانہ ہوئے اور گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ کر حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئے جب حضرت مہدی علیہ السلام کی نظر کے سامنے ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے آپؓ کو دیکھتے ہی اسی وقت فرمایا کہ اے میاں نعمت آؤ کہ تم نعمت سے بھرے ہوئے ہو پس میاں نعمتؓ نے قدمبوسی کی حضرت مہدی علیہ السلام بغلگیر ہوئے اور شاہ نعمتؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ تم خوشحال ہو حضرتؓ نے عرض کی میراں جی بندہ گنہگار ہے بندے کے لئے کیا خوشحالی ہوگی مشرق سے مغرب تک مجھ سے زیادہ کوئی مجرم نہیں ہے اور خوندکار کا دیدار دیکھنے کی وجہ سے دنیا کی طلب ہمارے دل سے بالکل سرد ہوگئی اور گواہ رہیں کہ میں ترکِ دنیا کر کے خوندکار کا طالب ہوا ہوں اپنی باقی عمر تک حضرت کے قدم مبارک نہیں چھوڑوں گا ہم کو اپنا مرید کیجئے اور خدمت کا حکم فرمایئے تاکہ خدمت میں مشغول ہو کر ٹھیرا رہوں لیکن دوسرا ایک معروضہ رکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں خونی اور شرابی اور اقسام کا بدکار رہوں اور بہت سے لوگ مجھ سے دادخواہ ہیں اس کا کیا علاج کروں پس فرمایا کہ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے انسانوں کے سامنے ان کا گناہ معاف کراؤ اور رحمٰن کے سامنے اس کا گناہ معاف کراؤ اس کے بعد شاہ نعمتؓ اپنے گھر آئے اور دونوں بی بیوں کو ان کا حق ادا کر کے فرمایا کہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے اس کے بعد دعویداروں میں سے ہر ایک کے گھر گئے ہر شخص نے آپؓ کو دیکھ کر اپنے تقاضے کو معاف کر دیا اس کے بعد اُس حبشی کے گھر گئے جس کے لڑکے کو آپؓ نے قتل کیا تھا وہاں آکر آپؓ نے کہلایا کہ نعمت بن بڑے آیا جس نے تیرے لڑکے کو قتل کیا ہے تیرے لڑکے کا خون تجھے ادا کرنا چاہتا ہے اپنے لڑکے کا خون لے اور مجھے قتل کر جب اس نے یہ بات سنی دروازہ بند کر دینے کے لئے کہا اور ڈرا کہ مبادا مجھے قتل کرنے کے لئے آیا ہو کیوں کہ میں نے بادشاہ کے پاس اس کی دادخواہی کی ہے پس آپؓ نے بلند آواز سے کہا کہ نعمت غریب ہو کر تیرے دروازے پر آیا ہے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر تیرے سامنے کھڑا ہوا ہے پس اس نے تعجب کر کے گھر پر چڑھ کر دیکھا کہ عاجزی اور دنیا سے بیزاری کر کے کھڑے ہوئے ہیں پس اسی وقت چیختا ہوا سامنے آکر کہا اگر تو ایک شرط کرے تو میں اپنے لڑکے کا خون معاف کرتا ہوں پس آپؓ نے کہا وہ کونسی شرط ہے اس نے کہا کہ تو وہ نعمت نہیں ہے تو نعمت نعمت ہو کر آیا ہے جس جگہ تجھے یہ نعمت پہنچی ہے ہم کو بھی اس نعمت سے سرفراز کر آگاہ ہو خدا کی قسم میں نے اپنے لڑکے کا خون بخش دیا پس آپؓ نے فرمایا خوب اب میرے ہمراہ آؤ میں نعمت کے پاس جا رہا ہوں تم کو بھی پہنچا دیتا ہوں پس وہ حبشی جس کا نام سدّی عبداللہ تھا میاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ روانہ ہوا پس جب رکن پور آئے تو دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام آگے روانہ ہوگئے پس یہ بھی مہدی علیہ السلام کے پیچھے چلنے لگے یہاں تک کہ شہر نہر والہ میں ملاقات ہوئی اور سدّی عبداللہ تصدیق سے مشرف ہوئے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مردوں کے مرد ہیں اور مرد قلاش ہیں۔ نقل ہے (حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا) میاں نعمتؓ ہماری صفتوں میں سے تین صفت رکھتے ہیں سرانداز ہیں جانباز ہیں اور سرفراز ہیں اور تینوں صفات خدائے تعالیٰ نے ان کو دی ہیں۔ نقل ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ توکل کا ثمرہ میاں نعمتؓ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور نیز آپ نے معاملہ میں دیکھا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے بندے کے ہاتھ میں ایک سبز پھل دیا اور فرمایا کہ اے میاں نعمت یہ توکل کا پھل ہے مضبوط پکڑے رہو پس آپؓ بہت خوش ہوئے لیکن

دیکھا کہ پھل کے ایک طرف تھوڑا سا نقصان ہے پس اس معاملہ کو بندگی میاں دلاورؓ سے کہا بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ وہ تو کل تمام نبی علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے لئے سزاوار ہے اور نقصان جو ہے اسی سبب سے ہے۔نقل ہے ایک دن میاں شاہ نعمتؓ فرح میں غسل کر کے بیٹھے تھے کہ فرمان پہنچا اے سید محمدؑ جاؤ اور ہمارا بندہ نعمت ہے اس کو ایمان کی بشارت دو اور اپنے دامن میں اس کو لو پس حضرت علیہ السلام میاں شاہ نعمتؓ کے نزدیک آئے اور اپنے دامن میں لئے پس شاہ نعمتؓ نے اوپر دیکھا اور مہدی علیہ السلام کی صورت سے مشرف ہوئے اور کہا کہ نعمت اس مشاہدہ پر فدا ہے پس مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ خدا کے فرمان سے آیا ہے خدا کے فرمان سے تم کو ایمان کی بشارت دیتا ہوں شاہ نعمتؓ نے عرض کی میراں جی خوندکار کے صدقہ سے ایمان ملتا ہے لیکن اپنے ایمان کی بشارت عطا ہو پس حضرت علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ نبیؐ اور مہدیؑ کا ایمان دوسرے بشر کے لئے روا نہیں لیکن خوش رہو کہ طالب کے لئے یہی طلب لازم ہے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ شاہ نعمتؓ کے حق میں قرآن کی یہ آیت پڑھ اور نہ قسم کھائے اصحابِ فضل تم میں سے اور پھر فرمایا تو مجھے چاہ نچاہ میں تجھے چاہنے والا ہوں تین دفعہ تکرار کر کے فرمایا اور ہاتھ پکڑ کر فرح میں اپنے دائرے میں لائے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ اور شاہ نعمتؓ تو کل کے میدان میں ہم نے گھوڑا دوڑایا اور بندہ کے لئے فرمان میاں شاہ نعمتؓ کے حق میں میدان تو کل کا ہوا ہے۔نقل ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نعمتؓ کے نام کا سر حرف نون ہے سر سے پاؤں تک نور ہیں خدا نے منور کر دیا۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ ہمارے لوگوں میں عمر ولایت ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد شجاع ہیں۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نعمتؓ تم ایسے ہو اگر کسی کے لئے ایسا طالب ہو تو اس کو مرشدی کی حاجت نہیں۔نقل ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت رسالت پناہؐ کے سامنے اصحاب کی مجلس میں شمشیر رکھے ہوئے تھے اور رسولؐ سے جنگ کی اجازت طلب کی تھی پس رسولؐ نے اجازت نہیں دی پس شمشیر اپنے ہاتھ سے پھینک دی ایسا ہی بندگی میاں نعمتؓ فرح کی مجلس میں میر ذوالنون کی مجلس سے شمشیر کو اپنے ہاتھ سے ڈال دیئے فاروقؓ کے جیسے ہوئے۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور آپؓ دودھ اور روٹی کھا رہے ہیں (فرماتے ہیں) یکا یک میں کیا دیکھتا ہوں کہ مہدیؑ کا مغز سر کھا رہا ہوں مہدیؑ کے سامنے عرض کی تو مہدیؑ نے فرمایا اے میاں نعمتؓ تم نے حضرت مصطفیٰؐ کی ولایت کا مغز کھایا ہے۔نقل ہے فرح میں ایک دن بندگی میاں نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ مہدیؑ اور خود ایک دوسرے سے ہم آغوش ہو کر سو گئے ہیں حضرت مہدیؑ کے سامنے عرض کی فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ تم کو میری ذات میں کامل فنا ہے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ حیا میں ثانیِ عثمان ہیں اس سبب سے کہ میاں حاجی محمد فرحی نے کہا اے میاں نعمتؓ آپ بزرگ ہو ولیکن بے تکلف بات کہتے ہو اور کسی سے شرم نہیں کرتے اور بغیر کسی لحاظ کے بات کرتے ہو پس اس بات پر حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ نقل فرمائی۔نقل ہے ایک دن جالور میں (میاں شاہ نعمتؓ) برادرانِ دائرہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا خدا کی مخلوق ایسی ہے کہ کوئی کامل ہو اور آسمان ہفتم پر سیر رکھتا ہو اس کو ایک لحظہ میں زمین پر لاتے ہیں اور نقصان کرتے ہیں برادروں نے عرض کی میاں جی یہ کیسا ہے پس فرمایا کہ اپنے مریدوں میں سے ایک کے گھر میزبانی شروع ہوئی تو اس نے میاں

(مرشد) کے سامنے آ کر عرض کی کہ میرے گھر میں تشریف لائیں مرشد نے کہا تو اہل دنیا سے ہے تیرے گھر میں آنا ہمارے لئے روانہیں اس نے کہا کہ اگر خوندکار نہیں آئیں گے تو ہرگز یہ تقریب نہیں کروں گا اور اس بات پر قسم کھائی اور اس پر چند روز گزر گئے مرشد نے دیکھا کہ اس شخص نے اپنے کا کو معطل کر دیا پس بعض بعض لوگ بھی اس کی مدد میں کہنے لگے کہ فلاں شخص آپ کا خادم اور دوست ہے اس کو سرفراز فرمایئے تو مرشد بلحاظ ضرورت راضی ہو کر خادم کے گھر گئے دوسرے خادم کے لئے حجت پیدا ہوئی پس ناچار دوسرے کے گھر بھی گئے پس بیچارے مرشد کو (دردر پھرنے کی) عادت ہوگئی جانا کہ میرے معتقد ایسے ہیں ولیکن نہ جانا کہ میں ان کا معتقد ہو گیا ہوں۔نقل ہے بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ایک آدمی کم ذات سے تھا مسلمان ہو گیا اور بڑے لوگوں کی صحبت میں اسلام کا طریقہ اس میں اثر کیا عبادت واطاعت میں مشغول تھا یک شیطان نے رہزنی کی خطرہ پیدا کیا کہ اے فلاں شخص مدت دراز ہوگئی تیرے قبیلہ کی خبر تجھے نہیں پہنچی کہ کیسے ہیں اور کس حال میں ہیں مر گئے ہیں یا جی رہے ہیں تجھ کو ان کی خبر لینی ضروری ہے اور ایک بار ان کو دیکھ کر آنا چاہیئے پس مصلّا لپٹا اور کھڑا ہو گیا اور روانہ ہوا یہاں تک کہ اپنے قرابت داروں کے پاس پہنچا اس کو دیکھ کر سب دوڑے اور لے کر گئے اور یہ شخص ان سے دور بیٹھا اور ہر قسم کی باتیں ہوئیں تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں جاتا ہوں پس کھڑا ہو گیا انہوں نے کہا بھوکے کس طرح جاتے ہو کچھ کھا کر جا اسنے کہا تم مردار خوار ہو اور ہم پاک مسلمان ہیں تمہارے گھر سے کس طرح کھاوں گا انہوں نے کہا تھیلے میں سے گیہوں کا آٹا لے اور برتن لا اور تھوڑی سی لکڑیا لے اور اپنے ہاتھ سے روٹی پکا اور کھا کر جا (صفحہ۵۳ سطر۳ ؟؟؟) جانا خوب کہتے ہیں پس پلّے سے اُٹا لیا الغرض روٹی پکا کر کھانے کے لئے بیٹھا سالن نہ ہونے کی وجہ سے نہ کھا سکا پس سر نیچے کر کے کہا کیا کچھ سالن ہے تو انہوں نے کہا جیسا کہ تم جانتے ہو موجود ہے پس کہا کہ تھوڑا سا شوربا لاؤ پس اس سالن سے روٹی کھائی دیکھوا ے بھائیو مردار خوار مسلمان ہو گیا تھا (صفحہ۵۳ سطر۶ ؟؟؟) ایسا ہی ہم میں سے جو فقیر (تارک دنیا) ہو گیا ہو اور اہل فراغ کے پاس جا کر ایسا اپنا حال کرے تو وہ بھی مردار خوار ہوتا ہے۔نقل ہے موضع جالور میں میاں شاہ نعمتؓ بہت سے حجرے مجرد بندگانِ خدا کے درست کر رہے تھے دائرہ کا ایک برادر گھاس کا چھپّر اِس طرف سے اُس طرف تک جمارہا تھا یک میاں حبیب موذن نے نماز کی اذاں کہی نعمتؓ نے فرمایا کہ نیچے آ اُس نے کہا تیز ہوا چل رہی ہے تمام گھاس کو اڑا لے جائے گی میں اس سرے پر ایک بند اور اس سرے پر ایک بند باندھ کر اترتا ہوں حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا اذاں کی رعایت نہ رہے گی اور حکم حاکم میں تاخیر ہوگی اتر جا اس نے ایک سرے پر بند باندھ دیا اور اس کے نیچے سے میاں نعمتؓ نے اس بند کو کاٹ دیا پھر اس نے وہ بند باندھا حضرت نے پھر کاٹ دیا پس وہ چھپر سے نیچے آ گیا ہوا نے اس چھپر کو اڑا دیا کہ ایک کاڑی بھی ہاتھ نہیں آئی حضرتؓ نے فرمایا چھپر اڑ گیا تو بلا گئی لیکن حکم حاکم کی رعایت لازم ہے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں شاہ نعمتؓ کو مقراض بدعت فرمایا ہے کہ ہمارے لوگوں میں میاں نعمتؓ مقراض بدعت ہیں۔نقل ہے جالور میں آپؓ نے ایک فقیر کا حجرہ درست کیا کہ یکا یک بے شان و بے گمان سید مصطفےٰ غالب خاں کی طرف سے اللہ نے کچھ پہنچایا آپؓ نے فرمایا کہ اس حجرے کو توڑو کہ یہ نامبارک جگہ ہے اور اس فقیر کو (جس کا حجرہ درست کر رہے ہیں) توفیق نیک پیدا نہ ہوگی کیونکہ اس وقت سامان زندگی پیدا ہوا پس اس کے حجرے کو توڑ دیا اور دوسری جگہ اس کے لئے حجرہ باندھ کر دیا۔نقل ہے نظام شاہ جو

بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا مرید تھا اس کی ایک چھوٹی لڑکی تھی اس لڑکی سے نظام شاہ کو محبت تھی بیمار ہوگئی پالکی میں بٹھا کر شاہ نعمتؓ کے پاس لایا اور کہا کہ یہ بچی آپ کو اللہ نے دیا ہے اس کو قبول فرمائے پس میاں شاہ نعمتؓ نے اس لڑکی کو اپنے زانوں پر بٹھایا اور تربیت کر کے اپنے پان کا پسخوردہ اس کے منھ میں ڈالا اور فرمایا کہ یہ لڑکی تیری نہیں بلکہ ہماری لڑکی ہے اور اس میں ہمارے خوندکار (مہدیؑ) کے فرزندوں کی بو آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو فرزندان مہدیؑ میں شمار کیا ہے اس کے بعد خود حضرتؓ بی بی ملکانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ بی بیؓ ایک چیز اللہ نے دیا ہے قبول فرمائیں بی بیؓ نے فرمایا اے میاں نعمتؓ جو چیز کہ خدا نے دی ہے نہ کھانے کے قابل ہے نہ پینے کے اور نہ پہننے کے یہ وہ چیز ہے کہ دنیا کی بلا میں ڈالے گی پس آپؓ نے عرض کی کہ بی بیؓ جو فرماتے ہیں حق ہے لیکن بندہ اس میں آپ کے فرزندوں کی بو پایا ہے قبول کیجئے خوزادے سید میراںؓ جی کے لئے نسبت کیجئے بی بیؓ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مہدیؑ کے سامنے تم کیا کہو گے فرزند مہدیؑ کو دیدہ و دانستہ دنیا کی آگ میں ڈال رہے ہو میاں شاہ نعمتؓ نے جواب دیا کہ بندہ مہدیؑ کے سامنے عرض کرے گا کہ نقل خدام (مہدیؑ) ہے کہ بے اختیار ہو کہ اختیار منحوس ہے ہم بے اختیار تھے ہماری بے اختیاری میں ہم کو خدا نے دیا ہے بی بیؓ نے فرمایا کہ تم جانو پس بندگی میاں شاہ نعمتؓ میاں سید میراں جیؒ کا ہاتھ پکڑ کر بہلی پر سوار کرا کر اپنے ہمراہ اپنے دائرہ میں شہر احمد نگر کے بڑے بازار کے سامنے لائے اس کے بعد سلطان نظام شاہ خود آیا اور کئی جامے بطور خلعت دیا اور عام دعوت کی اور رشتہ قائم کیا اور خوشی خوشی واپس ہوا اور کار خیر کی تیاری کے لئے فرمایا اس کے دو مہینے کے بعد موضع جیور گاؤں میں جہاں بندگی میاں سید یعقوبؓ کا دائرہ تھا عقد کر دیا اور بی بی ملکانؓ بھی وہاں تھے چھ مہینے سے زیادہ بی بی ملکانؓ دکن میں نہ رہے اور گجرات تشریف لے گئے اور گجرات جا کر شہر نہروالہ میں اقامت فرمائی۔ نقل ہے جب میاں سید یعقوبؓ بندگی ملک الھدادؓ کی صحبت سے الگ ہو کر دکن کی طرف روانہ ہوئے اور شہر احمد نگر میں پہنچے شام ہوگئی تھی ہر ایک سے پوچھا کہ میاں شاہ نعمتؓ کا دائرہ کہاں ہے کسی نے ٹھیک پتہ نہ دیا پس اللہ تعالیٰ نے یکا یک بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں جو موضع بھنکار میں تھا میاں سید یعقوبؓ کے پاس آئے ملاقات کے بعد آپؓ نے مہمانی کی اس کے بعد حکم فرمایا کہ خوزادے آپ میاں شاہ دلاورؓ کے پاس رہو بندہ کبھی کبھی آپ کی ملاقات کے لئے آئے گا پس میاں سید یعقوبؓ شاہ دلاورؓ کی خدمت میں آکر بیعت اور صحبت بجا لائے پس شاہ نعمتؓ اور شاہ دلاورؓ ہر دو اکابرانِ اصحابِ مہدیؑ نے حکم کر کے موضع جیور میں آپؓ کو دائرہ باندھ کر دیا اور بیانِ قرآن کروایا اس کے بعد ایک دن میاں سید یعقوبؓ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے پاس ملاقات کے لئے آئے اور عرض کی کہ میں میراں سید محمودؓ کا تربیت ہوں اور مجھے صورت اور دم میراں سید محمودؓ کا یاد نہیں اس وقت آٹھ برس کا تھا لیکن میراں سید محمودؓ نے فرمایا تھا کہ میاں جی اگر تم کو یاد نہ رہے تو اپنے بالغ ہونے کے بعد تم جس اصحابِ مہدیؑ کو پاؤ ان کے پاس جا کر ذکر لو میراں سید محمودؓ کے حکم کی بناء پر میں خدام کی خدمت میں آیا ہوں کیا حکم ہوتا ہے شاہ نعمتؓ نے فرمایا خوزادے میری کیا مجال ہے کہ اپنا دم میراں سید محمودؓ کے دم پر تم کو دوں پس اجازت حاصل کر کے سلام کر کے روانہ ہوگئے تو یکا یک میراں سید محمودؓ کی ارواح حاضر ہوئی اور فرمایا اے میاں نعمتؓ ہم اور تم ایک وجود ہیں کس لئے میاں جی کو تازہ دم یاد خدا کا یاد نہیں دلاتے ہو پس شاہ نعمتؓ نے میاں اسمٰعیل سے کہا کہ خوزادے جا رہے ہیں ان کو بلاؤ میاں اسمٰعیل بلا کر لائے شاہ نعمتؓ نے فرمایا خوزادے اس وقت میراں سید

محمودؓ کی ارواح حاضر ہے آؤ میراںؑ کی ارواح کے حکم سے تم کو میراں سید محمودؓ کا دم از سرنو یاد دلاتا ہوں اس کے بعد اپنے منھ کو میاں سید یعقوبؒ کی ناک کے نزدیک لے جا کر ذکر خفی کا دم دیئے تین دفعہ تکرار کر کے تربیت کئے اور فرمایا کہ میں نے تم کو میراں سید محمودؓ کا دم یاد دلایا ہے یہ بات نہیں کہ تم ہمارے تربیت کہلاؤ تمہارے مرشد میراں سید محمودؓ ہیں تین بار بہ تکرار تاکید کے ساتھ آپؓ نے فرمایا اس کے بعد آپ کو رخصت کر کے آپ وہاں سے روانہ ہو کر اپنے دائرہ میں آ گئے اس کے بعد شاہ یعقوبؒ مخلوق کو تربیت کرتے تھے میراں سید محمودؓ کے سلسلے سے تربیت اور تلقین کرتے تھے کبھی اپنے سلسلہ میں آپؒ نے میاں شاہ نعمتؓ کا نام نہیں لیا۔عزیزو! حضرت شاہ نعمتؓ کی بزرگی اور شرف دیکھو اپنا سلسلہ پڑھانے کے لئے نہیں کہا میراں سید محمودؓ کے سلسلہ کا حکم فرمایا اور یہ فرمایا کہ تمہارے لئے میراں سید محمودؓ کا سلسلہ ہے اس کے بعد بہت سے لوگوں کو شاہ یعقوبؒ نے تربیت کی کبھی اپنے سلسلہ میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا نام نہیں لیا اپنا سلسلہ میراں سید محمودؓ کے نام سے بتایا۔نقل ہے ایک دن فرح میں مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے سامنے آ کر فرمایا میں اللہ رب العالمین ہوں تو شاہ نعمتؓ نے فرمایا میراں جی کیا آپ خدا کی ذات ہیں فرمایا بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ رب العالمین ہے پھر تکرار کر کے آپؓ نے پوچھا کہ میراں جی کیا آپ اللہ کی ذات ہیں فرمایا بندہ بندہ ہے لیکن بندہ ذات اللہ ہے پھر تکرار کر کے آپؓ نے پوچھا کہ آپ ذات اللہ ہیں فرمایا بندہ بندہ ہے لیکن اللہ کی ذات ہے بندگی میاں نعمتؓ سامنے سے پیچھے ہو کر اپنے حجرے میں چلے گئے حضرت مہدیؑ کھڑے ہوئے تھے پھر اپنے حجرے سے سر نکال کر دیکھا کہ حضرت مہدیؑ آنکھ بندھ کر کے کھڑے ہوئے ہیں پھر آپ نے حجرے کے اندر اپنا سر کر لیا پھر سر نکال کر دیکھا کہ حضرت مہدیؑ آنکھ بندھ کر کے کھڑے ہوئے ہیں پھر آپؓ نے حجرے کے اندر اپنا سر کر لیا پھر سر نکال کر دیکھا کہ حضرت مہدیؑ اسی طرح کھڑے ہوئے ہیں پھر ایک ساعت کے بعد حضرت مہدیؑ آہ کہہ کر اور اللہ جی کہہ کر بی بی لکانؓ کے گھر میں چلے گئے۔نقل ہے موضع جالور میں پچیس برادران جمع ہوتے تھے اس سے زیادہ کا اجماع نہیں ہوتا تھا بسبب تنگی اور فقر کے اس کے بعد وہ بھی پراگندہ ہو جاتے تھے اُن میں ایک میاں حبیب برادر تھے کہ وہ ہمیشہ رہتے تھے پس ان کو شاہ نعمتؓ فرماتے اے میاں حبیب وقت وہ ہے کہ ہم اور تم پھر جب احمد نگر میں آئے تھے تو وہاں بہت اجماع ہوا تھا۔نقل ہے ایک دن موضع بیرم گاؤں میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے قرابت داروں نے میاںؓ کے پاس آ کر ملاقات کی اُن کے واسطے کھانا تیار کیا اور کھلایا اور خود علیحدہ بیٹھ کر کہا کہ کھایئے وہ لوگ کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم آپ کے قرابت دار ہیں میاںؓ نے فرمایا خدا تم کو ہمارے قرابت دار نہ بنائے ہمارے قرابت دار ہمارے یہ فقیر ہیں ہاں تم ہمارے باپ ملک بڑے کے قرابت دار ہو پھر انہوں نے کہا کہ ہم بھی امام مہدیؑ کے مصدق ہیں آپؓ کے قرابت دار کیوں نہ ہوں گے فرمایا تم لوگ ملک بڑے کے قرابت دار ہو ہمارے قرابت دار ہمارے یہ بھائی ہیں پھر انہوں نے مکرر کہا کہ ہمارا ارادہ ترک دنیا کر کے (دائرہ میں) آنے کا ہے پھر آپ کے قرابت دار کیوں نہ ہوں گے فرمایا جب تم ترک دنیا اور ہجرت کر کے آئیں گے تو ہمارے قرابت دار ہوں گے اس وقت تو ملک بڑے کے قرابت دار ہو۔نقل ہے گجرات میں سلطان محمود بیگڑہ کے ایک وزیر کا نام ملک بڑے تھا اور تصدیق کر کے میاں شاہ نعمتؓ سے تلقین ہوئے تھے جب میاںؓ دکن کی طرف روانہ ہوئے تو اس وقت وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے لیکن تھوڑی سی زمین کاشت کر کے کھاتے تھے انہوں نے میاں شاہ نعمتؓ سے عرض

کی کہ میاں جی دنیا کی محبت اوراس کی طلب مطلقاً میرے دل سے جاتی رہی لیکن چند طبعی اشکال ٹھیر گئے ہیں فرمایا وہ کیا چیز ہے تو انہوں نے کہا کہ میاں جی پیٹ سہتے پچتے چاولوں کی خواہش کرتا ہے اور جسم پر بھیروں کے سوائے دوسری قسم کا کپڑا اچھا نہیں معلوم ہوتا اور تازہ روغن زرد ہونا اور گوشت بکرے کا خالص اچھا ورنہ پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے سواری سوائے پالکی کے آسان نہیں معلوم ہوتی کیونکہ دوسری سواری پر تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے کیا کروں تو آپؓ نے فرمایا اللہ کے پاس یہ سب چیزیں آسان ہیں دشوار نہیں ہیں تم ترکِ دنیا کر کے ہجرت کر کے آجاؤ بندہ خود پر ان سخت مشکلات کو اختیار کیا ہے پس اللہ نے کچھ پہنچایا تھا آپؓ نے اس کو سویت نہیں کیا برادروں کے ہاتھ سے ایک پالکی تیار کی اور باریک چاول خریدے تازہ گھی کا گھڑا منگوایا اور بھیروں کے کپڑے تیار کئے پس انہوں نے ترک علائق کر کے آپؓ کی صحبت اختیار کی میاں شاہ نعمتؓ نے نوبت کی بناء پر برادروں کو حکم دیا کہ ملک بڑے کی پالکی کو اٹھا کر منزل کو لے چلو اور کبھی خود بھی پالکی اٹھانے میں شریک ہوتے تھے اور ملک بڑے زاری کر کے کہتے تھے کہ افسوس مجھ پر لعنت ہے کہ میں اس پر بیٹھا ہوں اور خدام اس کو اٹھائے ہوئے ہیں اور میں یہ نعمتیں کھاتا ہوں اور پہنتا ہوں اور بھائی بھوکے ہیں میاںؓ نے فرمایا کہ ملک بڑے تم کو اس سے کوئی تعلق نہیں بندہ اپنے وعدہ کو پورا کر رہا ہے پس تیسرے دن آہ کر کے پالکی سے اپنے آپ کو گرا دیا شاہ نعمتؓ نے اسی وقت آ کر ہاتھ پکڑ کر اس پر سوار کرا دیا جب چند قدم پالکی کو لے کر چلے تو ملک بڑے نے آہ کی اور نیچے گر گئے پھر میاں شاہ نعمتؓ نے ملک بڑے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور اس پر سوار کرا دیا پھر جلدی ملک بڑے زمین پر گر گئے اور قسم کھائی کہ میں نے فرعون کے مانند ہو کر چار دن تک یہ الوان نعمت کھائے اور بھیرون پہنا اور سکپال پر سوار ہوا بزرگان طالبان خدا کے کھاندوں پر تین منزل آیا میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا حاصل کلام شاہ نعمتؓ نے جو کچھ ملک بڑے کے لئے تیار کیا تھا سب فقیروں میں برابر سویت کر دی اور ملک بڑے طالبانِ دیدار خدا کے مانند رہنے لگے۔ نقل ہے سفر میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے (ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ سات گجراتی بے روزگار سپاہی نوکر رہنے کے لئے برہان پور جا رہے تھے وہ دکھن کے راستے میں ملاقات کی میاںؓ نے پوچھا تم کون لوگ ہو کہاں سے آرہے ہو اور کہاں جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا ہم بے روزگار لوگ ہیں نوکری کرنے کیلئے جا رہے ہیں فرمایا تم ہمارے نوکر ہو جاؤ اور اسی تنخواہ سے ہمارے پاس رہو اور نوکری کرو انہوں نے کہا آپ فقیر ہیں ہم کو تنخواہ کہاں سے دوگے آپؓ نے فرمایا تم کو اس سے کیا غرض تم سات آدمی ہم سے ہر شب اتنی تنخواہ لے لیا کرو انہوں نے کہا اچھی بات ہے کیا خدمت ہے فرمائیے آپ نے فرمایا ہماری کوئی خدمت نہیں ہے ہماری خدمت یہی ہے کہ ہمارے ساتھ رہو آخر کار انہوں نے راضی ہو کر نوکر ہونے کا اقرار کر لیا جب نماز کا وقت آیا دائرہ کے برادروں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور جب انہوں نے قرآن شریف کا بیان سنا تو ان کے دل میں اثر ہوا جب شام ہوئی تو میاں شاہ نعمتؓ نے روزانہ تنخواہ جو مقرر کی تھی ان کے سامنے لا دی اس دن تو انہوں نے اپنا روزینہ لے کر قوتِ لایموت حاصل کر لیا دوسرے دن بھی اسی قسم کا روزینہ لے لیا تیسرا دن ہوا تو سب کے سب نے مہدیؑ کی تصدیق کا اقرار کیا اور تلقین ہو گئے اور تارک دنیا ہو کر اللہ کی طلب اختیار کی میاںؓ کے ہمراہ شہر احمد نگر آئے ساتوں اشخاص شاہ نعمتؓ کے حضور میں لوہ گڑھ میں شہید ہوئے اور گنج شہیداں میں دفن ہوئے بائیس آدمی شہید ہونے کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ کے سینے پر تیر لگا آپؓ بھی شہید ہو گئے۔ نقل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے

اصحاب مہدیؑ اور اولاد مہدیؑ کو گجرات سے دکھن میں لایا سلطان برہان نظام الملک کے سبب آنا ہوا اس کو اللہ تعالیٰ نے مہدیؑ کی تصدیق نصیب کی اور سب کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ بلایا یہ سب حضرات دکھن میں تشریف لائے اس کے بعد بادشاہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے تربیت ہوا اور اپنی لڑکی کو بندگی میاں نعمتؓ کے حضور میں لاکر کہا کہ اللہ نے دیا ہے اس کو قبول کیجئے پس آپؓ نے اس چھوٹی بچی کو اپنے گود میں لیا اور فرمایا کہ یہ ہماری بچی ہے پس بی بی ملکانؓ کے پاس موضع جیور میں آکر عرض کی کہ بی بی میاںؓ سید مریاں جیؒ کا کار خیر برہان نظام شاہ کی لڑکی سے کیجئے بی بیؓ نے فرمایا کہ ہم فرزند مہدیؑ کو دیدہ و دانستہ ہرگز آگ میں نہ جھونکیں گے اگر آپ یہ کام اچھا سمجھتے تو کر دیجئے مجھ سے اس کام کے متعلق نہ پوچھئے میں تو ہرگز یہ رائے نہ دوں گی آپ نے فرمایا وہ بچی اس کی نہیں ہے ہماری بچی ہے میں اس کی نسبت تو شہزادے سے کرتا ہوں پس بی بیؓ نے فرمایا کہ آپ مہدیؑ کو کیا جواب دوگے تو آپؓ نے فرمایا کہ ہم یہ جواب دیں گے کہ بغیر اختیار کے اور بغیر طلب کے اور بغیر کنایۃً اور اشارۃً سوال کرنے کے اللہ نے ہم کو دیا ہے پس بی بیؓ نے رضا دیدی اس کے بعد میاں شاہ نعمتؓ نے میاں سید میراں جیؒ کی نسبت کر دی اور شادی کے لئے قلعہ احمد نگر جا کر نکاح کر کے جلوہ کر کے لائے اور تین دن اپنے گھر میں رکھا اور چوتھے دن میاں سید یعقوبؒ کے دائرہ میں روانہ کر دیا۔ نقل ہے میاں سید منجو جیؒ و میاں سید میراں جیؒ تربیت ہونے کے لئے شاہ مذکورؓ کے پاس آئے میاں (شاہ نعمتؓ) پالکی پر سوار ہو کر میاں سید منجو جیؒ کو حکم کر کے تلقین کرائے میاں سید یعقوبؒ نے عذر کیا کہ خوندکار کے حضور میں میری کیا مجال ہے کہ سید منجو جی و سید میراں جی کو تربیت کروں پس حکم کیا کہ خوزادے بندہ اپنے سے نہیں کہتا ہے بلکہ حاکم الزماں وخلیفۃ الرحمٰنؑ کے حکم سے کہتا ہے کہ اس وقت صاحب الزماںؑ حاضر ہیں میاں سید منجوؒ اور میاں سید میراں جیؒ کو تلقین کیجئے پس خود حکم کر کے اپنے سامنے تلقین کرائے اور اس روز موضع جیور میں رہے اور دوسرے روز شہر میں اپنے دائرہ کو آ گئے۔ نقل ہے ایک دن جالور میں میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ گفتگو ہوئی کہ زبان پر لکڑی سے جیبی کرنا اور اس سے اپنے منہ کو پاک کرنا کافروں کی پیروی ہے میاںؓ نے فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ اپنا منہ ہے اپنے منہ کو بہر حال پاک کرے اس لکڑی سے پاک کرے تو کیا اور اس مسواک سے پاک کرے تو کیا آپؓ نے کہا کہ ناجائز ہے مشرک کافروں کی پیروی ہوتی ہے تین دفعہ ہر دو اصحاب کے درمیان یہ مذکور رہا اس کے بعد اٹھ گئے اور ایک دوسرے کو سلام کر کے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور اپنے گھر جا کر فرمایا جو شخص ہمارا ہے جیبی زبان پر نہ کرے اور اپنے منہ کو مسواک سے پاک کرے۔ نقل ہے میاں شاہ نعمتؓ کی عادت تھی کہ جب نیا چاند دیکھتے اور نیا مہینہ آتا تو اپنے دائرہ والوں سے گلے ملتے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے اس میں غرض یہ تھی اور نیز فرمایا کہ اس میں میرا مقصود یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل میں کسی کی طرف سے کچھ خلاف رکھتا ہو تو اس طریقہ سے ملاقات کرے اور اس کے دل سے خلاف نکل جائے۔ نقل ہے جب لوگڑھ میں آکر رہ گئے تو آپؓ کے ہمراہ میاں پیر محمدؒ میاں شیخ فرید فاروقیؒ اور شیخ چاندؒ کا زمانہ اور چاند میاں کا خاندان معمور خاں کی بیوی حبیب الملک کی بیوی اور شریف الملک کی بیوی تھی بہت ہجوم تھا اہل فراغ اور موافقین ہمراہ تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے چور تاک میں تھے اور پیچھا اٹھائے ہوئے تھے لیکن حافظِ حقیقی کی نگرانی تھی کچھ کر نہ سکے پس میاں شاہ نعمتؓ نو مہینے لوہ گڑھ میں اقامت پذیر رہے اور ان نو مہینوں میں حکم فرمایا کہ ہمیشہ نماز عشاء کی ادائی کے بعد تسبیح کہو پس نو مہینے شہادت تک ہمیشہ نماز عشاء کے بعد تسبیح کہتے تھے اور حکم

فرمایا کہ تسبیح میں جو شخص بلند آواز سے امام کا جواب دے گا ثواب پائے گا۔نقل ہے ایک دن میاں سید یعقوبؒ جیور سے ملاقات کرنے اور بیان سننے کے لئے آئے تھے کہ یکا یک نظام شاہ کی طرف سے اللہ نے کچھ پہنچایا تھا سویت کر رہے تھے فرمایا کہ خوزادے آپ بھی سویت لیجئے یہ آپ کے دادا کی سویت ہے اور اگر خدا چاہے آپ کو سویت بندہ کی طرف سے بھی دی جاتی ہے پس کھڑے ہو کر اپنے دامن میں اپنی سویت لی اس سبب سے میاں سید یعقوبؒ اپنے آپ کو میاں مذکورؓ کے خلیفہ کہلاتے تھے۔نقل ہے ایک دن میاں شاہ نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ اپنی دونوں آنکھیں آفتاب ہوگئی ہیں اور ان آنکھوں سے عالم علوی وسفلی اور بر و بحر کو دیکھ رہے ہیں اور قدر بلند قد ہو گیا ہے سر عرش سے بھی اونچا ہو گیا ہے اور عرش نیچے دکھائی دے رہا ہے جیسا کہ کھڑے ہوئے آدمی کو تخت پست معلوم ہوتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں اس معاملہ کو عرض کی تو آپؑ نے فرمایا اے میاں نعمتؓ وہ آفتاب ولایت ہے اور وہ ولایت ذاتِ خدا سے ہے پس خدا کی نظر سے بھی خدا کی موجودات کو دیکھ رہے ہو۔نقل ہے کسی نے بندگی میاں نعمتؓ سے کہا کہ لوگ نئے نئے آتے ہیں آپ قرآن کا بیان ذرا نرمی اور آہستگی سے کیجئے تو آپؓ نے فرمایا بندہ میراں سید محمد مہدیؑ کی صحبت میں رہا ہے تم بندہ کو کیا سکھاتے ہو طالب دنیا بندہ کے پاس آتا ہے تو ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیتا ہے اگر وہ رہا تو اس کے نصیب اور اگر بھاگ گیا تو بلا گئی بندہ کسی کا تابع نہیں ہوتا ہے سچی بات اکثر لوگوں کو بھلی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ مثل لمشہور ہے **الحق مرٌ** یعنی سچی بات کڑوی ہوتی ہے بندہ کا کام سچی بات کو کہہ دینا ہے۔نقل ہے آپؓ نے فرمایا بندہ نعمت کمینہ ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں خدا ہوں اور عینِ حق کو دیکھتا ہوں اور کبھی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے تو ہے اور تجھ سے میں ہوں اور قیامت کے دن میرا حال اِس قسم کا ہوگا کہ

قیامت کا دن ہوگا پلّہ میزان میں رکھیں گے　　　　مخلوق جنت میں جائے گی اور میں دوست کی طرف جاوں گا

پھر یہ کہہ کر فرمایا ہمارے خوندکار (مہدیؑ) کے صدقہ سے ہمارا احوال اس سے بھی آگے ہے کوئی خوف کی بات نہیں۔نقل ہے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام بی بی ملکانؓ کے گھر سے باہر آئے اور شاہ نعمتؓ کو بلا کر فرمایا اے چھدے ہوئے کانوں والے خدا کے حکم سے بندہ تمہارے احوال پر گواہ ہو گیا ہے بشارت لایا ہے۔

ذات کو میں نے ذات کے ساتھ دیکھا میری ذات اس کی ذات کے ساتھ ہے

ذات ذات کی ہوگئی میں حق کو ذات دوست دیکھتا ہوں

عین نون ہے اور عین میم ہے اور عین جیم ہے اور عین عین ہے

عین لاہو ہے عین یاہو ہے عین موموہے عین پوست ہے

میاں نعمتؓ تم ہوا ایسا فرما کر پھر بی بی ملکانؓ کے گھر میں چلے گئے۔نقل ہے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ہیں خشک کپڑے کو پتھر پر ڈالتے ہیں تو سفید ہوتا جاتا ہے اور ہم خشک کپڑے کو تر کر کے دھوتے ہیں تو اچھا سفید ہوتا۔نقل ہے حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا اگر کوئی انگلی سے کنواں کھودے پانی نکل آوے اور وضو کرے تو سمجھتا ہے کہ وہ نرم جگہ ہے اور جب اس کو سخت دیکھتا ہے تو

دوسری جگہ کھودنا شروع کرتا ہے اوراس جگہ کو بھی دیکھتا ہے تو اس کو چھوڑ کر دوسری جگہ کھودنا شروع کرتا ہے پس شاہ مذکور نے فرمایا کہ اس پانی کے نکلنے کا وقت کھودنے میں چلے گیا وہ اپنی ہر جگہ کھودنے کی محنت ایک جگہ کرتا تو اس سے خدا کا فرض نہ جاتا۔نقل ہے ایک دن زوال کے وقت شاہ نعمتؒ باہر آئے ہوئے تھے یکا یک آپؒ نے دیکھا کہ میاں ابراہیمؒ ایک بچے کو کندھے پر اور دوسرے کو گود میں اور تیسرے کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوئے بسبب حالتِ اضطرار کے کہ ان بچوں کو کسی کو پرورش کرنے کے لئے دیدوں اور خود فراغت سے عبادت کروں کہ یکا یک شاہ نعمتؒ نے فرمایا کہاں جارہے ہو آؤ پس وہ شاہ نعمتؒ کے سامنے آئے میاںؒ نے فرمایا جاؤ خدا کے ذکر میں رہو تمہارا اوران کا رزاق خدا ہے تم کو ان کے سبب سے بہت درجے دیئے جائیں گے۔نقل ہے لوہ گڑھ میں آپؒ نے دیکھا کہ ایک فقیر کی بچی کڑبی کا گہنہ پہن کر کھیل رہی ہے اس کو بلا کر کہا تجھے کس نے یہ پہنایا ہے کہا میری ماں نے پس ان کو دائرہ سے نکال دیئے کہ حکم قرآن سے طالب دنیا ثابت ہوئی ہے پھر تین دن کے بعد ان کی رجوع قبول فرمائی۔نقل ہے شاہ نعمتؒ سفر میں ایک برادر کے ساتھ تھے منزل کا آدھا راستہ خود سوار ہوتے اور تاکید سے سوار کرائے جو شخص دیکھتا تھا تعجب کرتا تھا ہر مصدق سامنے آکر قدمبوسی کرتا تھا اور وہ برادر اس کو سواری پر سوار دیکھتا تھا۔نقل ہے حضرت شاہ نعمتؒ گھوڑے پر سوار تھے غلّہ کے چند دانے راستہ میں گرے ہوئے دیکھے گھوڑے سے اتر کر تھوڑے سے دانے سر پر رکھ کر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔نقل ہے ایک فقیر کے حجرے کو درست کرنے کے لئے اجماع ہوئی تھی نماز کی اذاں ہوئی بھائیوں نے اپنے درمیاں میں کہا کہ اجماع ہونے تک دیر ہوگی ہم اس حصہ کو تمام کردیں گے پس انہوں نے وہ کام کیا اور جماعت میں داخل ہوگئے نماز کے بعد انہوں نے کہا کہ اذاں کی آواز سننے کے بعد ہم نے اتنا کام کیا تو میاںؒ نے فرمایا جتنا کام تم نے کیا ہے بتاؤ جب آپؒ نے دیکھا تو فرمایا اس قدر حصہ کو توڑ دو تو انہوں نے توڑ دیا۔نقل ہے کہ حضرت شاہ نعمتؒ کعبہ کے راستہ میں جہاز پر سوار ہوئے تو برادروں سے دریافت کیا ہمارے پاس کچھ ہے تو انہوں نے کہا میٹھے پانی کی چھاگل کے سوا کچھ نہیں ہے فرمایا بہادو جو خدا خشکی میں کھلاتا ہے تری میں کھلائے گا چھاگل کا پانی بہادیئے۔نقل ہے جالور میں ایک دن ڈھیلا حضرت شاہ نعمتؒ کے ہاتھ سے چھوٹ کر پائے جامے کے پیوندوں میں گم ہوگیا ہر چند تلاش کی نہ پایا پس اپنے ہاتھ سے اس کو رگڑ دیئے۔نقل ہے کعبۃ اللہ کے طواف کی جگہ میں ایک اعرابی نے آپؒ کو ایک اشرفی لاکر دی کہ اللہ نے دیا ہے ہاتھ میں لے لیا اور طواف کر رہے تھے غیب سے آواز آئی کہ توکل تیرے ہاتھ میں آیا ہے مضبوط پکڑ لے پس آپؒ نے اس کو پھینک دیا۔نقل ہے آپؒ نے اپنی بہن کو ایک فقیر سے عقد کردیا کسی نے کہا کہ یہ فقیر ہے آپؒ نے اس سے رشتہ جوڑا فرمایا فقیر سے رشتہ جوڑنا ثواب ہے کہ وہ اپنے لباس میں پیوند رکھتا ہے۔نقل ہے دکھن کے راستہ میں ایک بڑے شاندار گھوڑے پر آپؒ سوار تھے اس پر چھاچھ اور مچھو ہے لٹکائے اس میں کفگیر تو ا تغاری اور دیگچیاں تھیں لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کر رہے تھے۔نقل ہے حج کے راستہ میں آپؒ کے فقیروں پر فقر زیادہ ہوا اور سب کو کم زور کردیا میاں شاہ نعمتؒ ایک بڑی مشک لے کر اُس میں پانی لاتے اور دوسرے قافلہ کے لوگوں کو پلاتے جو شخص جو کچھ بھی دیتا لے لیتے اور پنی تھیلی میں رکھ لیتے وہ پیسے سے خرید کر اپنے مضطر فقیروں کو کھلاتے ایک دن حضرت خواجہ خضرؑ ایک کوڑی کی شکل میں ظاہر ہوئے کہ کوڑ سے ریزش بہہ رہی تھی اور ایک آنکھ سے خون جاری تھا آئے اور کہا کہ مجھے پانی پلائیے اسی وقت آپؒ نے پانی پلایا پانی دینے کے وقت آپ نے

ان کے ہاتھ کو بغیر ہڈی کے پایا ہاتھ پکڑ کر آپ نے کہا کہ کیوں آپؓ یہ لباس اختیار کر کے مجھ کو دھوکہ دیے ہے ہو آخر کار دونوں باہم گلے ملے اور ایک دوسرے سے سینہ سے لپٹ گئے۔ نقل ہے جب گجرات سے دکھن میں آئے تھے تو راستے کے درمیان دریائے گوداوری کو طغیانی ہوئی فقیروں کا راستہ بند ہو گیا پس میاں شاہ نعمتؓ بسم اللہ کہہ کر پانی میں اتر گئے پانی اتر تا گیا آگے بڑھے جب دریا کے بیچ میں کھڑے ہو گئے تو پانی کمر تک تھا سب دائرہ کے لوگ پار ہو گئے اس کے بعد میاں پار ہوئے۔ نقل ہے جب حضرت مہدیؑ نے شہر فرح میں رحلت فرمائی تو دسویں دن میاں سید خوندمیرؓ گجرات کی طرف روانہ ہوئے بیسویں منزل پر راستہ میں قاضی خاں سے ملاقات ہوئی کہ وہ واپس ہو کر حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں آرہے تھے بندگی میاںؓ کو دیکھ کر پوچھا کہ آپ کس لئے روانہ ہو گئے تو فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت کی قاضی خاں نے اپنے آپ کو زمین پر گرایا اور اپنی داڑھی اکھاڑتے تھے اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور فرمایا کہ ایسا کرنا شریعت کے خلاف ہے میرے ہمراہ آؤ آخر کار قاضی خاں میاںؓ کے ہمراہ انیس برس میاںؓ کی صحبت میں رہے اس کے رحلت کی جب تک زندہ تھے ان کی آنکھ سے آنسو خشک نہیں ہوتا تھا کیونکہ مہدی علیہ السلام کی صحبت سے فقر و فاقہ کی تاب نہ لا کر فرار ہو گئے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے ان پر منافقی کا حکم کیا تھا ان کی رحلت کے وقت تجالور میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے کہا انہوں نے دین مہدیؑ میں پوری مضبوطی کے ساتھ جب تک کہ جیئے بغیر افسوس کے نہ جیئے ان پر کیا حکم ہوگا میاںؓ نے فرمایا کہ حکم حاکم پر کسی دوسرے کا حکم نہیں ہے لیکن ان کے متعلق بہشت کی امید ہے۔ نقل ہے حضرت شاہ نعمتؓ کے دو طالب تھے یہاں فقر و فاقہ ہونے کی وجہ سے میاں سید خوندمیرؓ کی صحبت میں آئے میاں شاہ نعمتؓ نے جالور سے بندگی میاںؓ کو ایک خط کھانبیل روانہ کیا کہ بے ڈھنگے طالب یہاں سے وہاں آرہے ہیں آپ ان کو مت رکھو تا کہ بار دیگر کسی کا طالب کسی کے پاس نہ جائے میاںؓ نے جواب میں لکھا کہ کسی کے طالب کسی کی ملک نہیں ہیں ہمارے طالب اگر آپ کے پاس آئیں تو آپ رکھ لیجئے اگر آپ کے طالب ہمارے پاس آئیں تو ہم رکھ لیں گے اگر ان کو آپ اور ہم نہیں رکھیں گے تو پھر یہ لوگ کہا جائیں گے پس ناچار یہی ہوگا کہ وہ منکروں میں چلے جائیں گے۔ نقل ہے موضع لوگڑھ میں ایک سپاہی دور سے یہ ارادہ کرکے آیا کہ حضرت شاہ نعمتؓ کا تلقین ہوں گا گھوڑا اور تلوار ہمراہ تھے لوگوں نے دائرہ کا جو پتہ دیا تھا اس پتہ پر گاوں میں پہنچ کر دیکھا کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے گھر ہیں اس وقت دن کا پہلا پہر تھا جماعت خانہ کے سامنے دیر تک ٹھیرا رہا اور حیران تھا کہ کس طرح معلوم کرے یہ دائرہ ہے جب وقت ذکر پورا ہو گیا تو خود میاں شاہ نعمتؓ ہاتھ میں پانی کا گھڑا لے کر پانی لانے کے لئے باہر نکلے سپاہی نے دیکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا آگے بڑھ کر پوچھا کیا میاں شاہ نعمتؓ کا دائرہ یہی ہے میاںؓ کہاں ہیں میاںؓ کی ملاقات کے لئے آیا ہوں اور ان سے تربیت ہونا چاہتا ہوں پس میاںؓ نے فرمایا کیا تم خصوصاً اسی کام کے لئے آئے ہو تو کہا خدا کی قسم مجھے اس کے سوائے کوئی اور کام نہیں ہے آپ مجھے میاںؓ سے ملا دیجئے آپ نے فرمایا دائرہ یہی ہے اور اس دائرہ کے لوگ بندہ ہی کو میاں کہتے ہیں اور بندہ کا نام میاں نعمت ہے پس تم جماعت خانہ میں اپنا سامان اتارو اور ٹھیرو بندہ کی چار عورتیں ہیں چاروں گھروں میں پانی پہنچا تا ہوں اور چند بوڑھی عورتیں ہیں ان کو بھی پانی پہنچا تا ہوں اس کے بعد تمہارے پاس آوں گا ایک پرانی ٹوپی آپؓ کے سر پر تھی اور ایک بہ بند جس میں بہت سے تہ بند پیوند لگے ہوئے تھے اس لباس میں آپؓ نے بہت سا پانی لایا

اور جا بجا پہنچادیا اس کے بعد پگڑی باندھ کر جامہ پہن کر ہاتھ میں شمشیر لے کر اس کے پاس آئے اور بیٹھ کر قرآن شریف کا بیان شروع کیا بیان کی آواز سنتے ہی تمام برادر اپنے اپنے حجروں سے جلدی جلدی آئے اور بیان سنا اس کے بعد آپؓ نے اس سپاہی کو تلقین کیا ا سنے کچھ گزرانا قبول فرما کر تین دن تک اس کی مہمانی کی اس کے بعد اس کی کچھ فتوح باقی رہ گئی تھی اس کو سفر خرچ دیکر واپس فرمادیا۔نقل ہے جالور میں ایک چاون آیا اس وقت خدا نے کچھ پہنچایا تھا اس میں سے آپؓ نے اس کو بہت دیا سویت کے وقت آیا تو سویت دی اور سویت سے زیادہ بھی دیا اور اس کے سامنے بیان قرآن فرمایا اس نے کلمہ پڑھا اور مہدیؑ کی تصدیق کی اور جامہ اور شمشیر اپنی کمر سے کھولکر میاںؓ کے سامنے رکھا اور تارک دنیا اور طالب مولیٰ ہوکر صحبت اختیار کی اور کہا ہم کو معلوم نہ تھا کہ خدا کا دین اس طرح ہے اور دین کے تمام ارکان اس کو حاصل ہوگئے۔نقل ہے میاں شاہ نعمتؓ کی عادت یہ تھی کہ جب اللہ کی راہ کوئی فتوح آتی تو آپؓ دریافت کرتے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں اگر اضطرار ہوتا تو قبول فرماتے ورنہ قبول نہ کرتے اور یہ فرماتے کہ ہم آج مضطر نہیں ہیں دوسرے دائرے بہت سے ہیں جاؤ ان کو یہ فتوح پہنچاو۔نقل ہے ایک بوہرہ میاں شاہ نعمتؓ کا تلقین ہوا میاں شاہ نظامؓ کے پاس عشر لایا کہ خدا نے پہنچایا ہے شاہؓ نے پوچھا کہ تم کس کے تربیت ہو کہا میاں شاہ نعمتؓ کا تربیت ہوں فرمایا یہ تمہارے مرشد کا حق ہے جاؤ اور اس کو میاں نعمتؓ کے پاس پہنچادو اس نے شاہ نعمتؓ کے پاس فتوح لائی میاں شاہ نظامؓ نے جو فرمایا تھا میاں شاہ نعمتؓ کے سامنے عرض کیا میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ تم ہمارے تربیت ہو تمہاری فتوح لینا ہمارے لئے جائز نہیں کیونکہ نفس کو تکیہ ہوجاتا ہے جاؤ اس کو میاں دلاورؓ کے پاس اللہ کا نام کہہ کر پہنچادو تمہارا دیا ہوا خدا کو پہنچ جائے گا پس اس نے ویسا ہی کیا۔نقل ہے جب میاں سید خوندمیرؓ کے قتال کا وقت قریب پہنچا تو میاںؓ نے کھانبیل سے شہر نہر والہ میں تمام اہل بیت مہدیؑ کو اور تمام مہاجرینؓ کو مع ان کے قبیلوں کے گاڑیوں پر سوار کر کر بھیجوائے بی بی ملکانؓ اپنے آبا واجداد کے محلّہ میں تھے اس محلّہ میں تمام لوگوں کے ساتھ ٹھیرے ہوئے تھے بندگی میاںؓ کے قتال کے ایک مدت بعد میاں شاہ نعمتؓ بی بی ملکانؓ کے پاس جالور سے ایک مسئلہ حل کرنے کے لئے آئے اور وہ مسئلہ یہ تھا کہ ایک دن کتاب جامع الاصول جو فن اصول فقہ میں تھی کسی نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے ہاتھ میں دیا کہ اللہ نے دیا ہے میاںؓ نے اس کو کھول کر دیکھا تو یکایک یہ مسئلہ دیکھا کہ اپنی بی بی سے ملنے کے وقت اپنے نزدیک کوئی لڑکا یا کوئی جانور نہ ہوا گر ہو تو پہلے اس کو علیحدہ کر کے اس کے بعد ملے یہ مسئلہ میاں شاہ نعمتؓ پر بہت گراں گزرا کہ ہم نے تو تمام عمر اس کی تعمیل نہیں کی حضرت مہدیؑ کا کیا عمل تھا بی بی ملکانؓ سے میں حل کروں پس بی بیؓ کے پاس آکر قدمبوسی کہلائی پس بی بیؓ نے چھوٹی چارپائی آپؓ کے لئے بچھائی اور خود دیوار کے پیچھے بیٹھ کر میاں شاہ نعمتؓ کو بلا کر اس پر بٹھایا اور کچھ گفتگو کی اس کے بعد مسئلہ مذکور کو پیش کیا بی بیؓ نے کچھ غصہ میں آکر فرمایا تم جب کبھی آتے ہو بازاری باتیں لاتے ہو پس شاہؓ نے بلند آواز سے کہا ہاں ہاں اے بی بیؓ آپ کو کس لئے یہ بات گراں گزر رہی ہے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ رسولؐ کے بعد بی بی عائشہؓ سے ذاتِ رسولؐ کے احوال میں سے دین کے تہائی حصہ کی صحابہؓ کو تحقیق ہوئی پس بی بیؓ نے فرمایا ہاں سید حمید بچہ میرے پاس رہتا تھا میراں جی میرے نزدیک آتے تھے پس شاہ نعمتؓ نے اس مسئلہ کو اپنے دہن کے تھوک سے مٹادیا اور کہا کہ مجتہد نے خطا کی۔نقل ہے اتوار کے دن بی بی بوں جیؓ کے گھر میں حضرت مہدیؑ تھے چادر درمیان میں باندھی ہوئی تھی کیونکہ میاں شاہ نعمتؓ حضرت مہدی علیہ السلام کے سر

مبارک کو اپنے زانوں پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے اس وقت مہدی علیہ السلام آنکھ بند کئے ہوئے مشغول بحق تھے یکا یک حضرت مہدی علیہ السلام نے آنکھ کھولی اور فرمایا کون برادر ہے آپؓ نے کہا بندہ نعمت ہے فرمایا خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ نعمت مع اپنی آل کے بخشا گیا پھر آنکھ بند کرلی پھر زیادہ وقت گزرنے کے بعد آنکھ کھولی پوچھا کون برادر ہے آپؓ نے کہا بندہ نعمت ہے فرمایا خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ نعمت کو ہم نے اس کی آل سمیت بخش دیا پھر آنکھ بند کی اور بہت دیر بعد آنکھ کھول کر فرمایا کون برادر ہے آپؓ نے عرض کی بندہ نعمت ہے فرمایا خدا کا فرمان ہو رہا ہے کہ ہم نے نعمت کو اس کی آل سمیت بخش دیا پس حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی ٹوپی کو اپنے ہاتھ سے نکال کر میاں نعمتؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا اے میاں نعمتؓ یہ خلعت خدا کے حکم سے تم کو عطا ہوئی ہے پس میاں شاہ نعمت نے اپنی پگڑی کو اتار کر اس کلاہ شریف کو اپنے سر پر پہن لیا اس کے بعد اس پر پگڑی باندھی اس وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جو کچھ ولایت کی آخری نعمت تھی میاں نعمتؓ کو پہنچی تمام برادر گواہ رہیں۔ نقل ہے ایک دن میاں شاہ نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کی میں نے کتابوں میں دیکھا اور علماء کی زبان سے سنا ہے کہ چاشت کی نماز بہت شرف رکھتی ہے اور اس نماز کے ادا کرنے میں بڑا ثواب ہے اگر خوندکار کی اجازت ہو تو بندہ چاشت کی نماز پڑھتا ہے فرمایا اچھا ہے تم چاشت کی نماز پڑھا کرو۔ اس کے بعد آپؓ نے بلاناغہ چاشت کی نماز پڑھی اور نیت چاشت کی نماز کی چار رکعت کی کرتے تھے جیسا کہ نماز حاجت کی چار رکعت کی نیت ہے۔ نقل ہے چاشت کی نماز کا وقت طلوع فجر سے بارہ بجے تک ہے جس دن کہ عیدالضحیٰ آتی ہے اس کو عیدالضحیٰ کا دن کہتے ہیں لیکن عیدالضحیٰ کی نماز کی نیت میں رکعتین صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں۔ نقل ہے میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا ہمارے خوندکار کے صدقے سے بندہ کے پاس خاک و زر یکساں ہے لیکن بندہ کی خواہش یہ ہے کہ تعریف و مذمت دونوں یکساں ہو جائیں میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا آپ کے طالب جو انگشت نما نہیں ہیں ان کے پاس مذمت اور تعریف یکساں ہے (تو پھر آپ کا کیا پوچھنا)۔ نقل ہے میاں شاہ نعمتؓ جہاز پر سوار تھے تو کبھی کبھی آپؓ نے دو نمازیں ایک وقت ادا کیں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی اور مغرب وعشاء کی نماز ملا کر پڑھی اور میاں شاہ دلاورؓ نے بھی بارش زیادہ ہوتی تھی تو دو دو نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر اور عصر اور مغرو عشا آپؓ نے ملا کر پڑھی۔ نقل ہے بیان کے وقت عصر و مغرب کے درمیاں دشمنوں نے دائرہ میں آگ لگا دی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا گھروں کو جلنے دو آج مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھو اسی روز آپؓ شہید ہوئے۔ نقل ہے جالور میں ابراہیم راجہ کا کریجی آیا اور اپنے چھوٹے بچے کو لایا کہ اس کو بچھو کاٹا ہے ہم کو معلوم نہیں کہ کہاں کاٹا ہے ہم نے ہر چند علاج کیا تکلیف کم نہیں ہوتی ہے آپؓ نے فرمایا مہدیؑ کی دوا کرو شفا ہو جائے گی جاؤ اجماع کا پسخوردہ لو اور اس کے جسم کو اس سے دھو تکلیف کم ہو جائے گی انہوں نے ویسا ہی کیا بچے کو شفا ہوگئی۔ نقل ہے موضع بیلا پور میں میاں پیر محمد کے گھروں میں پتھر گرتے تھے اور تمام لوگوں کو دیو کے آسیب سے تکلیف پہنچتی تھی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ اجماع سے پسخوردہ لو اور گھروں کے ہر چاروں طرف پانی گرا دو اور چھڑک دو اور آسیب زدہ کو پلا دو انہوں نے ویسا ہی کیا بلا دفع ہوگئی۔ نقل ہے ایک دن نظام الملک نے میاں شاہ نعمتؓ کے سامنے عرض کیا کہ قلعہ میں بہت شیاطین ہیں ہر شخص کے لئے خطرہ درپیش ہوتا ہے اور مزاحمت واقع ہوتی ہے آپؓ نے فرمایا امام علیہ السلام کی تین قسم کی دوائیں ہیں ایک یہ ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا دولت مندوں اور فقیروں کے لئے رسائن ایک ہی ہے ایک فلفل

دراز (پیپلی) اور ایک لونگ اور ایک ٹکڑا سونٹھ کا مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر ایک سیر پانی میں جوش دے جب چوتھائی رہ جائے پہلے ان تینوں دواؤں کو کھالے اِس پر جوش دیئے ہوئے پانی کو پی لے دوسری دوا یہ ہے کہ فارغ البال پر اس کے اندازے کے موافق اور تنگدست پر اس کے اندازے کے موافق واجب ہے کھانا پکا کر فقیروں کو کھلائے تیسری دوا یہ ہے کہ اجماع المومنین کا پسخوردہ پلائے تمام بیماریاں اور بلائیں دفع ہوجاتی ہیں۔نقل ہے ایک دن فرح میں میاں سید حمیدؓ کو بہت زحمت ہوئی بی بی ملکانؓ کچھ پکارہے تھے مہدی علیہ السلام نے فرمایا میرے اصحاب کو کھلاؤ بی بیؓ نے میاں حیدرؓ میاں سومارؓ میاں چانڈؓ میاں سلیمانؓ میاں حمیدؓ میاں فریدؓ اور میاں ہیبتؓ کو کھلایا دوسرے دن حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کھلانا چاہتے تھے کھلائے بی بیؓ نے عرض کی ہم نے ان کو کھلایا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میراں سید محمودؓ میاں سید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ میاں نظام میاں دلاورؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کو کیوں نہیں کھلایا اگر ان کو کھلا دیتے تو اسی وقت سید حمیدؓ کو صحت ہوجاتی بی بیؓ نے پھر کھانا پکایا اور ان کو دعوت دیکر بلائے اور کھلائے بندہ حاضر نہیں تھا لکڑیا لانے کے لئے جنگل گیا تھا بی بی ملکانؓ نے کہا میراں جیؓ میاں نعمتؓ حاضر نہیں ہیں ان کی سویت کا کھانا ان کے گھر بھیجوا دیتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے بی بی جب وہ اپنے گھر میں آئیں تو ان کو بلا کر سید حمیدؓ کے پاس بٹھا کر کھلاؤ بہت جلدی یقیناً شفا ہوگی پس جس وقت کہ بندہ آیا تو مجھے اپنے گھر میں طلب کر کے فرمایا کہ سید حمیدؓ کے پاس کھانا کھاؤ مجھے تاکید تمام سے فراغت سے کھلائے جب میں روانہ ہوا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے بی بی ملکانؓ میاں نعمتؓ کے پاؤں کے نیچے نظر کرو اور دیکھو کہ کالے رنگ کے گولے لڑکتے ہوئے چلے جارہے ہیں بی بیؓ نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا یہ بلیّات ہیں جو سب دفع ہوگئیں اب سید حمیدؓ ان بھائیوں کے قدموں کی برکت سے صحت پائیں گے۔نقل ہے شہر احمد نگر میں داخل ہونے کے بعد تین بار عید کے لئے آپؓ عیدگاہ کو نہیں گئے اپنے ہی جماعت خانہ میں اپنی ہی اجماع کے ساتھ نماز عید الضحیٰ اور نماز عید الفطر ادا فرمائی اور امام نے مقتدیوں کے ساتھ چار تکبیروں کی نیت کی اور قرأت میں **اذا الشمس کورت و اذالسماء الفطرت** خوش الحان کے ساتھ پڑھے اس طرح تین دفع ادا کئے۔نقل ہے بندگی میاں سید یعقوبؓ بھی کبھی کبھی اپنے دائرے میں عید کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے ہیں۔نقل ہے میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا ایک ہزار مرد تارک دنیا اور طالب حق ہوکر خلوت؟؟؟ ہوگئے خدائے تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں میں الہام بخشا لوگ مطیع ہوگئے خدمت گزار ہوکر خدمت کرنے لگے انہوں نے ہر چند روکا وہ باز نہ آئے پس نو سو آدمی اس اچھی آزمائش میں گرفتار ہوئے اور آرام طلب ہوگئے بغیر کسی اختیار کے اور بغیر کسی طلب کے ان میں سے سو آدمی آگے بڑھ گئے اور خلق سے روگرداں ہوگئے پس اللہ کا حکم فرشتوں کو ہوا کہ ان کو عاقبت اور اقسام کی نعمتیں دکھاؤ جب ان لوگوں نے جنت کے حوروں اور محلوں کو دیکھا تو ان میں سے نو دنے اسی کو اختیار کر کے جسمانی راحت پر ٹھیر گئے ان میں سے دس آگے بڑھے کہ ہم کو بہشتوں اور نعمتوں سے کیا کام ہم تو اس کی (خدا کی) ذات کے طالب ہیں پس ان کو مقام لاہوت عطا ہوا جب یہ لوگ سیاہ پردہ کے پاس پہنچے تو ہاتف نے آواز دی کہ یہ معرفت پانا اور اس مقام میں پہنچنا کس کے واسطے سے ہے تو نو آدمیوں نے اپنے مقام قرب کے لحاظ سے کہا کہ کاملوں کے لئے واسطہ کیا ہے یکا یک محمدؐ کا پنجہ پہنچا اور (دوزخ) کے نیچے کے درجہ میں پھینک دیا مگر ایک شخص نے کہا کہ محض تیرے فضل وکرم سے اور محمدؐ کی ذات کے وسیلہ سے اور دین محمدؐ کے سبب سے ہے

پس ان میں سے ایک شخص پہنچ گیا اور اس کو دیدارِ الٰہی حاصل ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

فضائل رابعہ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور عاقبت پرہیز گاروں کے لئے اور درود وثنا نازل ہو اس کے پیغمبر اور ان کی آل تمام اصحاب پر لیکن بعد حمد وصلوٰۃ کے بندہ نے جو کچھ کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کے حق میں (حضرت مہدیؑ نے) بشارتیں فرمائی ہیں اور جو کچھ کہ خوارق عادات حضرت شاہ نظامؓ کے اور جو کچھ منقبتیں آنحضرتؓ کی ہیں جمع کیا ہے۔ نقل ہے میاں شاہ نظامؓ سلطان خداوند کے بیٹے تھے اٹھارویں سال میں اپنا وطن جائس ترک کر کے فقیر ہو کر خدا کی طلب اختیار کی اور کعبۃ اللہ گئے اور حج ادا کر کے حضرت رسالت پناہؐ کی زیارت کے لئے گئے وہاں ایک بزرگ جن کا نام میاں شیخ الاسلام تھا ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ مجھے اپنا مرید بنائے وہ بزرگ اہل اللہ تھے آپ کی حالت پر نظر ڈالی اور آپ کی روشن ضمیری کو سمجھ گئے اور بہت معذرت کر کے منکسر المزاجی سے کہا کہ میں ایک عاجز اور مفلس آدمی ہوں میرے پاس کیا ہے نہ میں کچھ رکھتا ہوں کہ خود کھاؤں اور نہ آپ کی مہمانی کے لائق ہوں ظن غالب یہ ہے کہ یہ زمانہ امام مہدیؑ کی قربت کا ہے امام مہدیؑ آپ کے ظرف کو پُر کریں تو ان کے لئے سزاوار ہے ورنہ مجھ جیسے کسی آدمی سے آپ کے جیسے صاحب ظرف کے ظرف کا پُر ہونا ناممکن ہے فی الحال آپ بندے کو اپنا کچھ تصدق عطا فرمایئے کہ میں سرفراز ہوں خود شیخ الاسلام نے بطور خاص آپ کے پانی کا پسخوردہ لے کر پیا اور آپ کو رخصت کر دی اس کے بعد حضرت شاہ نظامؓ جس کسی کے پاس گئے اور جو بھی اہل باطن ہوتے تھے اسی طرح کہتے تھے اور انکار کرتے تھے بالآخر آپ شہر چاپانیر آ کر ایک مسجد میں ٹھیر گئے تھے اور وہاں آپؓ نے ایک بی بی سے جن کا نام بی بی مریم تھا شادی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کو مقام چاپانیر میں لایا آپؑ وہاں آ کر ایک پہاڑ کے سایہ کے نیچے ٹھیر گئے تھے کہ یکا یک حضرت شاہ نظامؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر پہنچی اور ملک اعظم نے حضرت مہدی علیہ السلام کے کچھ اخلاق عظیمہ بھی بیان کئے اور کہا کہ آپ مرید ہونے کے لئے جس ذات مقدس کے طلبگار تھے ایسی ہی ذات بابرکات آ کر پہاڑ کے سایہ کے نیچے ٹھیری ہوئی ہے اس کے بعد بندگی میاں نظامؓ سفید کپڑے پہن کر حضرت مہدیؑ کی طرف روانہ ہوئے اُدھر مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا کہ اے سید محمدؐ ہمارا بندہ ہمارے واسطے تیرے نزدیک آ رہا ہے استقبال کر حضرت مہدی علیہ السلام کھڑے ہو کر روانہ ہوئے کہ راستہ کے درمیان میاں شاہ نظامؓ سے ملاقات ہوئی شاہ کو دیکھ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی۔

ظاہری صورت زیبا کچھ نہیں ہے   اے برادر سیرتِ زیبالا

شاہ نظامؓ نے جواب دیا کہ:۔

میں جدھر دیکھتا ہوں اسی کی صورت ہے   جس کو نظر نہیں ہے گناہ اُسی کا ہے

پس مہدی علیہ السلام بغلگیر ہوئے اور فرمایا اے میاں نظامؓ کیا تم اللہ کی یاد بھی کرتے ہو کہا کہ میں اسی ارادہ سے آیا ہوں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام ہاتھ پکڑ کر لے گئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ کر ذکر خفی کا دم دیا شاہ مذکور جذبۂ حق میں ڈوب گئے اور بے ہوش ہو کر گر گئے حضرت مہدی علیہ السلام اپنے پانی کا پسخوردہ ان کے منہ میں ڈالنے لگے تھوڑا ہوش آیا پھر مہدیؑ نے ؟؟؟ فرمایا نظام اپنے وجود میں نہ رہا مگر سرتا پا ذات احدیت ہوگیا پھر حضرت نے یہ ابیات پڑھیں۔

عشق آیا اور خون کے مانند رگ و پوست میں بیٹھ گیا ۔۔۔ پس مجھ کو میری خودی سے خالی کیا دوست سے بھر دیا

میرے وجود کے اعضا سب دوست نے لے لئے ۔۔۔ میرے لئے تو فقط میرا نام ہی ہے اور باقی سب وہی ہے

اٹھا کر آپ کو حجرے میں لے گئے اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے میاں نظام مردانِ خدا بے خبر نہیں رہتے اس کے بعد فرمایا کہ میاں نظامؓ تنہا نہیں آئے بلکہ جماعت کے ساتھ آئے ہیں کہ تمام صفات اور اخلاق رسول اللہؐ کے لائے ہیں نیز فرمایا کہ میاں نظامؓ پورے چراغ کے استعداد کے ساتھ آئے چراغ دان اور تیل اور فتیلہ موجود تھا لیکن ایک کام روشن کرنے کا رہ گیا تھا۔

بندہ نے شمع ولایت مصطفےٰؐ سے روشن کر دیا اور نیز فرمایا کہ شمع ولایت بھائی نظام کی ذات ہے بلکہ آپؓ بہت سے شمعوں کو روشن کریں گے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نظامؓ فاروقی کے لئے نبوت کی خلافت کا بہرہ خدا نے دیا اور خاص خلیفۂ ولایت بنایا۔نقل ہے (حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا) میاں نظامؓ کے دادا شیخ فرید شکر گنجؒ ہیں اور میاں نظامؓ رویت گنج ہیں۔نقل ہے میاں شاہ نظامؓ کو حضرت امام علیہ السلام نے دریائے وحدت آشام فرمایا۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نظام کشک ملامت ہیں (ملامت کے کشکول ہیں) اور میاں نظامؓ مرد حضوری ہیں اور میاں نظامؓ مرد ربّانی ہیں اور میاں نظامؓ الدین (دین کا انتظام کرنے والوں میں ہیں)۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا شاہ نظامؓ ذات دریا ہیں بلکہ دریا نوش ہیں جب بندہ ربوبیت کے دریا بہاتا ہے تو تمام پی لیتے ہیں اسی طرح میں نے سات دریا بہائے وہ سب پی لئے اس طرح لب تر نہ ہوا۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے میاں نظامؓ کو ایسا کشف عطا کیا ہے کہ عرش سے فرش تک بلکہ فلک سے سمک میاں نظامؓ کے سامنے ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے میاں نظامؓ بندہ کے بعد تم امام ہو۔نقل ہے ایک دن نماز ظہر کے لئے میاں شاہ نظامؓ صف پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آہ کرنے لگے مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے میاں نظامؓ تم آہ کرتے ہیں اور عرش اکبر لرزتا ہے قریب ہے کہ گر جائے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مسکینی کے میدان میں میاں نظامؓ اچھے فقیر ہیں۔نقل ہے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس ایک چھوٹی تختی کا نیا قرآن بخاری خط میں لکھا ہوا اللہ نے پہنچا دیا وہی قرآن مہدی علیہ السلام نے شاہ نظامؓ کو دیا طلوع آفتاب سے آفتاب سر پر آنے کے وقت تک پورا قرآن ہوا کہ مہدی علیہ السلام کے سامنے پڑھ رہے تھے یعنی مہدیؑ پڑھنے کے بعد میاں شاہ نظامؓ پڑھ رہے تھے اس اثنا میں میاں فخر الدینؓ اپنا کچھ معاملہ (باطنی) کہنے کے لئے مہدی علیہ السلام کے پاس آرہے تھے کہ یکا یک حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو دیکھا اور منع کیا اور اپنے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو روک دیا جب نماز ادا کی تو میاں فخر الدینؓ سے فرمایا اے میاں فخر الدین تم

جس وقت آئے تھے اس وقت خدا اپنے بندہ کو اپنی زبان سے تعلیم دے رہا تھا اگر تم کچھ اور قدم آگے بڑھ کر آجاتے تو یقیناً جل جاتے۔ نقل ہے ایک دن مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں نظامؓ کو فرمایا کہ خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ اے سید محمدؑ میاں نظامؓ کے حق میں یہ آیت قرآن پڑھ اور کہدے کہ یہ آیت تمہارے حق میں ہے ایسے بھی مردانِ خدا ہیں کہ ان کو سوداگری اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے نہیں پھیرتی یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نازل ہوئی تھی حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کے حکم سے شاہ نظامؓ کے حق میں فرمائی۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض لوگ حال حضور ہیں اور بعض لوگ وقت حضور ہیں اور میاں نظامؓ دائم مدام حضور ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نظامؓ خدائے تعالیٰ کی بے پردہ رویت رکھتے ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نظامؓ بلا میں صبر کرنے والے اور نعمتوں میں شاکر ہیں۔ نقل ہے ایک دن جب ناگور سے روانہ ہوئے تو قضاء حاجت کے لئے شاہ نظامؓ پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ باریک ریت کے سبب سے راستہ مٹ گیا تھا راستہ بھٹک کر حیرت میں پڑ گئے یکا یک راستے اور درختوں اور ہر طرف سے آواز شروع ہوئی کہ یہ مہدیِ موعود خلیفتہ اللہ ہیں اس آواز پر آپؓ مہدی علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے اس حالت کا تذکرہ مہدی علیہ السلام کے سامنے کیا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو خدائے تعالیٰ نے سننے والے کان دیئے ہیں اس لئے تم نے سنا اور آئے۔ نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام کاہہ سے آگے روانہ ہوئے تو میاں سید سلام اللہؓ مہدیؑ کا فتراک پکڑے ہوئے چل رہے تھے اور یہ حکایت شروع کی کہ کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دن جبرئیلؑ نے رسول اللہؐ پر وحی لا کر کہا کہ خدا کے ننیانوے صفت ہیں اگر ان میں سے ایک صفت کسی میں ہو تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اس روایت کو رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار کی جماعت میں کہا ابوبکر صدیقؓ زار، زار روئے اور کہا یا رسول اللہؐ ان میں سے کیا کوئی صفت مجھ میں ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بلکہ سب صفات تجھ میں ہیں تین دفعہ تکرار فرمائی اس وقت زوال کا وقت تھا اور زمین کی ریت گرم ہوگئی تھی حضرت مہدی علیہ السلام چلتے ہوئے گھوڑے کو ٹھیرا کر سن رہے تھے اور شاہ نظامؓ مہدی علیہ السلام کے سامنے چل رہے تھے آپؓ بھی پلٹ کر ٹھیر گئے اور روئی بھری ہوئی سپر آپؓ کے سر پر تھی اس کو اپنے پاؤں کے نیچے ڈال کر اس پر کھڑے ہوگئے اور زار زار رو رہے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے اس نقل کے خاتمہ پر کہا اے میراں جی اس مرتبہ پر آپ کے اصحابؓ میں سے کیا کوئی ہیں تو آپؑ نے فرمایا ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ کون ہیں اگر آپؑ واضح طور پر فرمائیں تو ہم ان کی عزت کریں گے اور ان پر اعتماد کریں گے پس آپ نے خدا کے فرمان سے فرمایا بلکہ سب اس میں (شاہ نظامؓ میں) ہیں تین دفعہ آپؑ نے فرمایا اس کے بعد روانہ ہوگئے۔ نقل ہے ایک دن نگر ٹھٹھ کے راستہ کے درمیاں ایک جگہ بہتے ہوئے پانی کی نہر اور دلکش درخت تھے مسافت طے کرنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام وہاں ٹھیر گئے اور اصحابؓ سے فرمایا کہ کپڑے دھولو اور غسل کرلو پس برادر اس نہر پر کپڑے دھونے میں مشغول ہوگئے میاں شاہ نظامؓ نے بار بار کہا کیا اچھی جگہ ہے کہ فقیروں کے رہنے کے لائق ہے یہ سن کر بعض اصحابؓ نے مہدی علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ میراں جیؑ شاید میاں نظامؓ کو یہ جگہ پسند آگئی ہے اسی جگہ رہ جائیں سے حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں شاہ نظامؓ کی طرف روانہ ہوئے اور شاہ نظامؓ خود حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آرہے تھے راستہ میں ملاقات ہوئی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے میاں نظامؓ دینا دلانا سب پورا ہو چکا جہاں کہیں کہ

رہیں کوئی خوف وگرانی نہیں ہے لیکن بندہ کے جیسا بھائی کہاں سے پائیں گے پس شاہ مذکور آزردہ ہوئے اور کہا لوگ کس طرح دروغ کہتے ہیں مہدیؑ نے فرمایا میاں نظامؓ ستّاری خدا کی صفت ہے اس صفت میں آؤ اور خاموش رہو بعض لوگ حوض ہیں اور بعض لوگ نہر ہیں اور تم دریائے عمیق ہو۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص پیاسے کو نہ دیکھا ہو تو چاہیئے کہ میاں نظامؓ کو دیکھے۔نقل ہے اللہ تعالیٰ نے فرح کے راستہ کے درمیان شاہ نظامؓ کو ایک لڑکی عطا فرمائی آپؓ نے ان کا نام بی بی نور اللہ رکھا سفر کی گرانی کی وجہ جھولی بنا کر اپنے کاندھے پر رکھ کر لے جاتے تھے ایک دن ایک صحرا میں بہتی ہوئی نہر اور سایہ دار درخت تھے حضرت مہدی علیہ السلام وہاں زوال کے وقت اتر گئے اور ظہر کی نماز اسی جگہ پر پڑھنا قرار دیا جب وہاں سے روانہ ہوئے تو شاہ نظامؓ بی بی نور اللہ کی جھولی کو جس درخت سے لٹکائے تھے اسی جگہ چھوڑ کر چلے گئے جب تین میل آگے بڑھ گئے تو یکا یک حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھا کہ لڑکی ان کے پاس نہیں ہے فرمایا اے میاں نظامؓ تمہارا رفیق کہاں ہے عشقِ حق کی مستی کی حالت سے ہوشیار ہو کر کہا شاید فلاں درخت کی ڈالی سے جو لٹکایا تھا وہیں رہ گئی ہے فرمایا جاؤ وہاں سلامت ہے لے کر آؤ پس آپؓ نے واپس آ کر وہاں دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس درخت کے نیچے بیٹھا ہے جب شاہؓ کو دیکھا تو سر نیچے کر کے چلا گیا آپؓ نے قریب آ کر بی بیؓ کو سلامت پایا لے کر آئے اور مہدی علیہ السلام کے سامنے ماجرا کہا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا شیروں کے نگہبان شیر رہیں۔نقل ہے ایک دن فرح میں اللہ تعالیٰ نے شاہؓ کو لڑکا عطا فرمایا مہدی علیہ السلام کو اطلاع ہوئی خود تشریف لا کر اپنی گود میں لیکر کان میں بانگ نماز فرمائی اور عبدالرحمٰن نام رکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میاں نظامؓ کو پوت دیا ہے اور یہ بچہ امرت بیل ہو گیا ہے مہدیؑ کا یہ فعل رسول اللہؐ کی اتباع میں ہوا کہ اسی طرح رسول اللہؐ ابو بکرؓ کے گھر میں آ کر بچہ کو اپنی گود میں لئے اور بانگ نماز کان میں فرمائی اور عبدالرحمٰن نام رکھا۔نقل ہے میاں عبدالرحمٰنؓ کے لئے دودھ نہیں تھا شاہؓ بہت پریشان ہوئے پس میاں شاہ نظامؓ بچہ کو لا کر مہدی علیہ السلام کے قدم مبارک پر ڈال دیتے تھے حضرت علیہ السلام اپنا انگوٹھا میاں عبدالرحمٰن کے منہ میں دیتے تھے اور آپؓ انگوٹھے کو چوستے تھے پیٹ بھر جانے کے بعد سو جاتے تھے سوا دو سال کی عمر تک آپؓ اسی طرح پیتے رہے حضرت شاہؓ ہر روز لاتے تھے اور میاں عبدالرحمٰن دودھ چوستے تھے میاں شاہ نظامؓ نے دوسرے دن عرض کی کہ میراں جی عبدالرحمٰن کبھی بھوکے نہیں ہوتے ہیں مہدیؑ نے فرمایا میاں عبدالرحمٰن نور پیتے ہیں۔نقل ہے جب حضرت مہدیؑ کعبتہ اللہ آئے تو فرمایا اے میاں نظامؓ تم پہلی مرتبہ کعبہ آئے تھے تو کیا نشان دیکھیں کہا میراں جی پہلی مرتبہ کعبہ آیا تھا تو کعبہ کو بغیر صاحب کعبہ کے دیکھا تھا اور اس دفعہ صاحبِ کعبہ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔نقل ہے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور میاں شاہ نظامؓ کو اپنے پیچھے طواف کرتے ہوئے پایا فرمایا اے میاں نظامؓ کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو تو عرض کی ہاں خوندکار کے صدقہ سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کعبہ حضرتؑ کا طواف کر رہا ہے اور حضرتؑ کو دکھا کر یہ آیت پڑھ رہا ہے **فلیعبد وارب ھٰذا البیت** (پس چاہیئے کہ عبادت کریں وہ اس گھر کے رب کی)۔نقل ہے ایک دن جو پیر کا دن تھا رکن اور حجر اسود کے درمیانی مقام میں جو منبر ہے اس پر کھڑے ہو کر مہدیؑ مہدیت کا دعویٰ فرما رہے تھے اور رسولؐ کی حدیث پڑھ رہے تھے تین دفعہ بلند آواز سے **من اتبعنی فھو مومن** (جس نے میری پیری کی پس وہ مومن ہے) کہہ کر مہدیت کے دعویٰ کو ظاہر کیا اور اس وقت شاہ نظامؓ اور قاضی علاء الدینؓ

دونوں کھڑے ہوکر کہاانـا نتبعـکَ (بے شک ہم آپ کی پیروی کرتے ہیں)اوردونوں نے بیعت کی پس حضرتؑ نے فرمایا کہ قاضی کتنے گواہوں سے راضی ہوتا ہے قاضی علاء الدینؒ نے کہا دو گواہوں سے راضی ہوتا ہے پس بہت سے لوگوں نے امـنـا و صدقنا کہا۔ نقل ہے جب حضرت مہدی علیہ السلام رحلت کی تو شاہؓ کمر باندھ کر قبر میں اترے اور حضرت مہدیؑ کو اندر لٹا دیئے۔نقل ہے اسی روز مہدیؑ کی رحلت کے بعد اصحابؓ نے میراں سید محمودؓ کو مجبور کیا کہ بیان قرآن کیجئے میراں سید محمودؓ نے زاری کرتے ہوئے فرمایا کہ مہدیؑ خلیفۂ خدا کی جگہ میں کون شخص ہوں جو بیٹھوں اوراس قدر رور ہے تھے کہ بات نہیں کر سکتے تھے پس میراں سید محمودؓ نے شاہ نظامؓ کو حکم کیا کہ آپ بیان کیجئے کہ آپ تعلیم مہدیؑ سے حافظِ قرآن ہو اور آپ کو مہدیؑ نے قرآن بطور میراث دیا ہے اس کے بعد شاہ نظامؓ بیانِ قرآن کرتے تھے کبھی کبھی میراں سید محمودؓ بیان فرماتے تھے یہاں تک کہ بھیلوٹ میں آکر رہ گئے اس کے بعد میراں سید محمودؓ ہمیشہ بیان کرتے تھے۔نقل ہے جب شیخ علی فیاض تین عالموں کے ساتھ شہر ہرات سے آئے تھے مہدیؑ سے سوال کیا کہ مہدیؑ کی علامت یہ ہے کہ کہدے اے محمدؐ یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر اور وہ شخص بلائے گا جو میری پیروی کرے گا اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکین سے نہیں ہوں کیا کوئی دیدار خدا کے گواہ ہیں تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم شریعت کے گواہ چاہتے ہو یا حقیقت کے گواہ چاہتے ہو شیخ علی فیاض نے کہا دونوں طریقوں سے میں گواہ چاہتا ہوں پس مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر شریعت کے گواہ چاہتے ہو تو میاں نظامؓ اور میاں دلاورؓ سے پوچھو اور اگر حقیقت کے گواہوں کو چاہتے ہو تو یہ لو محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام میرے سیدھے اور بائیں جانب کھڑے ہوئے ہیں پوچھ لو اسی وقت گواہی دیں گے اور نیز فرمایا (حقیقت کا) ایک گواہ بندہ بھی ہے شیخ علی فیاض نے کہا خدا کی قسم میرے لئے خوندکارہی کی ذات گواہ بس ہے۔نقل ہے سلطان حسین ہروی نے چار عالموں کو حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا کر ان کے ہمراہ ایک کمان بھیجی تھی کہ وہاں کے تمام عالموں نے اتفاق کیا تھا کہ اگر یہ مہدی حقیقی ہیں تو اس کمان کو کھینچ سکیں گے اور اگر مہدیؑ لغوی ہیں تو اس کمان کو نہیں کھینچ سکیں گے جب یہ لوگ آئے اور کمان لائے تو اس وقت مہدیؑ سر دھو رہے تھے بندگی شاہ نظامؓ کو بھجوایا کہ تم جاؤ اور اس کمان کو کھینچو انہوں نے کہا میراں جی یہ کام حضرتؑ کا ہے ہمارا کام کس طرح ہوسکتا ہے پس آپؑ نے فرمایا ہمارا حکم ہے تم جاؤ اس کمان کو کھینچو پس شاہ مذکورؓ نے آکر اس مجلس میں بیٹھ کر اس کمان کو لیا اور کھینچا اسکمان کے دونوں گوشوں پر دو مہر زر تھے باہر آگئے اور مجمع کے سامنے ڈال دیئے گئے انہوں نے تعجب کیا پس شاہ نظامؓ نے فرمایا بھائیوں بندہ میں کوئی طاقت نہ تھی کہ اس کمان کو اپنے ہاتھ میں لیتا لیکن مہدیؑ کے حکم نے اس کو کھینچا ہے ہم لوگ مہدیؑ کے خادم ہیں۔نقل ہے حضرت شاہ نظامؓ رادھن پور سے اندو درہ آکر دائرہ باندھ کر رہے ایک دن گھڑا لے کر حوض پر آئے تو یکایک زمین طے ہوگئی چند قدم میں پوکھر آباد کے حوض پر آکر کھڑے ہوگئے اور گھڑا بھر کر کاندھے پہ لے کر روانہ ہوئے چند قدم میں گھر میں آگئے بی بی مریمؓ نے کہا میاں جی اس جلدی سے پانی لائے گویا کہ کوئی شخص پانی لے کر دروازہ پر کھڑا تھا مسکرا کر فرمایا اے بی بی یہ پانی پوکھر آباد کے حوض کا ہے بی بی مریمؓ حیران ہوکر رہ گئیں۔نقل ہے ایک دن فتح خاں بڑوجو میاں شاہ نظامؓ کے تربیت تھے ایک سو تنکہ لائے آپؓ نے قبول فرمایا دوسرے مہینے میں بھی ایک سو تنکے خدا کے نام بھجوائے آپؓ نے قبول فرمایا جب تیسرا مہینہ ہوا تو بھی ایک سو تنکے بھجوائے آپؓ نے قبول نہیں فرمایا اور

جھڑک دیا کہ ہم کو تعین بھیجتا ہے کیا ہم کو نوکر رکھ لیا ہے میں نہیں لوں گا ایسا کھانا روا نہیں ہے۔ نقل ہے ایک دن کچھ غلّہ اور کپڑے دوسو تنکے انہوں نے (فتح خاں برونے) حضرت شاہ نظامؓ کے پاس لائے کہ اللہ نے دیا ہے آپ نے قبول نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ تو چونکہ ہمارا تربیت ہے اس لئے گزرانا ہے اس میں مقصود خدا نہیں اگر تیرے دل میں مقصود خدا ہوتا تو تمام جگہ تمام دائروں میں دیتا میں اس کو نہیں لوں گا پس فتح خاں نے بہت عاجزی کی اور کہا بہتر ہے میں سب جگہ خدمت کروں گا پس جس قدر کہ شاہ مذکورؓ کے پاس لایا تھا اسی قدر تمام دائروں میں فتوح بھیجوایا پس بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنے دائرہ میں سویت کر کے دیدی۔ نقل ہے گجرات میں ایک کافر خرق عادت والا مشہور تھا اس کے کافر خادم بہت تھے آسمان ہفتم تک اس کی سیر تھی ایک دن حضرت شاہؓ نے راستہ کے درمیان اس کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس کے نزدیک جا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا وہ ہشیار ہوا اور آنکھ کھول کر شاہ مذکورؓ کو دیکھا پس شاہؓ نے فرمایا یہ سیر وسلوک کس سبب سے ہے اور اس مقام تک تمہاری رسائی کیا ہے کہا خواہش نفسانی کا خلاف میں نے کیا آپؓ نے فرمایا **لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** کہدے اس نے کہا میرا نفس کہتا ہے کہ مت بول آپؓ نے فرمایا خواہش نفسانی کا خلاف کر اس کا خلاف نہ کروں اس نے کہا کہئے میں کیا کہوں آپ نے فرمایا بول **لَآاِلٰہ اِلَّااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** اور مہدیِ موعودؑ آئے اور گئے **اٰمنا و صدقنا** اس نے کہا ساتھ ہی بغیر پردہ کے دیدار خدا میں واصل ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد جان حق کے حوالے کیا حضرت شاہؓ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے سینہ پر مشت خاک رکھ کر روانہ ہوئے جب آپؓ پلٹ کر دیکھے تو غائب تھا۔ نقل ہے کہ ایک کیمیا گر سونا بناتا تھا بہت لوگ مدت دراز سے اس کی خدمت کرتے تھے کسی کو سونا بنانے کا ہنر نہیں سکھایا تھا اور یہ لوگ چونکہ طالب صادق تھے اس کی صحبت کو نہیں چھوڑتے تھے پس یکا یک اس پر شاہ نظامؓ کا گزار ہوا آپؓ نے دیکھا کہ وہ بے پروا بیٹھا ہے اور اس کے اطراف اس کے خدمت گزار حلقہ باندھ کر کھڑے ہیں پس شاہ نظامؓ نے اس کے پاس جا کر کہا تو نے ان کو کیوں حیران کیا ہے تو اپنا عمل ان کو کچھ کیوں نہیں سکھاتا اس مست نے کوئی جواب نہیں دیا پس آپؓ نے ان لوگوں سے فرمایا اگر اس دیو کی دیول معہ دیواروں کے سونے کی ہو جائے اور قیامت تک تمہارے واسطے باقی رہے اور لوگ اس میں سے توڑ توڑ کر لے جائیں تو نہ گھٹے اور نہ کم ہو اور ہمیشہ اپنی حال پر رہے اگر تم ایک شرط مضبوطی کے ساتھ کرو کہ تم سب مسلمان ہو جائیں گے اور کلمہ پڑھیں گے اور سب مہدی علیہ السلام کی تصدیق کریں گے تو ان سب لوگوں نے اقرار کیا اور قسم کھائی پس اس دیول پر حضرتؓ نے نگاہ ڈالی پس وہ تمام کی تمام خالص اعلیٰ ترین سونے کی ہوگئی پس وہ کیمیا گر بھی دوڑا اور وہ سب بھی سونا لینے کی طرف متوجہ ہو کر بے خبر ہو گئے شاہؓ نے کہا اے دیوانو تم اپنے اقرار کو یاد کرو اور کلمہ پڑھو اور تصدیق کرو کسی نے کوئی جواب نہ دیا ان میں کا جو بڑا تھا بتوں کو توڑ رہا تھا اور یہ لوگ دیواروں کو توڑ رہے تھے جب شاہ مذکورؓ نے دیکھا کہ یہ لوگ بے ہوش ہیں اور زر کی محبت سے پریشان ہیں تو آپؓ نے یکا یک فرمایا اے بے خبرو وہ تو پتھر ہے پتھر کو کیا توڑ رہے ہو جو خالص سونا ہو گیا تھا وہ سادہ پتھر ہو گیا انہوں نے دیکھا کہ جو کچھ انہوں نے توڑا تھا وہ تو قیمتی سونا رہ گیا پس شاہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور خلاف شریعت باتیں کرنے لگے کہ ہمارا خدا ہم کو دغا دے کر جا رہا ہے اس کے بعد شاہؓ وہاں سے تیز تیز چل کر ایک چھوٹی خشک نہر پار ہو کر کھڑے ہو گئے اور اس نہر کو اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے حکم کیا کہ جاری ہو جا ایک بڑا اسیلاب جاری

ہوگیا شاہ نظامؒ نے فرمایا اگرتم لوگ حق کے طالب ہوتو اپنے آپ کونہر میں ڈالواور ہمارے پاس آجاؤ آخر وہ لوگ کھڑے ہوکر حیرانی سے دیکھ رہے تھے کہ شاہ نظامؒ چلے گئے۔نقل ہے موسیٰ خاں پولادی جومیاں شاہ نظامؒ کے تربیت تھے ایک دن رادھن پور سے شکار کے لئے گئے کوئی شکار نہ پایا بھوکے ہوکر واپس ہوئے گھر دور تھا اپنے جی میں کہا کہ میاں شاہ نظامؒ کے پاس جانا چاہیئے جواس زمانہ میں ایک جنگ میں حوض پر ٹھیرے ہوئے تھے وہیں حضرتؒ سکون خاطر کے لئے بیٹھے تھے وہاں موسیٰ خاں نے آکر کہا مجھے بھوک ہورہی ہے آپ کچھ کھلائے شاہؒ نے مسکرا کر باہر کھڑے ہوکر دیکھا کہ ہرنوں کا گلہ ٹھیرا ہوا ہے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بلایا سب ہرن دوڑتے ہوئے آئے اورشاہؒ کے قریب ٹھیر گئے شاہؒ نے ایک بڑے موٹے نر ہرن کو دیکھ کر فرمایا کہ آگے آوہ گلّے سے جدا ہوکر سامنے آیا اس سے فرمایا ذبح ہوجا ذبح ہوگیا پھر فرمایا بھونے جا بھونے گیا پھر خوان پر جس حالت میں ہونا چاہیئے اس حالت میں ہوگیا آپؒ نے موسیٰ خاں کواشارہ فرمایا کہ تناول کروپس موسیٰ خاں نے اپنے سپاہیوں اور متعلقین کے ساتھ تناول کیا سب کے سب سیر ہوگئے اورکوئی شخص بھوکا نہ رہااس کے بعد ہرن کی طرف دیکھ کراپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا زندہ ہووہ زندہ ہوکر دوڑا اوراپنے گلے میں مل گیا موسیٰ خاں فولادی ان خوارق کو دیکھ کرروانہ ہوگئے۔نقل ہے ایک دن ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی رورہی تھی اورایک بکری کے بچے کواپنی گود میں لی ہوئی تھی کہ شاہ نظامؒ کااس طرف سے گزرہوا جب آپؒ نے دیکھا کہ رورہی ہے تو پوچھا کیوں رورہی ہے اس نے کہا یہ بکری کا بچہ اوپر سے گرگیا اس کے چاروں پاؤں ٹوٹ گئے ہیں کیا کروں جب شاہؒ نے اس کو دیکھا تو بیٹھ کراس کے چاروں پاؤں اپنے دستِ مبارک سے پکڑ کراس کے سامنے پھنک دیا وہ دوڑنے لگا اوراس کے پاؤں درست ہوگئے چلے گیا۔نقل ہے ایک دن موضع اندودرہ میں ایک گویّا آیا اور بجارہا تھا یکا یک شاہؒ کا جسم بڑا ہونے لگا بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ حجرے میں تھے اورشاہ نظامؒ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے پس شاہؒ کا وجودمبارک اِس قدر بڑا ہوا کہ تمام حجرے میں نہیں سمارہا تھا پس بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ نے اس گویّے کواپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ خاموش ہوجا وہ خاموش ہوگیا پس وجودِ مبارک آہستہ آہستہ چھوٹا ہونے لگا جیسا پہلے تھا ویسا ہوگیا۔نقل ہے ایک دن جالور میں بندگی میاں نظامؒ کے دائرے کے ایک برادر بازار گئے تھے کہ فتح خاں بڑوا اپنی وزارت کے دبدبہ کے ساتھ باجا بجواتا ہوا آیا وہ برادر تماشہ دیکھنے کے لئے ٹھیر گیا جب فتح خاں قریب پہنچا تواس برادر کو دیکھا اورسلام کیا اورمیاں شاہ نظامؒ کوقدمبوسی کہلایا وہ برادر خوشی سے آکر فتح خاں کا سلام شاہؒ کو پہنچایا جب میاں شاہ نظامؒ نے سنا تو فرمایا تو کہاں گیا تھا اورکس کا سلام لایا کس طرح ملاقات ہوئی تھی سچ سچ کہہ اس برادر نے کہا کچھ لانے کے لئے بازار گیا تھا اس جانب کی آواز آئی میں ٹھیر گیا تھا اس نے مجھے دیکھا اسلام کیا اورخوندکار کوبھی خدمت اورتسلیم کہا فرمایا وہ تنہا نہ تھا شاید اپنے لشکر کے ساتھ آرہا ہوگا اورتو تماشہ دیکھنے کے لئے کھڑا ہوگا یہاں تک کہ تجھ کو دیکھا اورسلام کیا قرآن شریف کے حکم سے تو دنیا کا طالب ہوگیا پس آپؒ نے اس برادر کودائرے سے نکال دیا وہ برادر دائرے کے دروازے کے قریب تین رات دن پڑارہا اس کے بعد دائرے کے چھ برادروں نے اس کی رجوع قبول کرانے اس کی خطا کی معافی کے لئے شاہ نظامؒ کے سامنے عرض کی پس ان چھے برادروں کوبھی آپؒ نے دائرے سے نکال دیا پس وہ سات برادر اپنے اہل وعیال کے ساتھ آفتاب کی حرارت میں پڑے رہے یہ خبر میاں سید خوندمیرؒ کو پہنچی آپؒ بھالی پرسوار ہوکر تشریف لائے اوران کی رجوع قبول کرائے اوراسی

درے مارے اور گلوگلیر ہوئے اور دائرہ میں ٹھیرا دیئے۔نقل ہے ایک دن میاں شاہ نظامؒ ابوگڑھ کے قلعہ پر چڑھ کر اپنے اصحاب اور فرزندوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میاں ابوالفتح نے پوچھا میاں جی کامل کس کو کہہ سکتے ہیں فرمایا ہم پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ہیں کامل وہ ہے کہ اگر پہاڑ سے کہے کہ چل تو پہاڑ فوراً چلنے لگتا ہے یہ بات آپؒ کی زبانِ مبارک سے نکلی تھی کہ ابوگڑھ کے پہاڑ میں جنبش پیدا ہوگئی حضرت شاہ نظامؒ نے فرمایا اے پہاڑ ہم نے حکایت کی ہے تجھ سے نہیں کہا تو اپنی جگہ پر ٹھیر۔نقل ہے ایک دن میاں ابوالفتح نے پوچھا میاں جی متوکل کون شخص ہے فرمایا ہم پھلوالے درخت کے نیچے بیٹھے ہیں اور اس پر جانور ہو جی میں آتا ہے کہ یہ جانور کچھ دیویں تو ہم کھائیں اسی طرح اُس شخص کو تمام عالم کی توقع ہوتی ہے۔نقل ہے جب بندگی میاں ابوالفتح حضرت شاہ نظامؒ کے پاس آئے اور مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا اقرار کیا اور تربیت ہو کر حضرت شاہؒ کی صحبت اختیار کر کے رہ گئے تھے جب چار سال گزرے تو شاہ نظامؒ نے بی بی ملکانؒ کے پاس آکر عرض کی کہ بی بیؒ ہدن جی کی نسبت کے لئے میں جوڑا لایا ہوں جو قوم بنمانی سے پاک شیخ زادہ اور صدیقی مرد ہے آپؒ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے تو کہا اس کا نام ابوالفتح بدرالدین ہے بی بیؒ نے فرمایا اس بچے کو ہم نے بھی دیکھا ہے اور ہم اس کو پہچانتے ہیں اچھا ہے پس آپؒ نے ایک رقعہ میاں نعمتؒ کا موسومہ جالور روانہ فرمایا شاہ نعمتؒ جالور سے آئے اور بندگی میاں شاہ دلاورؒ بلاسر سے اندودرہ آکر حاضر ہوئے اور دوسرے چند مہاجرؒ بھی آئے اس کے بعد میاں ابوالفتح کا نکاح ہوا لیکن اس میں ایک آفت شروع ہوئی جس کا قصہ دراز ہے اس دراز قصہ کو بیان کرنے کا امکان نہیں ہے۔نقل ہے ایک دن احمد شہ قدن شاہ نظامؒ کو دعوت دی تھی اور ملک الہدادؒ کو بھی دعوت دی تھی جب بُلایا تو شاہؒ نے فرمایا اے ملک تم رہو بندہ مقصودِ خدا کسی کام کے لئے جاتا ہے اور اس کام کو تم بھی جان لوگے ملکؒ نے کہا اچھی بات ہے میاں جی آپؒ جائیے اور بندہ کو یہیں رکھئے ہم رہیں گے۔نقل ہے کہ پٹن میں ملک بخن جن کا عرف ملک برخوردار تھا اور ملک الہداد ملک حماد ملک شرف الدین اور ملک الہداد کے فرزند ملک پیر محمد رضی اللہ عنہم یہ پانچوں حضرات نے مہدیؑ کی تصدیق کی اور تربیت بھی ہوئے لیکن پٹن میں رہگئے تھے اور حضرت مہدیؑ کے ہمراہ نہیں گئے جب تمام مہاجرینؓ گجرات آگئے تو ملک الہدادؓ اور ملک پیر محمدؓ نے ترک دنیا کر کے طالب خدا ہو کر شاہ نظامؒ کی صحبت اختیار کی اور سویت کا کام ملک الہدادؓ کے تفویض تھا دس سال صحبت میں رہے اور سویت کی خدمت انجام دیتے رہے۔نقل ہے جب میاں شاہ نظامؒ کو حق تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ اے میاں نظامؒ تیرے خوان سے جو کچھ ملک الہداد کا رزق خزانۂ ولایت سے میں مقرر کیا تھا پہنچا دیا اب اجازت دے کہ میاں سید خوندمیرؓ کی خلافت ہم نے اس کو دی پس شاہ نظامؒ نے اجازت دی اور ملک کی روانگی کے وقت میاں شاہ نظامؒ نے فرمایا کہ ملک الہداد کو دیا دیا دیا ایسا دیا کہ اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا تھا اور اس سے زیادہ کسی کو نہیں۔نقل ہے ایک دن ایک سو تنکے سید مصطفےٰ عرف غالب خاں کی طرف سے اللہ نے پہنچایا تھا۔ پچاس تنکوں کو آپؒ نے سویت کر دی اور پچاس تنکے ملک الہدادؓ کے حوالہ کئے کہ رکھو اس میں کچھ خدا کا مقصود ہے ملکؒ اس کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور ایک کونے میں رکھدیئے اس پر ایک مدت گزر گئی دائرہ میں ایک دفعہ بہت فقر و فاقہ ہوا اور اضطرار کی حالت پیدا کر دیا ملکؒ بھول گئے تھے غیب سے آواز آئی کہ اے الہداد اُن پچاس تنکوں کو کیوں بھول گیا اُس وقت اُن تنکوں کو لے کر شاہ نظامؒ کے پاس لائے شاہ نظامؒ نے فرمایا خدا کا مقصود یہ تھا کہ اس وقت سویت ہو پس سویت کر کے دیدیئے اس وقت فرمایا کہ آج یہ

مہمانی ملک الہداد کی طرف سے ہے۔نقل ہے جب ملک الہدادؒ میاں سید خوندمیرؓ کے پاس گئے تو شاہ نظامؓ نے ایک دن بیان قرآن نہیں کیا برادروں نے عرض کی میاں جی بیان فرمائیں تو فرمایا کہ ایک شخص بیان سننے والا جو مرد تھا وہ تو چلے گیا اب کس کے سامنے بیان کروں جب دوسرا دن ہوا تو آپؓ نے بیان کیا اور فرمایا کہ بندہ بیان نہ کرتا لیکن میاں عبدالرحمٰنؓ کے لئے بیان کرتا ہوں۔نقل ہے ایک دن دو برادر تلقین ہونے کے لئے شاہ نظامؓ کے پاس آئے تھے ایک برادر کو اسی وقت تلقین فرمایا اور دوسرے سے فرمایا کہ کل آؤ میں تربیت کروں گا پس اس کو دوسرے دن تربیت کیا میاں عبدالرحمٰنؓ نے پوچھا کہ اس میں کیا مصلحت تھی فرمایا کہ ہم نے اس کی پیشانی پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ مقبول ہے اور پھر لوح محفوظ میں دیکھا کہ مقبول ہے اور پھر علم قدیم میں دیکھا تو اس میں لکھا ہوا پایا کہ مردود ہے پس خدا سے اصرار کے ساتھ عرض کرکے علم قدیم میں ہم نے لکھوایا کہ مقبول ہے پس دوسرے روز ہم نے اس کو تربیت کیا۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ نظامؓ اور بندگی ملک معروفؓ ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ (شاہؓ کے) جی میں ایک بات آئی فرمایا کہ ملک معروف آپؓ کی لڑکی کی نسبت میاں عبدالرحمٰن سے کر دیجئے اچھا ہے ملکؓ نے فرمایا اس سے کیا بہتر ہوگا پس میاں عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا آج کی رات میں تمہارا کار خیر ہے حجرے کے محراب سے دو تنکے لو اور سفیدہ لے کر تمہارے کپڑے اور ملک معروفؓ کے گھر سے (دولہن کے) کپڑے لے کر دھو کر آؤ آپؓ نے ویسا ہی کیا عشاء کے بعد نکاح خوانی ہوگئی شاہ نظامؓ میاں عبدالرحمٰنؓ کے ہمراہ ملک معروفؓ کے گھر میں آئے اور بی بی کو جو کمسن تھیں میاں عبدالرحمٰنؓ اپنے گھر لے کر آئے جب دن ہوا تو نکاح کی خبر پھیلی پس فتح خاں اور غالب خاں نے بہت کچھ مدد کی اور کپڑے اور بہت کچھ خوان لائے اور زر نقد بھی لائے شاہؓ نے سب کو لے کر سویت کر دی تین دن متواتر گزرے تھے کہ نئی دلہن اور میاں عبدالرحمٰنؓ کے قالب میں قوت نہیں پہنچا تھا پس دن چڑھے میاں عبدالرحمٰن دائرے کے باہر قضاء حاجت کے لئے گئے تھے دیکھا کہ گاڑی کے راستے میں کچھ گیہوں کے دانے چھلکے سمیت پڑے ہوئے ہیں ان کو ایک جگہ جمع کر کے لائے اس وقت شاہ نظامؓ جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے میاں عبدالرحمٰنؓ کو دیکھا اور فرمایا آؤ جب آئے تو پوچھا یہ کیا ہے عرض کی کہ یہ ایسی چیز ہے فرمایا جاؤ اسی جگہ ڈالکر آؤ پس آپؓ نے اس کو اسی جگہ ڈال دیا اور واپس آئے اس کے بعد (شاہؓ نے) فرمایا اے میاں عبد الرحمٰنؓ اگلے زمانے میں اس قسم کی چیز اولیاء اللہؒ کے لئے جائز تھی لیکن مہدیؑ کے عہد میں روا نہیں ہے اس سبب سے ہم نے اسی جگہ ڈال دینے کے لئے کہا ایک پہر اس واقعہ پر گزرا تھا کہ راجے مرادی اور راجے سون کی طرف سے روٹیاں اور میٹھے اور تر میوے اور حلوہ آیا تو فرمایا خدا نے دیا ہے اس کو سویت کردو اور یہ نعمت عروس کے لئے بھجوایا ہے اور۔نقل ہے کہ ملک معروفؓ کی تین لڑکیوں کی شادی میاں شاہ نظامؓ کے تین فرزندوں سے ہوئی ایک لڑکی بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ کو اور ایک لڑکی میاں عبد القادرؓ کو اور ایک لڑکی میاں عبدالرزاقؓ کو دیئے تھے اور چوتھی لڑکی ملک پیر محمدؓ کو دیئے تھے۔نقل ہے تمام مہاجرانِ مہدیؑ میاں عبدالرحمٰنؓ کو مہاجر کہتے تھے اور سویت مہاجروں میں شمار کر کے دی اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؓ حضرت امیر (مہدیِ موعودؑ) کے مبشر اور منظور ہیں۔نقل ہے میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ **فلما بلغ معه السعی** (پھر جب پہنچا ساتھ اس کے دوڑنے کو) جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرمایا ہے اسی طرح میاں عبدالرحمٰنؓ کے بارے میں ہوا ہے کہ میاں عبدالرحمٰنؓ نے اپنی کوشش کو مانند اسمٰعیل کے ابراہیمؑ کے ساتھ موافق کی تھی۔نقل ہے جب ایک دن بندگی

میاں ابوالفتحؒ میاں شاہ نظامؒ کو وضو کرا رہے تھے آپؒ کے پاؤں کے وضو کے پانی کو پی گئے اس کے بعد شاہؒ نے فرمایا جیسا کہ ہمارے پانچ چھ بیٹے ہیں اسی طرح ہمارے ساتویں بیٹے تم ہو۔نقل ہے گجرات میں میاں منجو جی وزیر میاں شاہ نظامؒ کے تربیت تھے اور بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی صفت یہ تھے کہ خاتم الفقراء اور محسن الغرباء تھے اور شب بیداری کی وجہ آپ کو کسی قدر (کشائش باطنی) ہوگئی تھی۔اس حد تک کہ سنت اپنے گھر میں ادا کر کے بیٹھتے اقامت کی آواز سننے کے بعد گھر سے مسجد میں آتے اور تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوتی ایک دن اسی طرح آرہے تھے کہ شاہ نظامؒ نے اپنے ہاتھ سے منع کر دیا چلتے ہوئے رک گئے اور نماز ہونے کے بعد مسجد میں آئے اس کے بعد جب ملک منجو جی نماز سے فارغ ہوئے شاہ نظامؒ نے فرمایا کہ مہدیؑ کی گروہ میں کرامت ناجائز ہے تم مرد کسبی بنو کسب کر کے خدا کو پہنچو اللہ کی عطا پیغمبروں کے لئے تھی یا ہم لوگوں پر ہے اور تم پر کسب ہے پس ایک زمانہ کے بعد میاں منجو جی نوکری سے جدا ہو کر برہان پور میں آ کر سلطان عادل مبارک شاہ کے پاس ملازم ہوگئے اور یہاں سے روانہ ہونے کے وقت بہت زاری کی کہ میاں ایسا کیجئے کہ منجو خدا کی رحمت سے جدا نہ رہے اور مہدیؑ اور خوندکار کے لوگوں میں سے ہو اس پر شاہؒ نے فرمایا خاطر جمع رکھو انشاء اللہ بندہ وعدہ کر کے کہتا ہے اگر بندہ دیکھے گا کہ تمہاری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو تمہاری موت سے چھ مہینے پہلے تم کو مطلع کر دوں گا ایک زمانہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ اے نظام تو نے کسی سے وعدہ کیا ہے اس کو یاد کر پس شاہؒ روانہ ہوگئے اور ملک کے گھر میں آ کر دیکھا کہ ملک کسی مہم پر گئے ہیں گھر میں نہیں ہیں پس ملک کے اہلِ خانہ کو خبر دے کر پھر گجرات آ گئے یہ خبر دی کہ چھ مہینے ملک منجو کی زندگی کے رہ گئے ہیں پس ملک کے اہلِ خانہ نے ملک کو اطلاع کرا دی جب ملک یہ خبر سن کر مہم سے واپس آئے تو چار مہینے گزر گئے تھے اور سال کے درمیان ڈیڑھ مہینے رہ گیا تھا وہ پورا کر دیئے پھر اجل کے پندرہ دن پہلے روانہ ہوگئے راستے میں بیمار ہوگئے میاں شاہ نظامؒ کے پاس پہنچنے میں تین منزلیں رہ گئی تھیں کہ رحلت کی رحلت کے وقت ایک خط لکھا اور لوگوں کو دوڑایا کہ یہ فقیر ترک کر کے ہجرت کر کے صحبت کے لئے آ رہا ہے قریب پہنچ گئے ہے روشن ہووے پس میاں عبدالقادر اور میاں عبداللطیفؒ نے شاہ نظامؒ کے پاس آ کر اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو ہم ملک کے پاس جاتے ہیں فرمایا جاؤ اگر زندہ پاؤ تو ہمارا سلام کہو جب یہ لوگ تین کوس گئے ہوں گے کہ ملک کا جنازہ سامنے آتا ہوا دیکھا جنازہ کے ہمراہ آئے اور شاہ نظامؒ کو خبر پہنچائی فرمایا بندہ کے پاس مت لاؤ راستہ میں جو باغ ہے وہاں رکھو تم اور میاں عبدالرحمٰنؒ جملہ فقرا کے ساتھ جا کر نماز جنازہ ادا کرو اور دفن کر کے آؤ آخر اسی جگہ ان سب بزرگوں نے ان کو دفن کیا جب چھ مہینے ہوگئے تو میاں شاہ نظامؒ ملک کی قبر پر مع نعلین کے چڑھ کر اترے اور فاتحہ پڑھی اور اپنے دائرے میں واپس آئے اور جماعت خانہ کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی شخص لک منجو جی کی نیت سے کھلائے گا تو بندہ کھائے گا اس کے بعد ان کے متعلقین کو خبر ہوئی تو انہوں نے بہت سا کھانا پکایا اور دائرہ کے تمام لوگوں کو کھلایا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد (شاہؒ نے) فرمایا کہ آج ملک منجو جی کو خدا نے حبس سے نجات عطا کی۔نقل ہے شاہؒ کے سفر میں میاں جمال الدین کھوکر ساتھ تھے میاں جمال الدین سے فرمایا کہ تم اپنا قدم بندہ کے قدم پر رکھ کر چلو جب وہ ایک قدم بھول کر زمین پر رکھ دیتے تو بہت فاصلہ پڑ جاتا پس شاہؒ کھڑے ہو کر انتظار فرماتے جب میاں مذکور آتے تو شاہ نظامؒ چلتے اس طرح تین روز گزر گئے میاں جمال الدین بہت بھوکے ہوگئے عرض کی میں بھوک سے بے

طاقت ہوگیا ہوں شاہ نظامؒ نے کھڑے ہوکر فرمایا تم کیا کھانا چاہتے ہو تو عرض کی لاڈو کھانا چاہتا ہوں فرمایا جاؤ اُس پتھر کے نیچے لاڈو رکھے ہوئے ہیں لے لو اور پیٹ بھر کھالو جب وہ سیر ہوگئے تو پھر تین دن تک کھانے کی حاجت نہ ہوئی تین دن کے بعد پھر بھوکے ہوئے گاؤں نزدیک تھا فرمایا فلاں پتھر کو اٹھاو اس کے نیچے اشرفیاں ہیں انمیں سے ایک اشرفی لے لو اور گاؤں میں جا کر کچھ کھا کر آؤ انہوں نے پسو میں جب اشرفیاں لیتے تو سب اشرفیاں فنا ہو جاتے اور ایک ہی اشرفی رہتی انہوں نے کئی بار ایسا ہی کیا اس میں دیر ہوگئی جب حاضر ہوئے تو فرمایا کہ تم نے کیوں دیر کی تو عرض کی اشرفیاں بہت ہیں دو دو پسووں سے سمٹا سب اشرفیاں فنا ہوگئیں مگر ایک ہی رہی آپؒ نے فرمایا ایک ہی لو اور پھر پتھر کو اس پر رکھ کر جاؤ اپنا کام کر کے آؤ پس وہ گاوں میں صرآف کے پاس تڑانے کے لئے گئے صرآف نے جب اشرفی کو دیکھا کہ وہ زمانۂ قدیم کی ہے اس زمانہ کی نہیں ہے تو ان کو بٹھا دیا اور خود حاکم کے پاس جا کر اطلاع دی حاکم کے لوگ ان کو حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے کہا تم کہاں سے لائے بتاؤ آپ حیران ہوگئے پس حاکم کے لوگوں نے آپ کو قید کر دیا جب بہت دیر ہوگئی تو حضرت شاہ نظامؒ ان کے پاس آئے اور ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوگئے حاکم اور تمام خلائق منھ دیکھتے رہ گئے کسی کو مجال دم زن نہ ہوئی پس شاہؒ نے ہاتھ اونچا کر کے کچھ نان بائی کو دے کر روٹی لی نان بائی نے روٹی پر کچھ سالن بھی دیا شاہؒ نے روٹی اور سالن میاں جمال الدین کو دیا شہر کے باہر جا کر نہر پر بیٹھ کر کھائے شاہ نظامؒ بیٹھے ہوئے ان کے کھانے سے فارغ ہونے کا انتظار کرتے رہے فارغ ہونے کے بعد شاہؒ روانہ ہوئے۔ نقل ہے میاں شاہ نظامؒ کے سفر میں میاں عبدالرحمٰنؒ میاں عبدالقادرؒ میاں جمال الدینؒ اور میاں قطب جہاں ہمراہ تھے راستے میں ایک بوڑھا آدمی جس کا چہرہ اور پیشانی روشن تھی پیٹھ پر ایک سفید بھاری بوجھ لے جاتا ہوا دیکھے میاں عبدالرحمٰنؒ نے حضرت شاہ نظامؒ سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہیں کہ دور سے بھاری بوجھ پیٹھ پر لیا ہوا آتا ہے ہم اس کے بوجھ کو لے لیتے ہیں فرمایا اگر تم میں اس کے بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہے تو اٹھاؤ اور مدد کرو پس بندگی میاں عبد الرحمٰنؒ نے اُس بزرگ وار کے پاس آکر عرض کی کہ آپ اپنا بوجھ بندہ کے سر پر رکھ دیجئے میں آپ کے بوجھ کو لے چلوں گا پیر مرد نے فرمایا تکلیف نہ کیجئے آپؒ نے اصرار کر کے ان کے بوجھ کو اپنے سر پر رکھ لیا چند قدم چلے تھے کہ بوجھ کی زیادتی سے عاجز ہوگئے پھر اس پیر مرد نے میاں عبدالرحمٰنؒ سے اپنا بوجھ لے لیا اور چلتا بنا جب آپؒ نے پلٹ کر دیکھا تو نہ پایا حضرت شاہ نظامؒ کے سامنے عرض کی کہ باباجی وہ پیر مرد کون شخص تھا اور کس قدر بھاری بوجھ لے جا رہا تھا کہ دوسرا آدمی اُس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا آپؒ نے فرمایا اے میاں عبدالرحمٰن وہ صاحب خواجہ خضرؑ تھے جو حضرت مہدیؑ سے تربیت ہوئے ہیں وہ تھوڑا سا بوجھ ہے جو اٹھا لے جا رہے ہیں اور آمد ورفت کر رہے ہیں وہ اپنے ہمراہ اپنے حصہ کا بار ولایت اٹھائے ہوئے ہیں۔ نقل ہے ایک دن شاہ نظامؒ سفر میں چل رہے تھے ایک گاؤ قریب آیا ایک کنواں تھا عصر کے وضو کے لئے اس کنویں میں اترے وہاں دیکھا کہ ایک برہمن کپڑے دھو رہا ہے اس نے جب شاہ نظامؒ کو دیکھا تو کہا میرا خدا اب مجھے نظر آیا آپؒ کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تجھے نہیں چھوڑوں گا شاہؒ مسکراتے ہوئے وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا اے میاں حاجی اوپر آؤ تمہاری اجل پہنچ چکی ہے تم خدا کو دیکھو اور دیدار کے بعد اپنی جانِ پاک جاناں کو دیدو ان کا ہاتھ پکڑ کر اوپر لائے کلمہ اور تصدیق کے سامنے پیش کئے انہوں نے کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مہدیؑ کی تصدیق کی پھر شاہؒ نے ان کو ذکر خدا

کا دم دیا عصر کا وقت تھا شاہ نظامؒ نے اذاں خود دی جب آخری لفظ اللہ اکبر اللہ اکبر پر آئے میاں حاجی کی طرف دیکھا اور فرمایا الحمدللہ تم اپنے مقصود کو پہنچ گئے اس کے بعد چار تکبیر نماز جنازہ پڑھی اور مشتِ خاک ان کے سینہ پر رکھ کر بسم اللہ کہہ کر روانہ ہوگئے یکا یک فرشتے آسمان سے آکر ان کی لاش کو اٹھاے اور ان کے وجود کو عرش پر لے گئے۔نقل ہے میاں حبیب فقیر نے ایک دن شاہ نظامؒ کے پاس آکر عرض کی کہ میاں جی میرے کان میں بہت درد ہے کچھ پڑھ کر پھونک دیجئے حضرت شاہ نظامؒ نے ان کے کان میں اپنے ذکر الٰہی کے دم کو پھونک دیا یکا یک دل کے ساتوں پردے پھٹ گئے اور ان کے چشم دل کو خدا کا دیدار ہوگیا۔نقل ہے ایک دن میاں علی کمان گر شاہؒ کے پاس آئے اور کہا اے میاں جی تمام رات آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے نیند مجھ پر حرام ہوگئی ہے کچھ پڑھ کر میری آنکھ پر پھونکئے میاں شاہ نظامؒ نے پھونک دیا آسمان کے ساتوں طبق آنکھوں کے سامنے کھل گئے اور دیدار الٰہی چشم سر سے نصیب ہوا۔نقل ہے ایک دن اندودرہ میں میاں فضل اللہ کی بی بی کو بہت تکلیف ہوئی وہ حاملہ تھیں وضع حمل نہ ہوسکا تین دن پیٹ کی تکلیف میں گذر گئے بے حد ناتواں ہوگئیں ان کی زندگی رمق برابر رہ گئی تھی کہ میاں فضل اللہ روتے ہوئے شاہ نظامؒ کے پاس آئے شاہؒ نے فرمایا اب جننے کا وقت قریب پہنچ گیا ہے پانی لاؤ آپؒ نے پسخوردہ کر کے دیا جب اس پسخوردہ کو پلائے تو اسی وقت زچگی ہوگئی اور بی بی ہنسنے لگیں لوگوں نے پوچھا کیوں ہستی ہو انہوں نے کہا میں کیوں نہ ہنسوں میں اندھی تھی مجھے آنکھ ملی کہ تمام عالم غیب مجھ پر کشف ہوگیا اب اگر حضرت شاہ نظامؒ کو پاؤں تو دوبارہ پسخوردہ پیوگی تا کہ خدا کو بغیر پردے کے دیکھوں۔نقل ہے بندگی میاں شاہ نظامؒ کی اولاد چھ فرزندوں سے اِس تفصیل کے ساتھ ہے میاں عبدالرحمٰنؒ۔کو میاں حبیب اللہ میاں عبدالحلیم میاں اشرف محمد میاں صادق محمد اور میاں عبدالمومن۔میاں عبد القادرؒ کو میاں بابو جی میاں، میاں حسن محمد میاں ناصر محمد اور میاں برہان۔میاں عبداللطیفؒ کو میاں چاند محمد میاں علی محمد میاں اخی محمد اور میاں تاج محمد میاں۔

عبدالرزاقؒ کو میاں عبدالمجید میاں رکن محمد میاں عبدالستار اور میاں شریف محمد میاں صالح محمد کو میاں عزیز محمد میاں راجے محمد اور میاں ولی محمد میاں نور محمد کو میاں عاشق محمد اور میاں شیر محمد یہ سب فرزندوں سے ہیں یہ پوتے میاں شاہ نظامؒ کے انہیں چھ فرزندوں سے ہوئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کی اولاد کو بڑھائے۔نقل ہے ایک دن میاں ابوالفتح نے حضرت شاہؒ سے پوچھا کہ میاں جی سنا جاتا ہے کہ سکندر دوالقرنین کے زمانے میں کوہ قاف کے دامن میں ایک درخت تھا جس کے پھل آدمی مانند گیارہ سالہ لڑکیوں کے بکثرت درخت سے لٹکے ہوئے رہتے تھے جب سکندر وہاں پہنچے تو ان کو دیکھا اس کے بعد ایک کو کاٹ کر تصرف میں لائے اس وقت سے خون کے قطرے اس درخت سے اس وقت تک اسی طرح ٹپک رہی ہیں میاں جی یہ بات سچ ہے یا جھوٹ میاں شاہ نظامؒ نے فرمایا سچ ہے اگر تم دیکھتے ہو تو دکھاتا ہوں اس کے بعد میاں ابوالفتح کی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھیں اور پھر انگلیوں کو ہٹا کر فرمایا دیکھا انہوں نے جب دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ اس درخت کے نیچے کھڑے ہوئے ہیں اور جیسا کہ لوگوں نے کہا تھا ویسا ہی ہے اس کے بعد عرض کی کہ میاں جی سکندر نے لوگوں کو اس پہاڑ پر چڑھایا تھا کیا وہ پہاڑ یہی ہے آپؒ نے فرمایا ہاں ایک آدمی کو اس پہاڑ پر چڑھایا تھا کہ دیکھے اس کے پیچھے کیا ہے جب وہ آدمی اوپر چڑھ گیا تو پیچھے دیکھا ہنسا اور اپنے آپ کو اُدھر گرا دیا پس سکندر نے دوسرے آدمی کو کمر میں رسی باندھ کر چڑھایا

جب وہ اُوپر گیا تو اس نے بھی اپنے آپ کو گرا دیا پس تیسرے آدمی کو چڑھایا تا کہ وہ اوپر جا کر اس کے پیچھے جو کچھ ہے اس کی حقیقت کہے پس لوہے کی زنجیر اس کی کمر میں باندھکر اس پہاڑ پر چڑھایا زنجیر ٹوٹ گئی اس نے اس مقام کو دیکھ کر تبسم کر کے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا پس سکندر نے رب العزت کی بارگاہ میں التجا کی کہ الٰہی اس میں تیری کیا حکمت ہے تو ہی جانتا ہے خدا کا حکم ہوا اے سکندر اس کے پیچھے بہشت ہے جس کو شداد بن عاد نے بنایا ہے اس کو ہم نے آٹھویں جنت کیا ہے اور مخلوق کی نظر سے اس کو پوشیدہ رکھا ہے اس کی اطلاع کسی کو نہیں ہے پس سکندر نے بارگاہ ایزدی میں عرض کہ ان تینوں آدمیوں کا حال کیا ہے فرمان خدا ہوا ہم نے ان تینوں شخصوں کو وہ بہشت عطا کی اس بہشت میں فرشتے ان کو لیجا کر رکھے ہیں وہ اس میں زندہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ نقل ہے بندگی میاں عبدالکریمؒ نے فرمایا اب تک کہ شاہ نظامؓ کے پوتے زندہ ہیں خدائے تعالیٰ مہتر عیسیٰؑ کو زمیں پر نہیں بھیجے گا۔ نقل ہے ایک دن فرح میں میاں شاہ نظامؓ نے معاملہ دیکھا کہ ہم ذرّہ، ذرّہ حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے گر گئے حضرت مہدی علیہ السلام ان تمام ذروں کو نگل گئے پھر باہر لائے تو نظام جیسا تھا ویسا ہو گیا پھر نظام کے ثابت وجود کو حضرت مہدیؑ نگل گئے پھر باہر لائے پس ہم نے دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کے جسم مبارک کے پارہ، پارہ شدہ حصے بندے کے سامنے ڈال دیئے حضرت کے ان پارہائے جسم کو ہم نگل گئے پھر ہم باہر لائے پس محمد رسول اللہؐ کا ظہور ہوا بندہ پارہ پارہ ہو کر حضرت رسول اللہؐ کے سامنے پڑ گیا رسول الہ اس کو نگل گئے پھر باہر لائے پھر نظام ثابت وجود والا ہو گیا آنحضرت نظام کے ثابت وجود کو نگل گئے پھر باہر لائے پس آنحضرت کے جسم مبارک کے پارہ پارہ شدہ حصے بندہ کے سامنے پڑ گئے ندہ رسول اللہؐ کے جسم مبارک کے اُن پاروں کو نگل گیا پھر باہر لایا پس میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ ثابت وجود ہو کر کھڑے ہو گئے پس اس ثابت ذاتِ رسولؐ کو میں نگل گیا پھر باہر لایا پس اللہ تعالیٰ کا ظہور ہوا حق تعالیٰ کے سامنے ہم پارہ پارہ ہو کر پڑ گئے جیسا کہ ہر دو محمدؐ کے سامنے ماجرا ہوا ویسا ہی ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہوا اس معاملہ کو حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے عرض کئے مہدیؑ نے سن کر فرمایا کہ تم کو ذات کی تجلی ہوئی خدائے تعالیٰ نے تم کو بندہ کی ذات میں فنا کیا ہے۔ نقل ہے ایک دن اندودرہ میں بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ پیغمبرؐ کی حدیثیں ابوذر غفاریؓ کی روایت سے پڑھ رہے تھے ان میں یہ مذکور تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ میرے برادر میرے مرتبہ میں ہیں اِس مقام پر پہنچے تھے کہ حضرت شاہ نظامؓ آئے اور پوچھا کہ کیا پڑھ رہے ہو کہا ابوذرؓ کی حدیثیں فرمایا پڑھو جب قول مذکور انہوں نے پڑھا تو بندگی میاں نظامؓ نے عشق میں آ کر اخ اخ کر کے فرمایا یہ صفت عام اصحاب مہدیؑ کی ہے اصحابِ کبار کی صفت اس سے بلند اور زیادہ ہے۔ نقل ہے ایک دن اجماع میں ظہر کی نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ شاہ نظامؓ کے سامنے میاں عزیز محمد بدخشانی نے عرض کی کہ میاں جی یہ نقل کیسی ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ بی بی مریم اور بی بی آسیہ کو محمد کا جوڑا بنائے گا کیا صحیح ہے فرمایا ہاں صحیح ہے قیامت کے دن حضرت رسول و مہدی علیہما السلام دونوں ایک نورانی سواری پر جس کی صورت ہاتھی کے مانند ہوگی نام اسکا محمودا ہوگا اور اس کے اطراف اولوالعزم اور انبیاء مرسلین اور انبیاءؑ اور تمام اصحابؓ رہیں گے اور ان کے بعد اُمتِ محمد میں سے کل اولیاء اتقیا صالحین شہدا حاجیاں اور مومناں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اس کو گھیرے ہوئے روانہ ہوں گے اور ہر دو محمد علیہما السلام اس محمودا پر سوار ہوں گے خدائے تعالیٰ اس کے دانتوں کو اس قدر بڑے اور مسافت والے کرے گا کہ ان دانتوں پر امام مہدیؑ کی تمام گروہ بیٹھی ہوئی ہوگی

اس طرح سے شہر گشت ہو کر ذوالجلال والا کرام کے سامنے ان کا نکاح جلوہ کے ساتھ ہوگا اس کے بعد حشر کے میدان میں آئیں گے اور شفاعت ہر دو محمد صلعم کی اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ نقل ہے ایک دن پچھلی شب ہوگئی تھی کہ شاہ نظامؓ رب جلیل کے حضور میں تھے اتنے میں میاں حمید موذن نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر پکارا یہ آواز شاہؓ کے کان میں پہونچی عرض کی الٰہی نماز کا وقت ہے اگر تیرا حکم ہو تو میں نماز ادا کروں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے نظام تو ہمارے حضور میں کھڑا ہوا ہے نماز بھی ہمارے حکم میں سے ایک حکم ہے نماز ادا کرنا ہماری حضوری حاصل کرنے کے لئے ہے پس کیا حاجت ہے تو یہیں ٹھیر پھر تھوڑی دیر کے بعد عرض کی الٰہی برادرانِ دینی صفوں پر منتظر بیٹھے ہوئے ہیں تیرا فرض ادا کرنے کا وقت آچکا ہے اجازت دے کہ میں نماز پڑھوں پس اسی طرح کا حکم اللہ تعالیٰ سے ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد عرض کی الٰہی میں تیری مخلوقات میں کمینہ کمترین ہوں اور امت محمد میں سے کمینہ کمترین ہوں اور مصدقانِ مہدیؑ میں سے کمینہ کمترین ہوں اگر فرض معاف کرتا تو ہر دو محمدؐ کو معاف کرتا نظام کون شخص ہے جو نظام کو معاف کر رہا ہے اجازت دے کہ تیری نماز جو فرض عین ہے ادا کروں پس اللہ کا حکم ہوا خوش رہ اے بندے تو ہمارا مقبول بارگاہ ہے اس معاملہ کے مقام پر بہت سے لوگ اسفل السافلین میں جا کر ہلاک ہوگئے یہ معرفت تجھ کو ہم نے اس سبب سے دی کہ تجھے مہدی خاتم ولایت محمدیہؐ کا خلیفہ بنایا ہے جا نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کر پس میاںؓ نے آکر نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس نماز کا وقت تھوڑی روشنائی کے ساتھ ہو گیا تھا میاں شیر محمد مہاجرؓ میاں شاہ نظامؓ کے داماد نے پوچھا کہ میاں آج کچھ نماز کے لئے تاخیر ہوئی تو آپؓ نے اس نقل کو فرما کر کہا کہ اس سبب سے تاخیر ہوئی۔ نقل ہے جب بندگی میاں نظامؓ نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑے ہوتے تو تھوڑے ہی وقت میں آپؓ کا چہرۂ مبارک انتہاء درجہ سرخ رنگ ہو جاتا اور تھوڑی دیر میں زرد رنگ ہو جاتا اور تھوڑی دیر میں سفید رنگ ہو جاتا پھر چہرہ پر سرخی نمایا ہوتی ایک دن بندگی میاں شیر محمد مہاجرؓ نے پوچھا کہ میاں جی جب نماز میں خوندکار کھڑے ہوتے ہیں تو مختلف رنگوں سے حال متغیر ہو جاتا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا بندہ جب تکبیر تحریمہ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں یک غلام کے مانند حاضر رہتا ہے پس یکا یک میں دیکھتا ہوں حکم ہوتا ہے کہ فلاں شخص کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے لاؤ ملک الموت کے مدگار فرشتے دوڑتے ہیں اور اس کی روح کو موافق حکم **والنازعات غرقا** (قسم ہے گھسیٹ لانے والوں کی ڈوبکر) کے کھینچ لاتے ہیں اس وقت میرے چہرہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے پھر جس وقت حکم ہوتا ہے کہ فلاں شخص کو فلاں طبقۂ جہنم میں ڈالو کہ ہمیشہ اس کی نظر اپنی عبادت اور زہد پر رہتی تھی اس کو بے ایمان کر کے اس کی روح کو سجین میں لے جاؤ اس وقت میرے چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی ابالی درگاہ ہے ایک ساعت کے درمیان شقی سعید ہوتا ہے اور سعید شقی ہوتا ہے جس وقت حکم ہوتا ہے کہ فلاں شخص کو بہرۂ ولایتِ محمدی دے کر فلاں مقام میں اس کو پہنچاؤ پس اس بہرہ کو میرے پاس لاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نظام فلاں ہمارا بندہ ہے اور ہمارا امیدوار ہے اُس کے اس نسیب کو ہم تیرے سامنے لائے ہیں اگر تو کہتا ہے تو ہم دیتے ہیں ورنہ ہرگز نہیں دیں گے پس توجہ کر کے میں ادب سے عرض کرتا ہوں الٰہی بخشائش کا سزاوار تو ہی ہے تیرا فلاں بندہ قابل اور لایق ہے دے اور سرفراز کر پس اس بہرہ کو اٹھا کر اسکو دیدیا جاتا ہے اس وقت میرا چہرہ اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے تو کوئی تعجب نہیں ہے۔ نقل ہے ایک دن فرح میں میاں شاہ نظامؓ نے اپنے گھر کو خدا کی راہ میں لٹا دیا اور کچھ بھی نہ رکھا نہ اپنے اہل وعیال کے لئے

اور نہ اپنی ذات کے لئے پتلا سا انگرکھا جو کانٹوں سے سیئے تھے اپنے جسم پر پہنے ہوئے تھے اور حضرت مہدیِ موعودؑ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے سید محمدؑ اوپر دیکھ جب آپؑ نے اوپر دیکھا تو تمام فرشتے پتلے کپڑے کا لباس کانٹوں سے سیا ہوا پہنے ہوئے پائے فرمان ہوا کہ تو اپنے پیچھے دیکھ جب مہدیؑ نے اپنے پیچھے دیکھا تو بندگی میاں نظامؓ کو اس لباس میں پایا مہدیؑ نے تعجب کیا تو فرمان پہنچا اے سید محمدؑ جب ابوبکرؓ نے اپنے گھر کو لٹایا تھا تو جبرئیل پھٹی ہوئی کمبل کے لباس میں آئے تھے آنحضرتؐ نے پوچھا اے جبرئیلؑ ایسا لباس کیوں پہنے ہو تو جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہؐ آپ اپنے پیچھے دیکھئے جب آپؐ نے دیکھا تو ابوبکرؓ کو پھٹی ہوئی کمبل (کانٹوں سے سی ہوئی) پہنے ہوئے پایا پس جبرئیلؑ نے کہا کہ ہم سب فرشتوں کو حکم ہوا ہے اس لئے ہم نے یہی لباس پہنا ہے دیکھ اے سید محمدؑ ہمارے تمام فرشتے یہی لباس پہنتے ہوئے ہیں تین دن رات تک یہی لباس پہنے ہوئے تھے اور تمام فرشتے اسی لباس میں تھے۔ نقل ہے بارگاہِ خدائے تعالیٰ سے حکم ہوا کہ اے میاں نظامؓ ہم نے تجھ کو مہدی علیہ السلام بنایا آپؓ نے عرض کی اے خدا ہمارا مرشد میراں سید محمدؑ ہے اس کو تو نے بنا کر اٹھالیا اور میدانِ حشر میں لا پھر حکم ہوا اے نظام ہم نے تجھ کو مہدیؑ بنایا پھر اسی طرح آپؓ نے جواب دیا پھر حکم ہوا پھر آپؓ نے یہی جواب دیا اس کے بعد حکم ہوا کہ خوش رہ یہ وہ مقام ہے کہ بہت سے لوگ مغالطہ میں پڑ کر اسفل السافلین میں چلے گئے لیکن ہم نے تجھ کو بارِ ولایت مہدیؑ کا حامل بنایا ہے اس لئے ہم نے تجھ کو یہ توفیق عطا کی۔ نقل ہے ایک دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے میاں نظامؓ ہم تجھ کو قوت دیں یا قوت بخشیں عرض کی یا باری تعالیٰ قوت قوت کے لئے اگر قوت دیتا ہے تو قوت کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ نقل ہے ایک دن بندگی میاں دلاورؓ کی یہ نقل شاہ نظامؓ کے سامنے آئی کہ آپؓ فرماتے تھے الٰہی میری اولاد کو روٹی پر سالن مت دے یہ سن کر شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ الٰہی میری اولاد کو روٹی بھی مت دے تا کہ برگشتہ ہو کر مستی نہ کریں۔ نقل ہے موضع اندودرہ میں میاں حبیب عجمی برادر کو دفن کرنے کے لئے شاہ نظامؓ کے دائرہ میں بندگی میاں شاہ دلاورؓ موضع بلاسر سے آئے ہوئے تھے اس وقت جنت کے بچوں اور علماں کا ذکر کر رہے تھے میاں نظامؓ نے فرمایا کافروں کے بچے معصوم جنت کے بچوں اور غلمان کو دیئے گئے میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا نہیں جی کافروں کے تمام چھوٹے بچے دوزخ کے ایندھن کے ریزے ہوں گے اور غلمان اور بچوں کی خلقت بہشت میں اللہ تعالیٰ نے ازل ہی سے کی ہے ناقص مومن کو بارہ ہزار اور کامل مومن کو بارہ لاکھ غلمان اور بچے (خدمت کے لئے) دیئے جائیں گے شاہؓ نے پھر تکرار کیا پھر شاہ دلاورؓ نے وہی فرمایا تین دفعہ ایسا ہوا پھر تبسم کر کے دونوں اصحاب کرام خاموش ہو گئے۔ نقل ہے اندودرہ میں میاں نظامؓ کے لئے ایک نیا جوتیوں کا جوڑا اللہ نے پہنچایا تھا وضو کر کے اپنے تر قدم مبارک میں اس جوتے کو پہنے ایک شخص سامنے کھڑا ہوا تھا اس نے کہا مسئلہ میں احتیاط یہ ہے کہ تر پاؤں میں جوتا نہ پہنا جائے میاںؓ نے دونوں پاؤں کو پھر پانی سے دھویا اور فرمایا تری ماں تیرے مرنے پر روئے تو نے جو مسئلہ احتیاط بیان کیا حدیث رسول اللہؐ کے خلاف کہا رسول اللہؐ نے تو فرمایا ہے ہر نئی چیز پاک ہے اس مقام میں احتیاط کیا رہ گئی ہے۔ نقل ہے میاں راجے محمد ترک دنیا کر کے صحبت کے لئے راستہ میں آئے تھے شاہؓ کو اللہ کا حکم ہوا کہ ہم نے تجھے فرزند دیا آپؓ نے عرض کی الٰہی وہ فرزند کہاں ہے حکم ہوا راستہ میں پس حضرت شاہؓ نے فرمایا میاں عبدالرحمٰنؓ تمہارا بھائی آرہا ہے استقبال کرو میاں عبدالرحمٰنؓ نے استقبال کیا جب میاں راجے محمد آئے تو شاہ نظامؓ سے ملاقات کی اور آپؓ کی صحبت میں رہے جب حضرت شاہ نظامؓ

نے رحلت فرمائی تو میاں راجے محمد دکھن میں آکر بھنگار میں میاں شاہ دلاورؒ کی صحبت میں رہنے لگے جب شاہ دلاورؒ کی رحلت کا وقت آیا تو فرمایا میاں راجے محمد کے دونوں ہاتھوں میں لاڈو ہیں جب شاہ دلاورؒ نے رحلت فرمائی تو میاں راجے محمدؒ بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ کے ہمراہ روانہ ہوگئے اور اندودرہ میں رحلت فرمائی۔نقل ہے فرح میں میاں شاہ نظامؒ کے سامنے میاں عبدالمجیدؒ مسئلہ کہتے تھے کہ اگر مصلی نماز میں تین فعل کرے تو اس کی نماز فاسد ہوجاتی ہے آپؒ نے فرمایا کہ ایک فعل میں تین فعل ہوتے ہیں میاں عبدالمجیدؒ نے کہا یہ کس طرح ہوں گے تو شاہ نظامؒ نے فرمایا جب ہاتھ کھولا ایک فعل ہوا جب فعل کیا دوسرا فعل ہوا پھر ہاتھ باندھا ایک فعل ہوا اس کی نماز باطل ہوئی۔نقل ہے دوسرا مسئلہ میاں عبدالمجیدؒ نے شاہؒ کے سامنے کہا جب خون وجود سے رواں ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے آپؒ نے فرمایا جاری ہوکر ہی نمودار ہوگا جب جاری ہوا اور نمودار ہوا تو وضو چلا گیا پس ان دونوں مسئلوں کے جواب جو حضرت شاہؒ نے دیئے (میاں عبدالمجیدؒ) نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کئے حضرتؑ نے فرمایا اے میاں عبدالمجیدؒ جو کچھ کہ میاں نظامؒ نے کہا ہے وہ حق ہے۔ نقل ہے ایک دن شہر نگر ٹھٹھ میں شاہ نظامؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کی میں نے ایک کتاب میں دیکھا کہ نماز سنت حاجات ہے وتر کی نماز سے پہلے جو شخص اِن چار رکعتوں کو ادا کرے گا اس کو بہت ثواب ہوگا اگر اجازت ہو تو میں ادا کرتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ادا کرو پس حضرت شاہؒ ہمیشہ اپنی رحلت تک نماز سنت حاجات ادا کرتے تھے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے حکم کر کے میاں شاہ نظامؒ کو فرمایا کہ تم ہمارے سیدھے بازو بیٹھو اور کھڑے رہو بناں براں آپؒ حضرت مہدی علیہ السلام کے سیدھے بازو بیٹھتے تھے اور میاں شاہ نعمتؒ بندگی میاں لاڑ امامؒ کے سیدھے بازو بیٹھتے تھے اور میاں لاڑؒ کے بائیں بازو میاں سید سلام اللہؒ مقید ہوکر بیٹھتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں شاہ دلاورؒ سے فرمایا کہ تم ہمارے بائیں بازو بیٹھا کرو آپ نے کہا بندہ لایق نہیں ہے ہرگز نہیں بیٹھوں گا پس آپؒ بلا قید نشست کے نماز پڑھتے تھے پس حضرت مہدی علیہ السلام کے بائیں جانب بندگی میاں برہان الدینؒ مہدیؑ کے پشت مبارک کے پیچھے پابندی سے بیٹھتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے۔نقل ہے ایک دن میاں شاہ نظامؒ کے سامنے ایک شخص آیا اور سامنے بیٹھا اور کہا میاں جی ایک شخص ہے خدا کو ایک کہتا ہے اور دینِ خدا کو حق کہتا ہے اور سنت و جماعت کے طریق پر ہے اور مہدیِ موعودؑ کو آمد و گزشت کہتا ہے۔لیکن منکر مہدیؑ کو کافر نہیں کہتا ہے ایسے شخص کے متعلق خوندکار کیا فرماتے ہیں اور وہ پوچھنے والا شخص ہر بات جو کر رہا تھا ریت پر جدا جدا اپنی انگلی سے نشان کر رہا تھا پس کئی نشان ہوگئے تھے حضرتؒ نے اِن نشانوں کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور اپنے ہاتھ کو پھونک کر صاف کر دیا۔نقل ہے میاں شاہ نظامؒ اکثر سفر میں رہتے تھے ایک دن تمام دن چلے جب رات ہوئی تو حضرت شاہ نظامؒ قبلہ رو کھڑے ہوگئے جب رات دراز ہوئی بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ کے دل میں آیا مدت ہوگئی ہے کہ شاہؒ نے کوئی چیز نہیں کھائی ہے اور سفر میں تمام رات دن کھڑے ہوکر گزارتے ہیں ایسا نہو کہ زمین پر گر پڑیں اس سبب سے میاں عبدالرحمٰنؒ شاہؒ کے پیچھے آکر اپنے دونوں ہاتھ کھول کر کھڑے رہ گئے کہ اگر زمین پر گرنے کی حالت پیدا ہو تو سہارا دوں حضرت شاہ نظامؒ کو معلوم ہوا تو فرمایا تم کس لئے ایسا کھڑے ہو آپؒ نے عرض کی اس سبب سے کھڑا ہوں پس آپؒ نے فرمایا کہ ہم ہرگز زمین پر نہیں گریں گے اگر گر جاویں تو زمین کی کیا مجال ہے کہ ہمارا بوجھ اٹھائے اس خطرہ سے اپنے کو دور کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائل خامسہ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جورب العالمین ہے اور عاقبت پر ہیز گاروں کے لئے اور درود نازل ہو اس کے رسول محمدؐ پر اوراس کے تمام آل واصحابؓ پر بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ بندہ جوکچھ حضرت مہدیؑ کے خلیفہ صدیؑ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حق میں فرمایا جمع کرلیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دن فرح میں چند مہاجرینؓ حضرت مہدی علیہ السلام کے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور دستک دیرہے تھے اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تے تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے آکر پوچھا کہ تم لوگ کس طرح آئے انہوں نے کہا میراں جی ہم اپنے معاملات کولائے ہیں فرمایا اچھا ہے اگر بندے کونہ پاؤ تو میاں دلاورؓ کے سامنے اپنے خواب اور معاملات کوحل کرلیا کرو میاں دلاور عالم دل ہیں میاں دلاورؓ دفتر دل ہیں اور میاں دلاورؓ دیانت دار ہیں اور میاں دلاورؓ پر عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن ہے کہ کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو پھر فرمایا جیسا کہ بندہ کا فیض قیامت تک قائم ہونے تک رہے گا اسی طرح میاں دلاورؓ کا فیض قیامت تک رہے گا بندہ کواور میاں دلاورؓ کو خدا کے سوائے کوئی نہیں پہچانتا ہے۔نقل ہے فرح میں ایک خراسانی مرزا احمد مصدق تھا ہر وقت حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آکر بہت التجا کرتا کہ بندہ کوسرفراز کریں اور ہمارے گھر مہمان آویں ایک مدت کے بعد حضرت علیہ السلام کے دائرے میں آکر دائرے سے باہر قریب میں ایک گھر لے کررہ گیا اور کھانا پکایا حضرت مہدی علیہ السلام نے تمام مہاجرینؓ کو حکم دیا کہ کھانا کھانے کے لئے مرزا احمد کے گھر میں جاؤ سب لوگ گئے اور بندگی میاں دلاورؓ نہیں گئے جب سب کھانا کھا کر واپس آئے میاں سید سلام اللہؓ بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے عاجز ہوکر کہنے لگے کہ حضرت مہدیؑ کا حکم تھا کس لئے آپ نہیں آئے آپ کواس بات کی ہوس پیدا ہوگئی ہے کہ حضرت مہدیؑ جوکریں میں کروں بندگی میاں دلاورؓ نے کوئی جواب نہیں دیا اس گفتگو کے درمیان حضرت مہدیؑ نے سراونچا کر کے فرمایا کہ جو لوگ گئے ہمارے حکم سے گئے اور جولوگ نہیں گئے انہوں نے اچھا کیا میاں سید سلام اللہؓ نے کہا میراں جی میاں دلاورؓ نہیں آئے فرمایا جس مقام پر بندہ ہے اسی مقام پر میاں دلاورؓ ہیں۔نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ کے پاس آکر عرض کی کہ مجھے شہادت کے مرتبے عطا فرمائے فرمایا تم وہ شخص ہو کہ تم پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ کے پاس آکر عرض کی کہ بندہ کوخوندکار کے صدقے سے عرش سے فرش تک بلکہ نوآسماں اور لوح وقلم پر جو چیزیں ہیں اس طرح روشن ہوگئے ہیں جیسا کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ فرمایا یہ تمہارا مقام نہیں ہے بلکہ تمہارا مقام اس سے بلند ہے کہ تم کو ہر سانس میں اس سے دگنا حاصل ہے۔نقل ہے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام کوفرمان ہوا کہ بائی راج متی کومیاں دلاورؓ کی زوجیت میں دیدو اسکے لائق پیدا نہیں ہوا ہے اور اے میاں دلاورؓ تمہارے واسطے سید زادیوں اور اشراف زادیوں کواللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ نے

فرمایا جیسا کہ بارہ مبشر ہمارے حضور میں ہوئے ہیں اسی طرح تمہارے پاس بھی ہوں گے۔نقل ہے ایک دن میاں راجے محمد مینا جوتیوں کے ساتھ صف پر کھڑے ہوگئے اس خوف سے کہ مجھ سے اللہ اکبر کی تکبیر فوت نہ ہو پوری نماز پڑھ لی اس کے بعد معلوم ہوا کہ جوتیوں سمیت آکر صف پر نماز پڑھی پس حضرت شاہ دلاورؓ کو آپؓ نے معلوم کرایا حضرتؓ نے فرمایا مدت دراز کے بعد آج تمہاری نماز قبول ہوئی۔نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ اپنے حجرے میں یادالٰہی میں مشغول بیٹھے ہوئے تھے کہ شاہؓ کے دل میں یہ بات آئی جیسا کہ حضرت رسالت پناہؐ کے چار اصحاب بزرگ تھے ویسا ہی مہدیِ موعودؑ کے بھی چاہیئے کیونکہ مہدیؑ مصطفےؐ کے تابع تام ہیں بعد معلوم ہوا کہ میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ اور میاں شاہ نعمتؓ اور میاں شاہ نظامؓ موجود ہیں شاہؓ کے دل میں اس کے بعد گزرا کہ یہ وہم ہے یا خیال ہے یا خطرۂ حق ہے اٹھ کر حجرے میں دوسری طرف بیٹھ گئے پھر اسی طرح معلوم ہوا اس کے بعد اٹھ کر حضرت مہدیؑ کے پاس آکر پوچھا جیسا کہ اوپر مذکور ہے آپؑ نے جواب دیا کہ تم کو خدائے تعالیٰ نے معلوم کیا ہے کیا پوچھتے ہو آپ نے عرض کی کہ ہم نے اپنے معلومات کو ایک طرف رکھدیا ہے حضرت مہدیؑ اپنی زبانِ مبارک سے فرمائیں تاکہ ان کا ادب و بزرگی ادا کی جائے اس کے بعد حضرت مہدیؑ اپنے سر مبارک کو مراقبہ میں لایا تھوڑی دیر کے بعد سر اونچا کر کے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے میراں سید محمودؓ پھر مراقبہ کیا پھر سر اونچا کر کے فرمایا فرمان ہوتا ہے میاں سید خوندمیرؓ پھر مراقبہ فرمایا پھر سر اونچا کر کے فرمایا فرمان ہوتا ہے میاں شاہ نعمتؓ پھر مراقبہ فرمایا پھر سر اونچا کر کے فرمایا فرمان ہوتا ہے میاں شاہ نظامؓ پھر مراقبہ فرمایا پھر سر اونچا کر کے فرمایا فرمان خدائے تعالیٰ ہوتا ہے کہ سائل ہے بندگی میاں دلاورؓ نے پیچھے ہٹ کر کہا حضرت مہدیؑ کے اصحابِ کرام اشراف ہیں اور بندہ دلاور ہے فرمایا بندہ خدا کے حکم سے تم سے کہہ رہا ہے بندہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہے اس کے بعد فرمایا اے میاں دلاورؓ جہاں کہ ایک ہے دوسرے تم ہو اور جہاں کہ دو ہیں تیسرے تم ہو اور جہاں کہ تین ہیں چوتھے تم ہو اور جہاں کہ چار ہیں پانچویں تم ہو فرمایا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں نبوت کو ظاہر کرنے کا حکم تھا وہاں چار اصحابؓ ہوئے بندہ پر رسول اللہؐ کی ولایت کو ظاہر کرنے کا حکم ہے رسول اللہؐ کی حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ (ولایت نبوت سے افضل ہے) کے حکم کے موافق یہاں تمام زیادتی ہے پانچ صحابہ ہیں سلام علیکم کہہ کر حجرے میں تشریف لے گئے جیسا کہ حضرت علیہ السلام نے خدا کے حکم سے فرمایا اور شمار کیا اسی طرح ان کی وفات بھی ہوئی ہے یہ بات ان کی بزرگی کے ثبوت کا اثر قیامت تک باقی ہے یہ بات بھی ان کی بزرگی کے ثبوت پر دلیل ہے اور نیز بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اول بندہ ہے آخر تم ہو۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ کو بندگی میاں شاہ نظامؓ نے معاملہ میں فرمایا کہ تم قرآن کا بیان کرو انہوں نے کہا میاں جیؓ ہم پر مہربانی کر کے فرماتے ہیں بندہ بیان قرآن کے لایق نہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے آکر حکم کیا تم بیان کرو کہا میراں جی آپ کے گروہ میں میں کمینہ ہوں آپ اپنی عنایت سے فرمار ہے ہیں بندہ لایق نہیں ہے اس کے بعد رسول اللہؐ نے آکر فرمایا کہ تم بیان کرو کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کی اُمت میں کمتر ہوں آپ مہربانی سے فرمار ہے ہیں بندہ لایق نہیں ہے اس کے بعد ظہور حق ہوا کہ اے عبدالرحمٰن تینوں نے کہا تو کس لئے بیان نہیں کرتا ہے اب بیان کر پس اس معاملہ کو بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس آکر عرض کیا بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا تم بیان کرو اگر خدا تم سے پوچھے کہ کیوں بیان کیا تو میرے دامنگیر ہو جاؤ اس کے بعد اپنے ہاتھ سے آپ کا

دامن پکڑ کر بیان کیا کبھی کبھی آ کر چندروز بندگی میاں دلاورؓ کی خدمت میں رہ کر پھر اپنے وطن کو جاتے تھے یہاں تک کہ وقت آخر بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ تم مت جاؤ کیونکہ مقصود خدا ہے اس لئے آپؓ ٹھیر گئے پس شاہ دلاورؓ کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو میاں عبد الرحمٰنؓ سے فرمایا کہ تم میرے جنازے کی نماز اپنی امامت سے پڑھاؤ بھائی نظامؓ کی رحلت کے وقت تمہاری آرزو تھی اور تم یہ کہتے تھے کہ

''اے باباجی جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں تب تک مجھے تسلی نہ ہوگی''

اب اے عبدالرحمٰنؓ تم کو خدا کا دیدار چشم سر سے حاصل ہوگیا ہے تم کامل ہوگئے۔ نقل ہے ملک الہدادؓ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی شہادت کے بعد بندگی میاں دلاورؓ کے حضور میں آئے اور اپنے معاملے اور خواب کی تصحیح کئے بندگی میاں دلاورؓ نے آپؓ کو کلام اللہ کے بیان کا حکم فرمایا اس کے بعد اپنے مقام پر واپس ہوگئے وہاں سے اپنی ہر مشکلات کو شاہؓ کے پاس لکھ کر بھیجتے تھے شاہؓ حل کر کے جواب بھیجتے تھے چنانچہ گجرات سے ملک الہدادؓ نے شاہ دلاورؓ کو جو بھنگار میں مقیم تھے لکھ کر بھیجوایا اس میں یہ دوہرہ تھا۔

تن دل اور روح حق ہوگئے ہیں حق ہر طرف گھیر لیا ہے

جان اور تن سے نثار ہوگیا ہوں بال بال میں تیرا ہی نام ہے

شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ملک بصارت کی خبر دے رہے ہیں دل کی بینائی کو طلب کر رہے ہیں دوسرے بار لکھ کر بھیجوائے اس میں یہ دوہرہ مندرج تھا۔

''پاؤں سر پر آ لگے (راہِ خدا میں سر کے بل چلا) جسم محنت سے گھل گیا دل میں عشق کی آگ بھڑ کی خودی کا پنجرہ ٹوٹ گیا روحِ ذاتِ خدا میں واصل ہوئی کیا تو قادر نہیں ہے اے اللہ تو نے ناچیز کو وصال کا رتبہ جو دیا یہ تیری قدرت ہے''

فرمایا ملکؓ کو بصارت ہوگئی ہے سر کی بصیرت طلب کر رہے ہیں پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا دیکھو اسی وقت گجرات میں ملکؓ کو بصیرت ہوگئی دیدار چشم سر سے بغیر پردے کے عیاں ہوگیا یہاں شاہ دلاورؓ نے میاں یوسف سے فرمایا کہ ملک کو تم جواب لکھو کہ۔ تم دیکھ ہی رہے ہونا جی

میاں یوسف نے یہ دوہرہ کہا

جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں   تب تک مجھے تسلی نہ ہوگی

فرمایا اے میاں یوسف تم بھی دیکھ لو اسی وقت میاں یوسفؓ کو دیدار چشم سر سے بغیر پردہ کے عیاں ہوکر بے ہوش ہوکر گر پڑے اس کے بعد پسخوردہ پلایا اور فرمایا آگے بڑھو۔ نقل ہے میاں وزیرالدینؒ بھی شاہؓ کی خدمت سے مشرف ہوئے اور بندگی میاں عبدالکریمؒ کو شاہؓ میاں عبدالکریم کہہ کر نہیں پکارتے تھے بلکہ پسر بھائی عبدالمجیدؒ فرماتے تھے اور اپنے خلیفوں کو اس طرح شمار فرمایا اول پسر بھائی عبدالمجیدؒ دوم میاں یوسفؒ سوم میاں عبدالملکؒ چہارم میاں وزیرالدینؒ پنجم قاضی عبداللہؒ ششم میاں عبدو شاہ رومیؒ ہفتم میاں عبدالجلیل مغلؒ ہشتم شیخ میاںؒ نہم میاں امنؒ دہم میاں شیخو یازدہم میاں ابومحمدؒ دوازدہم میاں زین الدینؒ۔ نقل ہے ایک دن بندگی میاں سومارؓ نے

بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس آکر کہا میں نے آج کی رات ایسا دیکھا ہے کہ ایک بڑا گنبد ہے کہ اس کا سر آسماں تک پہنچا ہے اس کے درمیان کچے برتن بھرے ہوئے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ وہ سب آگ ہوگئے ہیں اس کے بعد ٹھنڈے ہوتے ہوئے میں نے دیکھا پھر میں نے دیکھا کہ دوسرے سات گنبد ہیں ان میں سات کچے برتن بھرے ہوئے ہیں ان سات گنبدوں کو آگ لگی پھر میں نے دیکھا کہ ٹھنڈے ہوگئے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا تم نے جو کچھ دیکھا ہے ویسا ہی ہے وہ بڑا گنبد میں ہوں اس میں کچے برتن تھے عشق کی آگ میں پختہ ہوگئے ہیں وہ میرے طالب ہیں دوسرے سات گنبد جو تم نے دیکھے وہ بھی میرے خلیفے ہیں اوران میں کچے برتن ان کے طالب ہیں وہ بھی عشق کی آگ میں پختہ ہوجائیں گے دائرے کے لوگ اسی طرح ہوئے۔ نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے عرض کی کہ میں نے ایسا دیکھا ہے کہ کولسوں کا ڈھیر پڑا ہوا ہے اس کو آگ لگی ہے ان میں سے بعض پورے جل گئے ہیں اور بعض تین چوتھائی اور بعض آدھے اور بعض کا چوتھائی حصہ مہدیؑ نے فرمایا تم نے جو کچھ دیکھا ہے ویسا ہی ہے پھر عرض کی میراںؑ جی ان میں سے بعض جو ناتمام ہیں ان کا انجام حال کس طرح ہے فرمایا تین چوتھائی والے اور نصف والے اور چوتھائی والے سب پورے ہوجائیں گے۔ نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ تو اچھا کسان ہے تیری زراعت میں علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین پیدا ہوتے ہیں۔ اس معاملہ کو آپؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے عرض کیا فرمایا ویسا ہی ہے پھر عرض کی پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا ویسا ہی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے میاں دلاورؓ تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو پھر آپؓ نے عاجزی سے عرض کی کہ بندہ دلاورؓ ہے پھر مہدیؑ نے فرمایا کہ تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو اے میاں دلاورؓ بندہ اپنے سے نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے کہ تم اشرافوں سے زیادہ اشراف ہو۔ نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا بندہ کے حضور میں تین حال والے ہیں علم الیقین والے عین الیقین والے اور حق الیقین والے بندگی میاں عبدالکریمؒ کے حق میں عین الیقین اور میاں عبدالملکؒ کے حق میں علم الیقین اور میاں یوسفؒ کے حق میں حق الیقی فرمایا۔ نقل ہے ایک دن فرح میں بندگی میاں عبدالمجیدؓ باہر گئے ہوئے تھے اُس شہر کا قاضی کوٹھے پر بیٹھا ہوا تھا میاں مذکور کو بلا کر کہا تمہارے مرشد مہدیت کا دعویٰ کرتے ہیں خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہہ دے اے محمدؐ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف او پر بصیرت کے الخ آگاہ ہو کہ مہدیؑ کے عہد میں اللہ کا دیدار مخلوق کو بہت ہوگا تمہارے درمیان کیا کوئی آدمی خدا کو دیکھنے والا ہے آپؓ نے کہا بہت لوگ ہیں کہا اے میاں عبدالمجیدؓ قاضی بد و گواہ راضی دو گواہ میرے لئے بس ہیں پس بندگی میاں عبدالمجیدؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی اس شہر کا قاضی دو گواہوں کو طلب کرتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس آکر فرمایا تم چشم سر سے خدا کو دیکھتے ہو گواہی دو شاہ دلاورؓ جذبہ میں مستغرق ہوجاتے تھے پھر ہشیار کر کے فرمایا تو پھر بے ہوش گئے اسی طرح تین دفعہ ہشیار کر کے فرمایا تو شاہ دلاورؓ نے کہا میرانجی خوندکار کے صدقہ سے اور خدام کے حکم کے موافق بندہ چشم سر سے اور بال بال سے اور اس کے سوائے سے دیدار کی گواہی دیتا ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایک گواہ تم ہو دوسرا گواہ میں ہوں۔ نقل ہے ایک دن میاں سید سلام اللہؓ نے مہاجروں کی جماعت میں کہا کہ میاں دلاورؓ کو حضرت امیرؑ نے اصحاب کرام میں شمار کیا ہے یا نہیں یہ بات حضرت مہدی علیہ السلام کے سمع مبارک

تک پہنچی فرمایا جہاں ایک ہے دوسرے میاں دلاورؓ ہیں اسی طرح پانچویں درجہ تک فرمایا۔نقل ہے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حجرے سے باہر آئے اور مہاجرینؓ کی جماعت میں فرمایا جو شخص ابوبکر صدیق ؓ کو نہ دیکھا ہو چاہیئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص اگر چاہے کہ مردہ کو زمین پر چلتا ہوا نہیں دیکھا ہے تو چاہیئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ کے مہاجر تین قسم کے ہیں ایک نفس حضور اور بعض وقت حضور اور بعض حال حضور ہیں بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا نفس حضور حضرت مہدی علیہ السلام کے پانچ اصحاب کرام ہیں ان کے لئے پلک مارنے کی دیر کا بھی حجاب نہیں اور بعض حال حضور ہیں جو مہدیؑ کے اصحاب عظام ہیں ان کو حال پیدا ہوتا ہے تو حاضر ہوتے ہیں اور بعضے وقت حضور ہیں یہ مہدیؑ کے عام اصحابؓ ہیں ان کو کسی ایک وقت میں حضوری ہوتی ہے۔نقل ہے بندگی میاں دلاورؓ ایک دن کھڑے ہوئے تھے اور میاں راجے محمد تیل کی تلاش میں گئے ہوئے تھے میاں راجے محمد کو اپنے پاس بلائے وہ سامنے آئے پھر کہا جاؤ پھر کہا آؤ تین دفعہ ایسا کیا اور فرمایا کہ جب سے کہ مجھے داڑھی نکلی ہے بندہ سے کوئی بدعت نہیں ہوئی ہے میاں راجے محمدؓ نے کہا بندہ صدقہ خوار ہے مجھ سے کوئی بدعت نہیں ہوئی ہے تو بندگی میاں جیؓ سے کس طرح ہوگی فرمایا تم نے جیسا کہ سمجھا ہے ایسا نہیں ہے بندے کے پاس بدعت یہ ہے کہ بغیر معلومات حق کے کوئی کام کرے بندہ بغیر معلومات حق تعالیٰ کے کوئی کام نہیں کیا ہے۔نقل ہے بورکھیڑے میں بندگی میاں دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ دو بڑے گنبد آگ سے روشن ہوگئے ہین خدا کا حکم ہوا کہ میاں دلاورؓ کے تمام فقیروں کو اس آگ میں جلاکر باہر لاؤ فرشتوں نے خدا کے حکم سے فقیروں کو کھینچ کر لایا اور اس آگ میں جلاکر باہر کئے بندگی میاں دلاورؓ نے جناب باری میں عرض کی الٰہی یہ لوگ تیرے لئے تارک دنیا و طالب مولیٰ ہوکر تجھ کو اختیار کئے ہیں تو ان کو کیوں جلاتا ہے حکم ہوا کہ ان کو عشق کی آگ میں پاک کر کے اپنے قرب کے لائق بناتا ہوں بہت خوش ہوئے تمام لوگوں کو (فرشتے) پاک کئے لیکن سات تن رہ گئے کہ ان کو پاک نہیں کئے پھر میاںؓ نے درخواست کی ائے خدا یہ بھی ترک دنیا اور تیری طلب اختیار کئے ہیں تو ان کو کیوں نہیں جلاتا ہے اللہ سے معلوم ہوا کہ خاموش رہ ان کے حق میں درخواست مت کر کہ یہ لوگ ہمارے واسطے نہیں آئے مگر غیر کی طلب میں آئے ان کی رجوع ہرگز قبول نہیں کروں گا یہ لوگ تیرے دائرہ میں نہیں مریں گے اس کے بعد میاں یوسفؓ، اور میاں عبدالکریمؓ سے اپنے رات کے معاملہ کو ظاہر کیا میاں یوسفؓ کے ذریعہ سے پوشیدہ خبر ظاہر ہوگئی چھ مہینے تک سب آہ وزاری کررہے تھے اس کے بعد بندگی میاں دلاورؓ نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بلاکر دلاسا دیا یہاں تک کہ ہر شخص کو آرام وقرار ہوا اس کے بعد خاموش ہوگئے۔نقل ہے بورکھیڑے میں ایک مشرک تھا اس کو استدراج حاصل تھا وہ کبھی کبھی ملاقات کے لئے آیا کرتا تھا ایک روز آکر دیکھا کہ دائرے میں ایک مرد کی رحلت ہوگئی ہے تمام برادر شاہ دلاورؓ کے حکم کے منتظر تھے کہ میاںؓ ایک پہر تک باہر نہیں آئے جب اس مشرک نے دیکھا کہ باہر نہیں آرہے ہیں تو کہا افسوس ہے اس مبتلائے عذاب آدمی کو اس مرد (شاہ دلاورؓ) کے سامنے عذاب ہووے وہ بت پرست استدراج والا ایک شیر پرسوار ہوکر وار سانپ کا کوڑا بنا کر شاہ دلاورؓ کے پاس آیا کرتا تھا اس مشرک کے یہ بات کہنے کے بعد اللہ سے حکم پہنچا اے دلاورؓ البتہ وہ مرد مستحق عذاب تھا لیکن ہم نے تیری بھلی داڑھی کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو نجات دی باہر جا اور اس کے دفن کی تیاری کا حک کر اور نماز جنازہ پڑھ اس کو ہم جنت میں پہنچائیں گے۔نقل ہے ایک دن شاہ

دلاورؓ کے پاس ایک جنازہ کو اس کے والیوں نے لا کر سامنے رکھا کہ خدام نماز جنازہ ادا کریں ایک لمحہ آپؓ منتظر رہے کہ اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ جو شخص تیرے پاس آتا ہے نعمت سے محروم ہو کر کس طرح جاوے یہ گنہگار مستحق عذاب تھا لیکن تیری نظر کی خاطر میں نے بخش دیا اس کے بعد آپؓ نے اس پر نماز ادا کی برادروں نے تعجب کیا فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندہ نے حکم خدا کے بغیر اس پر نماز ادا کی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت ابدی عطا کی ہے۔ نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ ایک راستہ سے جا رہے تھے سامنے ایک پرانی قبر تھی اس میں ایک گنہگار مردہ مدفون تھا اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے دلاورؓ تو اپنا پاؤں اس قبر پر رکھ وہ عذاب کا مستحق ہے تیرے نعلین کی گرد کے سبب سے اس کو نجات عطا کروں گا آپؓ نے ویسا ہی کیا۔ نقل ہے بندگی میاں دلاورؓ احمد آباد آئے بی بی خونزا نور، شاہ عالم کی پوتی سے نکاح کیا بی بی مذکور کے ایک بھائی تھے جن کا نام سید جی تھا ان کو رشک ہوا کہ ہماری بہن کو ایک فقیر نے نکاح کیا ہے میں اس کو قتل کروں گا یہ خبر دائرہ میں پھیل گئی ایک دن خبر آئی کہ سید جی نزدیک آ گیا ہے جب یہ خبر سنی تو شاہ دلاورؓ اٹھے کہ ان کا استقبال کریں بی بی خونزا نور نے دامن پکڑ کر کہا باہر مت جایئے وہ آپ کو قتل کرنے کے لئے آ رہا ہے شاہؓ نے فرمایا میں ایسا نہیں ہوں کہ مجھ پر کوئی قادر ہوے اس کے بعد باہر آئے جب آپؓ کا بیان سنا تو تصدیق کر کے اور تلقین ہو کر اور ترک دنیا کر کے آپؓ کی صحبت مبارک میں اپنی زندگی ختم کر دی۔ نقل ہے جب سانتیج میں شاہ دلاورؓ کا نکاح بی بی خونزا نور، شاہ عالم کی پوتی کے ساتھ ہوا تو بی بی کے برادری کے لوگ خفا ہوئے کہ مہدوی فقیر بے علم ہماری بہن کو کیا ہے ہم اس کو قتل کر دیں گے پس بی بی کے دونوں بھائی سید کرم علی اور سید مکرم علی چالیس تلوار چلانے والے سپاہیوں کے ساتھ آئے اس وقت شاہ دلاورؓ مسواک فرما رہے تھے اور میاں یوسفؒ پانی ڈال رہے تھے آنے والے خوش ہوئے کہ ہم نے تنہا پایا لوگوں نے تلواریں کھینچ لیں اور پیٹھ کے پیچھے آئے جب انہوں نے آپؓ کی پشت مبارک دیکھی تو ان کے دل خوف سے بھر گئے تلواروں کو میان کر لئے اور آپؓ کے قدم مبارک پر گر گئے میاںؓ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی قرآن کا بیان شروع فرما دیا جب انہوں نے بیان سنا تو دونوں بھائی اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہوئے اور حضرتؓ کے تربیت ہو گئے اور ترک دنیا کر کے آپؓ کی صحبت میں آخر دم تک رہے۔ نقل ہے ایک دن بی بی خونزا نور نے کہا کہ میاں جی آج یوسف کہاں گیا ہے کہ ابھی پانی نہیں لایا ہے شاہ دلاورؓ نے ناخوش ہو کر فرمایا خبردار میاں یوسفؒ کا نام ادب اور تعظیم سے لیا کرو کیونکہ ہر روز خدا کا سلام میاں یوسفؒ کے لئے آتا ہے بی بی نے کہا میاں جی میں شاہ عالمؒ کی پوتی ہوں فرمایا شاہ علام کہاں اور میاں یوسف کہاں پھر فرمایا کہ ان کا مرتبہ تو قطب عالم سے بھی بڑا ہے فرمایا کتنے ایک قطب ہمارے دائرہ میں ہیں اور پڑے ہوئے ہیں۔ نقل ہے ہر روز نماز فجر کے بعد تمام فقرا طلوع آفتاب تک صف سے نہیں اٹھتے تھے ایک روز بور کھیڑے میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد شاہ دلاورؓ جماعت خانہ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے بی بی خونزا نور کو بلا کر فرمایا دیکھو اس جماعت کے وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے وہ میرے بھائی ہیں اور وہ میرے درجے میں ہیں وہ یہی لوگ ہیں۔ نقل ہے ایک دن اسی طرح تمام فقرا مسجد میں فجر کے وقت جذبہ کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے آ کر دیکھا کہ سب بے ہوش ہیں اور کسی کو شاہ دلاورؓ کے آنے کی خبر نہ ہوئی اس کے بعد شاہ دلاورؓ نے سب کو ہشیار کیا اور بی بی خونزا نور سے فرمایا دیکھو یہ لوگ مرسلوں کے مقام پر ہیں مرسلین ان کو کہتے ہیں جن پر مہتر جبرئیلؑ نے وحی

لائی ہے لیکن بارہ ان میں بہت بڑا مقام رکھتے ہیں اور یہ لوگ انگشت نما نہیں تھے۔نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ نے میاں یوسفؒ کو بتایا کہ دیکھو کہ یہ سب برادر جو بیٹھے ہوئے ہیں وہ لوگ میرے بھائی ہیں اور وہ لوگ میرے درجے میں رہنے کا مقام رکھتے ہیں لیکن بجز چار شخصوں کے انہوں نے پوچھا وہ چار کون ہیں فرمایا تم اور بھائی عبدالمجید کے فرزند اور میاں عبدالملکؒ اور قاضی عبداللہ یہ لوگ اس سے زیادہ مقام رکھتے ہیں۔نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا نفس باقی فساد باقی۔نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا اس مقام پر نہیں بیٹھنا چاہیئے جہاں کوئی شخص اپنے مرشد کی مذمت کرے۔نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا جس قدر کہ حضرت مہدیؑ کی ذات میں فنا حاصل ہوگی اسی قدر معرفت حاصل ہوگی۔نقل ہے حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا جس شخص کو پوری فنا حاصل ہوگی وہ شخص مہدیؑ کی نقل کے لئے دلالت کرسکے گا اور آیات محکمات قرآن سے موافقت دے سکے گا جو چیز قرآن شریف کی آیت کے موافق ہووے اور ہمارے خوندکار کے حال کے موافق ہووے وہ صحیح ہے۔نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا مصدق وہ شخص ہے جو آیات محکماتِ قرآن کو حضرت مہدیؑ کی نقل کے موافق کرسکے شاہ دلاورؓ نے فرمایا جو شخص کہ فنا کو پہنچا ہوگا وہی شخص مصدق ہے وہی شخص آیات قرآن کی موافقت ہمارے خوندکار کی نقل کے ساتھ کرسکے گا۔نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا تمام عالم میں غرغرہ کی توبہ کسی کے لئے قبول نہ ہوئی مگر دو شخصوں کے لئے ایک میاں شیخ محمد کی توبہ دوسرے برہان نظام شاہ کی توبہ۔نقل ہے جس وقت میراں سید محمود ثانیِ مہدیؑ نے رحلت فرمائی اور نماز ظہر کی ادائی کے بعد صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میاں سید سلام اللہؒ نے بلند آواز سے آہ کی اور فرمایا کہ کوئی شخص میراں سید محمودؓ کا خلیفہ نہ ہوا شاہ دلاورؓ نے سر اونچا کرکے فرمایا بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے تین دفعہ اس بات کو فرمایا۔نقل ہے بندگی میاں سید یعقوبؒ ملک الہدادؓ کی صحبت سے الگ ہوکر دکن کی طرف تشریف لائے اور بندگی میاں دلاورؓ کی صحبت میں رہنے لگے یکا یک اطلاع ملی کہ ملکؒ یہ کہہ رہے ہیں کہ خوزادے فیض کی نہر کو پھاڑ کر چلے گئے ہیں نیک چھوٹی نہر کو کہتے ہیں اس کے بعد شاہ دلاورؓ کی سماعت میں یہ بات آئی تو فرمایا ملک کو شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ مہدیؑ کے فیض کی نہر بھرپور آرہی ہے اسی سے کئی نہریں ہوں گی یعنی مہدیؑ کے فیض کے پانے کی نہر شرشر جاری ہے ملکؒ نے جس نہر کی خبر دی ہے وہ اپنے نہر کی خبر دی ہے۔نقل ہے ایک دن میاں سید یعقوبؒ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے پوچھا میاں جیؒ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ نطفہ نہیں ہے میراں سید محمودؓ نطفہ ہیں نطفہ کا فرق دور نہیں ہوتا ہے وہ نطفہ کا فرق کیا ہے فرمایا کہ مانند زمین اور اس ستارہ کے ہے تین بار اس کی تکرار کی۔نقل ہے بندگی میاں عبد الکریمؒ نے شاہ دلاورؓ سے پوچھا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ پر مجھے محبت آتی ہے فرمایا کہ آپؒ سے محبت رکھو اور بندہ کی طرف محبت کو کھینچ کھینچ کر لاؤ۔نقل ہے ایک دن سورۂ اخلاص کے بیان میں میاں یوسفؒ قرآن سامنے پڑھ رہے تھے جب لفظ **لم یلد و لم یولد** کو پہنچے تو شاہ دلاورؓ نے فرمایا **یلد و لم یولد** پھر میاں یوسفؒ نے کہا یہ آیت محکمات سے ہے بغیر تاویل کے شاہ دلاورؓ نے **یلد و یویلد** فرمایا اس کے بعد میاں عبدالملکؒ نے کہا میاں یوسف خاموش رہو میاں جی ولایت کا شرف بیان کررہے ہیں جو کچھ فرمارہے ہیں ویسا ہی ہے۔نقل ہے میاں دراج مہاجرؒ جو شاہ دلاورؓ کے ہمراہ داناپور سے آئے ہوئے تھے انہوں نے نگر ٹھٹھ میں سب سے پہلے رحلت کی ان کے بعد تریاسی مہاجرین نے رحلت کی ان سب کے لئے (حضرت مہدیؑ نے) عیسیٰؑ و موسیٰؑ کا مقام فرمایا۔نقل ہے میراں سید محمودؓ

نے فرح میں حضرت مہدیؑ کی رحلت کے بعد بی بی کد بانوؓ سے فرمایا کہ تم پچھلی شب میں میاں شاہ دلاورؓ کے حجرے کے پاس جاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے تم کو بہرہ پہنچے گا۔ نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ ہمارے آفتاب کے فیض کی شعاعیں ہر طرف پہنچیں لیکن دوسری طرف سے ہمارے طرف نہ آئیں ہمارے طالبوں کی پرورش ہم سے ہی ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر بندہ کو جب خدائے تعالیٰ رسولؐ اور مہتر ابراہیمؑ اور مہدیؑ کو دکھائے گا تو ہم ہرگز فرق نہیں کرسکیں گے اور وہ یہ ہے کہ پہلے مہتر ابراہیمؑ آکر چلے جائیں پھر محمد رسول اللہؐ آکر چلے جائیں پھر مہدیؑ آکر چلے جائیں کوئی شخص فرق نہیں کرسکے گا مگر یہی کہ ایک مرد تین بار آکر گیا۔ نقل ہے احمد آباد میں سلطان محمود ذہنیں راجے مرادی اور راجے سون دونوں حضرت مہدی علیہ السلام کی تلقین تھیں شاہ دلاورؓ کو درخواست کرکے بلائیں جب گھر میں تشریف لائے تو پردہ جو درمیان میں تھا اٹھا کر درخواست کیں کہ خوند کار ہم پر نظر ڈالیں کہ ہم نجات پائیں شاہ دلاورؓ نے اپنے سر پر چادر ڈال لی اور فرمایا کہ شریعت کا پردہ ہے باندھ دو ورنہ بندہ چلے جائے گا پس انہوں نے پردہ باندھ دیا۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ سے چہرہ پر کی چادر ہٹائی بیان سن کر کھانا کھلائے اور راجے مرادی راجے سوں نے پوچھا ہم نے اپنے ہاتھ سے کھانا پکایا ہے کیا کچھ لذیذ تھا تین مرتبہ انہوں نے پوچھا شاہ دلاورؓ نے کوئی جواب نہیں دیا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ بندہ کو کچھ معلوم نہ ہوا کہ کس قسم کا تھا بندہ کے سامنے ایک پر عتاب اور عذاب کی سرزنش ہوتی ہے اور ایک پر خلعت اور مرحمت اور مغفرت ہوتی ہے بندہ لرزہ اور عاجزی میں متحیر ہے بندہ کو کس جگہ رکھیں گے اور یہ بیت پڑھی۔

مقربان بارگاہ کو بہت پریشانی ہوتی ہے   کیونکہ یہی لوگ سیاستِ سلطانی کو جانتے ہیں

نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ ہمیشہ زاری میں رہتے تھے چنانچہ رخسارۂ مبارک پر آنسوؤں کا سیلاب رواں رہتا تھا روتے روتے رخساروں پر زخم پڑ گئے تھے جس وقت کوئی شخص خوشی وخرمی کے ساتھ ہنستا رہتا شاہ دلاورؓ کی نظر مبارک اس پر پڑ جاتی تو خوشی کی جگہ خدا کا خوف ایسا پیدا ہوتا تھا کہ وہ تمام دن خوف وزاری کی حالت میں گزارتا۔ نقل ہے ایک روز شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مومن کی قبر ایک دم بیٹھ جاتی ہے۔ نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ نے میاں عبدالملکؒ سے فرمایا کہ دوات قلم اور کاغذ کا ٹکڑا لاؤ میں جو کچھ کہوں لکھو جب دوات اور قلم آپؓ کے ارشاد کے موافق لائے تو فرمایا آدم صفی اللہ صفاتی، نوحؑ نجی اللہ ذاتِ، ملکوتی ابراہیم خلیل اللہ ذات صفاتی، موسیٰ کلیم اللہ ذاتی، عیسیٰ روح اللہ عین ذاتی اور یحییٰ صفات اللہ اور کبھی کبھی ذات کا پرتو واقع ہوتا ہے اور تمام انبیاء ملکوتی چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے آدمؑ زیر بنی سے بالا سے سرتک مسلمان تھے اور عیسیٰؑ زیر ناف سے بالائے سرتک مسلمان تھے دوبارہ آئیں گے تو پورے مسلمان ہوں گے۔ اس وقت نیم مسلمان ہیں اس نقل کی صحت اس بات سے ہوتی ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص خدا کو مقید دیکھتا ہے وہ مشرک ہے۔ نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اپنا معاملہ شاہ دلاورؓ سے کہا کہ بندہ کو معلوم ہوا کہ قاتلوا و قتلوا تجھ سے ہوگا حکم آیت کے موافق اور نیز حضرت مہدیؑ نے بھی فرمایا کہ سائل ہے پس قاتلوا و قتلوا مجھ سے ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ تم پر قاتلوا و قتلوا ہونا نہیں ہے یہ شرف میاں سید خوند میرؓ کو عنایت ہوا ہے جو ہوگا اور تم بیٹھے ہوئے شہید ہو جاؤ گے۔ نقل ہے ایک دن جالور میں بندگی میاں نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ ایک پھل میرے ہاتھ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے لاکر دیا اور فرمایا کہ یہ

توکل کا پھل ہے مضبوط پکڑو لیکن کچھ نقصان ہے اس کے بعد شاہ دلاورؓ کے پاس اپنا معاملہ کہا شاہ دلاورؓ نے فرمایا وہ نقصان اس سبب سے ہے کہ پورے متوکل حبیب خداؐ اور ہمارے خوندکار (مہدیؑ) ہیں ان کے ایمان اور توکل کے مقابلے میں دوسرے شخص کو متوکل ہونا روانہیں ہے ہم کو اور تم کو تھوڑا سا نقصان چاہیئے۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا معاملہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے سامنے کہا کہ میرے ہاتھ میں سلطان مظفر کے جیسے سات بادشاہوں کے سر ہیں شاہ دلاورؓ نے کہا کہ آپؓ کے سامنے سلطان مظفر کے جیسے سات بادشاہ آئیں گے تو قاتلوا و قتلوا کے دن بھاگ جائیں گے اور شکست کھائیں گے یہ تعبیر بندگی میاںؓ کو پسند آئی کہا اے میاں دلاورؓ ایسا نہیں ہے بلکہ سات بادشاہ ہمارے تلقین ہوں گے نہ یہ کہ سات بادشاہوں کے سر میں کچلوں گا اور ہفت اقلیم کا مالک ہوجاوں گا کہ دین مہدیؑ زیادہ روشن ہوگا شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ آپ کے گمان میں جو بات آئی ہے ایسا نہیں ہے اور نہ ہوگا آپ خاطر جمع رکھئے۔نقل ہے ایک دن بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا معاملہ بندگی میاں دلاورؓ سے کہا کہ میں نے دیکھا کہ مہدیؑ کی صاحبزادی سے جلوہ ہورہا ہے اور بندہ بی بی بی ہدنجی کی طرف پیغام بھیج رہا ہے مناسب ہے یا نہیں کہو شاہ دلاورؓ نے فرمایا خاموش رہو اللہ کی مشیت میں تمہاری نسبت بی بی فاطمہؓ سے ہونے والی ہے اب آپ حج کعبہ کے لئے سوار ہوجایئے تھوڑے دنوں میں کعبہ سے خدا واپس لائے گا اور آپ کا کار خیر مہدیؑ کی صاحبزادی سے ہوجائے گا اس کے بعد بندگی میاںؓ حج کے لئے جہاز پر سوار ہوگئے۔نقل ہے ایکدن مہدیؑ کے نام پر سب کا اخراج ہوا تھا تمام مہاجرؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا اگر منکرانِ مہدیؑ ہمارے اخراج کے لئے یہاں آجائیں تو انشاءاللہ خدا کی توفیق ان میں سے سب کو قتل کروں گا اور ان کے ہتھیار اور تلوار لے لوں گا اور انہیں کے گھوڑوں پر سوار ہوکر سارے گجرات پر قبضہ کر کے مہدیؑ کا حکم جاری کردوں گا بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا ایسا ہونا روا نہیں ہے ہمارے پیغمبرؐ کے زمانہ میں نبوت کا حکم تھا اور یہاں مصطفےٰؐ کی ولایت ہے جو ظاہر ہوئی ہے حضرت مہدیؑ کے لوگوں میں سے کسی سے گھوڑوں کی لید نہ کھینچائی جائے گی۔نقل ہے ایک دن شاہ نظامؓ سفر کے لئے سوار ہوئے اور اپنے ہمراہ میاں جمال الدین کھوکر کو لیا اور میاں عبدالرحمٰنؓ کے حوالے اپنا دائرہ کر کے روانہ ہوئے جب تین دن گزر گئے تو میاں جمال الدین کھوکر کو لیا اور میاں عبدالرحمٰنؓ کے حوالے اپنا دائرہ کر کے روانہ ہوئے جب تین دن گزر گئے تو میاں جمال الدین فاقہ کے سبب سے ناتواں ہوگئے شاہ نظامؓ نے فرمایا فلاں پتھر کے نیچے زر کے مہرے ہیں ان میں سے ایک کو لے کر گاوں میں جاکر کچھ کھالو اور آؤ انہوں نے ویسا ہی کیا جب گاوں میں آئے تو اس گاؤں کا ٹھانہ دار موافق تھا اور شاہ نظامؓ سے تلقین تھا جب ان کو دیکھا تو خوش ہوا اور جانا کہ حضرت شاہؓ آئے ہوں گے کیوں کہ یہ تو بجز شاہؓ کے تنہا ہرگز نہیں جاتے اپنی جگہ سے اٹھا اور گلے سے لگالیا اور کہا میاںؓ کہاں ہیں انہوں نے کہا میاںؓ فلاں درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں میں یہاں کچھ کھانے کے لئے آیا ہوں پس ان کو اپنے گھر لے گیا اور کھانا کھلایا اور خود کھانے کا برتن لے کر حضرتؓ کے پاس آیا اور سامنے رکھا شاہؓ نے ہاتھ دھو کر ایک بڑا لقمہ اس میں سے اٹھالیا اور یکایک اس کو ڈال دیا اور فرمایا کہ تم ہی کھاؤ اس شخص نے عاجزی سے درخواست کی اور جانا کہ میں مردود ہوں کہ یہ ہدیہ مقبول نہیں ہوا شاہؓ نے اس کو بہت دلاسا دیا اور اس کو روانہ کردیا آپؓ نے لقمہ اس لئے ڈال دیا کہ جب آپؓ نے اس لقمہ کو اٹھایا تو یکایک ایک خطرہ آپؓ پر غالب ہوا کہ اے نظام جلدی کھالے اس سبب سے اس کو ڈال

دیئے اس کے نو مہینے کے بعد میاں شاہ دلاورؓ سے آپؓ کی ملاقات ہوئی نو مہینے تک آپؓ نے اس قسم کے کھانے کو نہیں کھایا پس بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اسی قسم کے غلہ کو پکا کر سامنے لاکر رکھا آپؓ نے دیکھا کہ شاہؓ اس کو نہیں کھاتے ہیں اور دوسری چیز تھوڑی تناول کر رہے ہیں آپؓ نے پوچھا کہ آپ یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے فرمایا کہ کچھ مدت سے میں نہیں کھاتا ہوں اس وجہ سے کہ ہمارا نفس نے اس قسم کے کھانے کی آرزو کی تھی اس سبب سے میں اس کو نہیں کھاتا ہوں شاہ دلاورؓ نے فرمایا آپؓ کو نفس نہیں ہے بلکہ وہ دل تھا (جس نے آرزو کی تھی) شاہ نظامؓ نے فرمایا کیا آپ خدا کے سامنے گواہی دوگے فرمایا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس کے بعد شاہ نظامؓ نے اس کھانے کو اطمینان کے ساتھ تناول فرمایا اور کبھی کبھی خرچ بھی کیا۔ (اسی قسم کا کھانا پکا کر آپؓ بھی کھاے اور فقرا کو بھی کھلایا)۔ نقل ہے ایک دن بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ ایک بہت بڑا اور اونچا پہاڑ ہے اس پہاڑ پر حضرت مہدیؑ اور بندہ کھڑے ہوئے ہیں اس پہاڑ کے تمام اطراف میں پانی بھرا ہوا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو اے میاں دلاورؓ یہ تمام عالم طوفانِ نوحؑ کے مانند غرق ہوتا ہے اس پانی میں اگر کوئی شخص فریاد کرے کہ مجھے حق کی طرف کھینچ لو تو تم اس کو کھینچ لو اور پہاڑ پر لے لو اس کے بعد یکا یک آپؓ نے دیکھا کہ برہان نظام شاہ لوٹ میں آرہا ہے اور فریاد کررہا ہے کہ اے میاں شاہ دلاورؓ میں مہدیِ موعودؑ کا مصدق ہوں اور حضرت مہدیؑ کا صدقہ خوار ہوں مجھے رہائی دلایئے پس میں نے ہاتھ پکڑ کر اس کو اوپر کھینچ لیا۔ نقل ہے ایک دن ایک پارسا عورت نے حضرت مہدیؑ کے پاس آکر کہا میں نے حج ادا کرنے کی نیت کر لی ہے اگر اجازت ہو تو جاتی ہوں فرمایا جاؤ خدا کی یاد میں مشغول رہو پھر چند روز کے بعد اس نے واپس آکر کہا بندی کے پاس زادراحلہ موجود ہے اور راستے میں امن ہے اور مجھے صحت بھی حاصل ہے اگر اجازت عطا فرمائیں تو میں جاتی ہوں فرمایا جاؤ اور تین مرتبہ میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف کر واس نے ویسا ہی کیا تیسرے طواف میں اللہ کا دیدار ہوا اور جذبۂ حق میں بے ہوش ہوگئیں اور بغیر پردے کے خدا کا دیدار دیکھا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے اس کے پاس اپنا پسخوردہ بھیجوایا وہ ہشیار ہوگئیں۔ نقل ہے میراں سید محمودؓ کے عہد میں ایک صاحب آئے جن کا نام میاں یوسفؓ تھا وہ میاں ولی جیؒ کے باپ تھے جنہوں نے مہدیؑ کے نقلیات جمع کئے ہیں میاں یوسفؓ نے کہا میراں جیؓ اگر اجازت ہو تو میں حج کرکے آتا ہوں فرمایا کس لئے جاتے ہو انہوں نے عرض کی خدا کے لئے مقصودِ خدا کے لئے پس فرمایا جاؤ اور میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف تین بار کر کے میرے پاس آؤ اگر تمہارا حج مقبول نہ ہو تو اس کے بعد حج کو جاؤ میاں یوسفؓ نے ویسا ہی کیا تیسرے طواف میں اللہ کا دیدار بغیر حجاب کے ہوا گرتے پڑتے میراں سید محمودؓ کے پاس آئے اور کہا خدا کی قسم میں خدا کو اُس خدا کو جو بے شبیہ اور بے مثال ہے سر کی آنکھوں سے خوندکار کے صدقہ سے دیکھا پس دو ہفتہ کے بعد میاں یوسفؓ نے میراں سید محمودؓ کے سامنے رحلت کی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں یوسفؓ ہمارے لوگوں میں مہترِ شعیب تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے شعیب ولایت بنایا ہے۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کی تصدیق کی علامت اپنے وجود کو فنا کر دینا ہے نابینا بینا۔ نامرد مرد۔ بخیل سخی۔ ظالم عادل۔ امی عالم اور بیمار شفایاب اے میاں دلاورؓ تمہارے پاس بھی لوگ اسی طرح ہوں گے۔ نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ میاں یوسفؒ کو ہر روز خدا کا سلام آتا ہے اور میاں وزیرالدین کے لئے فرمایا کہ میاں وزیرالدین کے دونوں ہاتھ لاڈو ہیں خدائے تعالیٰ نے ان کو میاں شاہ نعمتؓ کا خلیفہ بنایا اور ہمارا

خلیفہ بھی بنایا وہاں ان کو دیا گیا یہاں بھی دیا جائے گا۔نقل ہے ایک دن میاں سید شہاب الدین نے میاں عبدالملکؓ کو دیکھا فرمایا کہ مانند میاں دلاورؓ کے آتے ہیں بندہ کس طرح بیٹھا رہے۔نقل ہے قاضی عبداللہ کو جب میاں سید شہاب الدینؓ نے دیکھا کہ آ رہے ہیں تو اسی وقت اٹھ گئے اور فرمایا سبحان اللہ بندگی میاں دلاورؓ نے نشتر لگا کر اپنے جیسا بنا کر اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔نقل ہے ایک دن کسی شخص نے بندگی میان سید شہاب الدینؓ سے کہا کہ عبدالکریمؒ بہت آسودہ اور موٹے ہوگئے ہیں شاید دھولقہ میں خادماں ان کی بہت خدمت کرتے ہیں فرمایا تم نے کیا کہا اگر میاں عبدالکریمؒ کو چیر کر دیکھو تو خدا کے نور کے سوائے کچھ نہ پاؤ گے۔نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئے حکم ہوا اے میاں دلاورؓ ہم نے میراں سید محمودؓ کو صدیق ولایت بنایا اور میاں سید خوندمیرؓ پر **قاتلوا و قتلوا** کا بار رکھا اور میاں نعمتؓ کو تین خلعتیں سراندازی جانبازی سرفرزای کی عطا کیں اور میاں نظامؓ کے لئے اپنی ہمیشہ کی حضوری بخشی عرض کی اے اللہ تو قادر ہے تو رحیم ہے تو کریم ہے۔نقل ہے ایک دن فرح میں حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں دلاورؓ نے حجرہ میں آکر فرمایا کہ خدا کا فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ جا اور قرآن کی اس آیت کو میاں دلاورؓ کے حق میں پڑھ **التائبون العابدون تا لفظ بشر المومنین** (توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے الخ بشارت دے مومنین کو تک) یہ آیت پڑھ کر فرمایا یہ آیتؑ تمہارے حق میں ہے۔نقل ہے بندگی میاں دلاورؓ نے کہا کہ مہدی علیہ السلام کی زبان سے ہم نے سنا کہ فرمایا جب دانا پور میں آیا تو پہلی مرتبہ ذات کی تجلی ہوئی اور فرمان پہنچا کہ ہم نے تجھے علم مراد اللہ دیا اور ہم نے تجھے کتاب (قرآن) کو بطور میراث کے دیا اور ایمان والوں پر تجھے حاکم مقرر کیا میرا انکار تیرا انکار ہے اور تیرا انکار میرا انکار ہے یہ بات ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے اپنی طرف سے ہم نہیں کہتے ہیں کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کے لئے حجت مہدیؑ کی زبان سے ہے۔نقل ہے بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص قرآن کی آیت حضرت مہدیؑ کی نقل سے تطبیق دیوے تو (اس کا بیان) صحیح ہے پس اس عبارت کو حضرت مہدیؑ کے سامنے صحابہؓ نے عرض کیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص فنا کے درجے کو پہنچا ہو وہ شخص قرآن کی آیت کو نقل سے تطبیق دے گا۔نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا خدا کا احسان مجھ پر بہت ہوا ہمارے فیض کی کرنیں تمام طرف دوڑیں لیکن کسی کی طرف سے ہماری طرف نہیں آئیں۔

نقل ہے جب میاں شاہ نعمتؓ شہید ہوئے اور میاں ولیؒ شاہ نعمتؓ کے بھانجے تھے حافظ قرآن عالم اور عامل اور مبین قرآن تھے موضع چھونڈ میں آکر دائرہ باندھ کر رہ گئے میاں شاہ دلاورؓ نے بھنگار سے آکر میاں ولیؒ سے بیان قرآن کرایا کچھ مدت کے بعد مہکری ندی کو طغیانی ہوئی دائرہ کے برادر دیکھتے کھڑے تھے اتنے میں ککڑی کی بیل لوٹ میں بہہ رہی تھی اس اثناء میں ایک برادر نے جو میاں ابوالفتح کے دائرہ میں رہتے تھے اس بیل کو کھینچنے کے لئے اپنی میں کود گئے بیلیں اُن سے لپٹ گئیں غوطے کھانے لگے لوگوں نے ان کو باہر نکالا دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جان بحق واصل ہوگئے ہیں اس واقعہ کی میاں ابوالفتح کو لوگوں نے خبر کی میاں ابوالفتح نے ان کے حق میں حکم کیا کہ اس کو کھینچ کر دور پھینک دو وہ مردار ہو کر مر گیا ہے یہ خبر میاں ولیؒ نے سنی برادر کو چار پائی کے ساتھ بھیج کر ان کی لاش کو طلب کیا اور ان کو غسل دے دکر اور کفن پہنا کر اور نماز جنازہ پڑھ کر اس جگہ جہاں بی بی ہدنجیؒ کا روضہ ہے ان کو دفن کیا اس کے بعد میاں ابوالفتح نے فرمایا خوب ہوا کہ میاں ولی ہمارے پڑوس میں آکر رہے ہیں جو شخص مردود ہو کر اور بے دین ہو کر مرتا ہے اس کو غسل دیکر دفن کرتے ہیں ایسے

لوگ بھی ہونا چاہیئے اس بات کے سننے کے بعد میاں ولیؓ بہت آزردہ ہوئے اور دو برادروں کو حضرت شاہ دلاورؓ کی خدمت میں بھیجا کہ اگر مجھ سے یہ فعل خلاف شرع ہوا ہے تو بندہ میاں جیؓ کے سامنے رجوع کرتا ہے اور جو کچھ میاں جی مجھ پر حکم کریں گے وہ بسروچشم منظور ہے اور میاں ابوالفتح مجھے ایسا کہہ رہے ہیں۔ظہر کی نماز کے بعد میاں شاہ دلاورؓ جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے میاں ولیؓ کے دائرے کے ہر دو برادر قدمبوسی کر کے شاہ دلاورؓ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ میاں ولیؓ نے قدمبوسی عرض کی ہے اور ماجرا حکایت یہ کہلاے ہیں اس کے بعد میاں شاہ دلاورؓ نے مراقبہ فرمایا مراقبہ کے بعد سر اونچا کر کے فرمایا میاں ولی پر خدا کی رحمت ہو جو کچھ کیا حق کیا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بایزید بسطامیؒ کا مقام دیتا ہے تو وہ قبول نہیں کرتا ہے کہ میں امام مہدیؑ کے گروہ سے ہوں میرے لئے یہ مقام کیا ہے اللہ نے اس کو بہت برگزیدہ کیا ہے پس ہر دو برادر میاں ولیؓ کے نزدیک آئے اور شاہ دلاورؓ نے جو فرمایا تھا بیان کیا جب یہ ذکر میاں ابوالفتح نے سنا تو کہا کہ یہ بقال کی دوکان کی کوتلیاں ہیں جو میاں دلاورؓ کے حوالے ہوئی ہیں جس کو پسند کرتے ہیں انبیاءؑ اور اولیاءؒ کا مقام دیتے ہیں اور جس کو پسند کرتے ہیں اولیاءؒ کا مقام عطا کرتے ہیں ان کی یہ بات بھی میاں شاہ دلاورؓ نے سنی چار زانو جو بیٹھے تھے دو زانوں ہو گئے اپنے دونوں ہاتھوں کو زانوں پر مار کر جوش میں آکر فرمایا ہاں وہ ولایت مہدیؑ کے خونزانور کے کوتل ہیں مہدیؑ نے انکو ہمارے حوالے کیا ہے جو چیز مجھے بھلی معلوم ہوتی ہے میں وہ کرتا ہوں کیا کہتا ہے تجھے جس جگہ سے وابستہ کئے تھے میں نے اُس جگہ سے علیحدہ کر دیا اور کبھی میاں شاہ دلاورؓ بی بی ہدنجیؓ کی ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے ایک مدت تک نہیں آئے پس بی بی ہدنجیؓ نے ایک شخص کو حضرت شاہ دلاورؓ کے پاس بھجوا کر کہلایا کہ ہماری کیا تقصیر ہے کہ ہم کو دیکھنے کے لئے نہیں آئے بہت دن ہو گئے ہیں کہ میں نے قرآن کا بیان نہیں سنا ہے براہ کرم بیان سنائے پس میاں دلاورؓ نے کہلایا کہ میاں ابوالفتح کی وجہ سے میں نہیں آتا ہوں اگر وہ اپنا منہ مجھے نہیں بتاتے ہیں تو میں ضرور آوں گا پس بی بیؓ نے میاں ابوالفتح کو بہت تاکید فرمائی کہ جب میاں جی آئیں تو تم حجرے کے باہر نہ آنا جب میاں سوار ہو کر چلے جائیں تو اس کے بعد تم باہر آنا۔بی بیؓ نے شاہ دلاورؓ کو کہلوایا کہ وہ خوندکار کے سامنے نہیں آئیں گے خوندکار تشریف لائیں پس شاہ دلاورؓ بہالی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے بندگی میاں عبدالکریمؒ بہلی کو چلا رہے تھے جب میاں جیؓ بی بی ہدنجیؓ کے گھر میں گئے تو برادر جماعت خانہ میں ٹھیر گئے بی بیؓ نے برادروں کو بارہ چیتل سویت کے لئے بھجوائے اور کھانا پکا کر میاں جیؓ کو اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر کھلائے اس کے بعد بیان سن کر رخصت کئے جب میاں جیؓ سوار ہو گئے تو بی بیؓ نے میاں ابوالفتح کو کہلوایا کہ یہ موقع غنیمت ہے جاؤ رجوع کے لئے ان کے سامنے آؤ اور ہمراہ ہو جاؤ اسی وقت میاں ابوالفتح حجرے میں سے دوڑتے ہوئے نکلے اور بہلی کے ٹھیلے کو پکڑ کر روتے ہوئے چلے اور کہہ رہے تھے میاں جیؓ معاف فرمائے شاہ دلاورؓ نے اپنی دونوں آنکھوں کو ڈھانپ لیا تھا کچھ نہ فرمایا یہاں تک کہ آدھا راستہ جہاں پانی کا چھوٹا کنواں ہے پہنچتے جو چچونڈ سے تین کوس کے فاصلے پر ہے سر اوپر کر کے فرمایا اچھا اچھا جی اچھا ٹوٹ گئے تھے پھر پیوست ہو گئے اس کے بعد میاں ابوالفتح قدمبوسی کر کے واپس ہوئے اور اپنے دائرہ میں آ گئے۔نقل ہے بی بی ہدنجیؓ بندگی میاں جیؓ کے محرم تھے اس طرح کہ بی بی ملکانؓ کو میاں سید حمیدؓ ہوئے اور بی بی کد بانوؓ کو میاں سید عبدالحیٔ ہوئے اور بی بی مریمؓ کو میاں عبدالرحمٰنؓ ہوئے اوراماں راج متی کو میاں ابو جی ہوئے یہ سب فرح میں پیدا ہوئے ان سب فرزندوں کو آپس میں ایک دوسرے کو دودھ پلا دیئے سب

کے لئے ایک ہی دودھ دونوں طرف سے ہوگیا یہ سب ہمیشہ کے لئے محرم ہوگئے۔نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ دل کے تین مرتبے ہیں بعض لوگ اہل دل ہیں اور بعض صاحب دل ہیں اور بعض لوگ بے دل ہیں دل کی صفت یہ ہے کہ اس کی دو آنکھیں ہوتی ہیں ان سے دیکھتا ہے اور اس کو کان ہوتے ہیں ان سے سنتا ہے اور اس کو زبان ہوتی ہے اس سے کہتا ہے اور اس کو قوت لامسہ ہوتی ہے اس سے چھوتا ہے۔نقل ہے ایک دن فرح میں شاہ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا کہ ایک بڑا گنبد ہے مٹی کے کچے برتن اس میں لاکر بھر رہے ہیں جب وہ گنبد برتنوں سے بھر گیا تو یکا یک اس گنبد کو آگ لگی اس آگ نے سب برتنوں کو پکے بنادیا اور وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی حضرت مہدیؑ کے سامنے اس معاملہ کو عرض کیا فرمایا کہ وہ گنبد میں ہوں اور گنبد کی آگ سے جو برتن پکے ہوگئے ہیں وہ ہمارے اصحاب ہیں اسی طرح تمہارے اصحاب ہوں گے اور پختہ ہوجائیں گے۔نقل ہے موضع بھنگار میں بی بی خونزانورؓ شاہ عالم بن محبوب عالمؒ کی پوتی نے پوچھا کہ میاں جی یوسف کہاں گیا ہے آج پانی نہیں لایا ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا بی بی تم نے میاں یوسفؒ کا نام کس لئے بے ادبی سے لیا کہا کیا وہ ہم سے بڑھ کر مقام رکھتا ہے فرمایا ہاں پھر کہا کیا ہمارے باپ سے بڑھ کر مقام رکھتا ہے فرمایا ہاں پھر کہا کیا قطب عالم سے بڑھ کر مقام رکھتا ہے فرمایا ہاں پھر کیا محبوب عالم سے برھ کر مقام رکھتا ہے فرمایا ہاں اگر دیکھنا چاہتی ہو تو میں تمہیں دکھادیتا ہوں پس اپنی دونوں انگلیاں بی بیؒ خونزانورؒ کی آنکھوں پر رکھ کر فرمایا اپنے بزرگوں کا مقام دیکھو اور میاں یوسف کا مقام دیکھو بی بیؒ نے کشائش ہونے کے بعد دیکھا ایک تخت رسول اللہؐ کے لئے اور حضرت مہدیِ موعودؑ کے لئے بچھا ہوا ہے اس تخت پر دونوں خاتمینؑ بیٹھے ہوئے ہیں اور میاں یوسف اس تخت کے نزدیک کھڑے ہوئے ہیں اور شاہ عالم اور قطب عالم اور محبوب عالم اس جگہ کھڑے ہیں کہ جہاں میاں یوسفؒ نے جوتیاں چھوڑے ہیں بی بی شرمندہ ہوکر نیچے دیکھنے لگیں پھر میاں جی نے اپنی انگلیاں اٹھالیں اس روز سے میاں یوسفؒ کی عظمت بی بیؒ اور دوسرے برادروں کے پاس زیادہ ہوگئی اور ان کو ولایت کا شرف معلوم ہوگیا۔نقل ہے شاہ عالمؒ اور قطب عالمؒ اور محبوب عالمؒ کے یہ نام نہ تھے دوسرے نام تھے لیکن ان تینوں اولیاء اللہؒ کے پیروں نے ان کو اس خطاب سے سرفراز فرمایا۔نقل ہے ایک بوڑھی عورت جن کا نام بی بی رابعہ تھا بی بی خونزانورؒ کے پاس رہتی تھیں ایک دن اس نے کہا آج صبح صبح میں نے میاں جی کا چہرہ دیکھا تمام دن میرا رونے میں گزر گیا حضرت شاہ دلاورؓ نے یہ بات اپنے کان سے سنی پس شاہ دلاورؓ دوسرے روز جب گھر میں آئے تو فرمایا دلاورؓ آرہا ہے ہٹ جاو اگر میرا چہرہ دیکھیں گے تو تمہارا تمام دن رونے میں گزرے گا پس بی بی رابعہ دوڑ کر حضرت کے قدموں پر پڑگئیں اور عرض کی انشاء اللہ ہر روز صبح کو خوندکار کا چہرہ خصوصیت سے دیکھوں گی تاکہ میرا دن زاری میں اور دنیا سے بیزاری میں گزرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے چاہیئے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور چاہیئے کہ وہ بہت روئیں فرمایا تم ولایت کی رابعہ ہیں۔نقل ہے ایک دن موضع بلاسر میں کھرنی کے درخت کے نیچے میاں جیؒ کے سامنے اطراف میں اجماع کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک کافی بڑے قد اور پیٹ والا اس جماعت کے سامنے سے گزرا اور شاہ دلاورؓ کی نظر اس پر پڑی فرمایا یہ کس طرح جلے گا بندگی میاں عبدالکریمؒ نے پوچھا وہ کس طرح ہے فرمایا خدا نے انسان کو جلنے کے لئے پیدا کیا ہے جو شخص کہ دنیا میں عشق کی آگ میں یا فاقہ کی آگ میں نہ جلے تو ضرور آخرت میں جلے گا۔نقل ہے ایک دن شاہ دلاورؓ مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے دل میں آیا رام اور لکھمن اور سیتا نے دنیا میں بہت ریاضتیں

کی ہیں ان کا حال کیسا ہوگا اللہ تعالیٰ کا حکم (فرشتوں) کو ہوا کہ ہمارے بندہ نے یاد کیا ہے اُن کو اس کے سامنے لاؤ فرشتوں نے ان کو جلدی سے حضرتؓ کے سامنے لایا کہ ایک بڑی خلقت زنجیروں میں باندھ کر پیٹھ کے پیچھے لاکر کھڑا کر دیئے حکم ہوا کہ پیچھے دیکھ آپؓ نے اپنے پیچھے دیکھا کہ وہ کھڑے ہیں پس شاہؓ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کہ تمہارا احوال کس لئے ایسا ہوا وہ اپنے ہاتھ کو پیشانی پر مارتے تھے اور روتے تھے کہ کہہ رہے تھے کہ ہماری ریاضت اور ہمارا زہد دنیا میں دنیا کے واسطے ہم نے خرچ کیا ہمارے درمیان خدا مقصود نہ تھا سب ضائع گیا اس طرح عذاب بد میں گرفتار ہیں اس وقت آپؓ کی نظر رحمت کی وجہ سے عذاب سے امن ہے جب خوندکار کی نظر سے ہم غائب ہوجائیں گے تو پھر موکل فرشتے ہم کو عذاب میں گرفتار کریں گے۔ نقل ہے میاں یوسفؒ نے پوچھا کہ میاں جیؓ جو لوگ آتشی ہیں ان کو عذاب کس چیز کے ذریعہ سے ہے فرمایا ان کو عذاب زمہریر سے ہے سرد طبقوں میں ان کو عذاب ہوتا ہے جس کو زمہریر کہتے ہیں۔ نقل ہے ایک دن بھنگار میں میاںؓ نے فرمایا ایک شخص ایسا ہے کہ خدا کو ایک کہتا ہے اور رسول خداؐ اور حضرت مہدیؑ کو اور تما احکام قرآن کو مانتا ہے اور مومنین متقین کے اجماعی سبیل پر ہے اور سنت جماعت کے موافق ہے لیکن اصحابِ مہدیؑ میں سے کسی ایک صحابیؓ کی فضیلت کو نہیں مانتا ہے تو اس کو نہ رسولؐ کا بہرہ دیا جائے گا اور نہ مہدیؑ کا اور اس کے تمام کام اور اس کا تمام عقیدہ باطل ہے ۔نقل ہے جب میاں شاہ دلاورؓ جالور سے روانہ ہوئے اور دائرہ کے ساتھ نہر والہ پہنچے وہاں ملک ظہیر الملک جو وزیر کلاں فوت ہوئے تھے دنیا کے تمام مِلک ان کی چلی گئی تھی ان کی بیوی جن کا نام بی بی راجے منور تھا میاں شاہ دلاورؓ کے آنے کی خبر سنیں اور ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کے ساتھ دائرہ میں آکر تصدیق کی اور صحبت میں رہنے لگیں لڑکے کا نام میاں عبدالحلیم تھا ایک بڑی لڑکی کا نام بی بی خونزا نصرت اور دوسری چھوٹی لڑکی کا نام بی بی خونزا نور عرف اچھی ما نصاحب تھا اس کے بعد میاں شاہ دلاورؓ موضع بلاسر میں ٹھیر گئے ایک روز بی بی ملکانؓ نے پٹن میں چھوٹی لڑکی کو دیکھا اور اٹھا کر گود میں لیا اور فرمایا کہ یہ لڑکی ہماری بہو ہے راجے منور نے کہا اس لڑکی کے نصیب کہ آپ کی باندی ہو پس بی بی نے خونزا نور کی شادی (اپنے نواسے) میاں عبدالفتاح سے کی اور اچھی ماں نام رکھا لیکن خونزا نصرت کو موضع بلاسر میں لائے میاں شاہ دلاورؓ نے کہا تمہاری لڑکی بڑی ہوگئی ہے جوڑے بہت سے ہیں شادی کیوں نہیں کر دیتے انہوں نے کہا جو شخص خدا کو چشم سر سے دیکھتا ہے میں اس کو دونگی حضرتؓ نے فرمایا آج کے دن تو میاں نعمتؓ دیکھتے ہیں کہا میں نے ان کو دی فرمایا بوڑھے ہوگئے ہیں اور تین بیویاں رکھتے ہیں تو بی بی مذکور نے کہا میں نے ان کو دی پس میاں شاہ دلاورؓ نے شاہ نعمتؓ سے کہا کہ بی بی نصرت سے عقد کر لیجئے شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ بندہ کو اگر بغیر طلب کے خدا پہنچاتا ہے تو بندہ قبول کرتا ہے شاہ دلاورؓ نے بی بی منورؒ سے کہا کہ میاں نعمتؓ پیغام نہیں کریں گے اگر خدا پہنچادے گا تو شادی کرلیں گے بی بی راجے منور راضی ہوگئیں میاں عبدالحلیم نے کہا کہ ہم ہرگز اپنی بہن کو نہیں دیں گے ہاں اگر پیغام بھیجیں گے تو ہم شادی کر کے دیں گے پس میاں شاہ دلاورؓ نے میاں شاہ نعمتؓ سے کہا کہ اے میاں نعمتؓ اللہ کے پاس اعلیٰ نعمت کو طلب کرنے میں کیا برائی ہے پس میاں شاہ نعمتؓ نے ظہر کی نماز کے بعد تمام حاضرین جماعت کے سامنے اور میاں عبدالحلیم کے سامنے بلند آواز سے فرمایا کہ بندہ خدا کے پاس میاں عبدالحلیم کی بہن کے لئے پیغام بھیجتا ہے تو میاں عبدالحلیم خوش ہوگئے اور بی بی خونزا نصرت کو شادی کر کے دیدیئے بی بی راجے منور کے پاس دو ڈبے زیور کے تھے ایک ڈبہ بی بی نور کو

دیئے اور دوسرا بی بی نصرتؒ کو دیئے زیور پہنا کر میاں شاہ نعمتؒ کے پاس بھیجوا دیئے جب میاں شاہ نعمتؒ نے دیکھا تو فرمایا کہ اس پاک بی بی پلیدی کس لئے ہے یہ بات بی بی راجے منور نے سنی اور اپنی صاحبزادی کو بلا کر تمام زیور ان کے جسم سے اتار کر ایک طبق میں رکھ کر میاں شاہ نعمتؒ کے پاس بھیجوائیں اور عرض کیں کہ یہ زیور آپ کو اللہ دیا ہے پس آپ نے اس کو لے کر فروخت کر کے نقدی بنائی اور اس کو سویت کر دیا اس کے بعد بہت جلد دکھن کی طرف آپؒ کا آنا ہوا جس وقت میاں شاہ نعمتؒ شہید ہوئے بی بی خونزا نصرت کو ڈھائی ماہ کا حمل تھا تکمیل عدت کے بعد میاں شاہ دلاورؒ کے پاس بورکھیڑے میں آ کر رہنے لگیں بورکھیڑے میں بی بی خونزا نصرت کو لڑکی تولد ہوئی پس میاں شاہ دلاورؒ نے اس لڑکی کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کانوں میں بانگ نماز اور اقامت کہی اور دونوں آنکھوں کو بوسہ دیا اور نام بی بی فاطمہ رکھا اور فرمایا بی بی کی آنکھیں دونوں عین میاں نعمتؒ کی آنکھیں ہیں۔ نقل ہے میاں عبدالحلیم شاہ نعمتؒ کے ساتھ شہید ہو گئے گنج شہداء سے الگ مغرب کی جانب ایک بازو میں مدفون ہیں اور مشرق کی جانب میاں شاہ نعمتؒ کی بی بی کے بازو بی بی خاص ملک مدفون ہیں اور روضۂ مبارک جہاں بنا ہے وہ جماعت خانہ تھا قطب سے ملے ہوئے جانب مین مسجد کے درمیان شاہ نعمتؒ کی قبر مبارک ہے اور آپ کی قبر کے دو بازوؤں کے دونوں جانب دو قبریں ہیں اور آپؒ کے پائینی اسی جماعت خانہ میں گنج شہیداں ہیں ایک بڑا اگڑھا کھود کر شہیدوں کو دفن کئے گنج شہیدوں کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن اس فقیر کی سماعت یہ ہے کہ بائیس آدمی شہید ہوئے ہیں (قتل کئے گئے وہ اللہ کی راہ میں اور نہیں ہے کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں جو آسودہ ہیں۔ نقل ہے میاں شاہ دلاورؒ نے اپنی وصیت میں فرمایا ہے اے بھائیو مہدیؑ کے حضور کے زمانہ میں پچھلی رات سے دیڑھ پہر دن تک اور ظہر سے عشاء تک صف پر مشغول بیٹھتے تھے میراں سید محمودؒ کے زمانے میں بھی یہی طور تھا میاں نعمتؒ اور میاں نظامؒ کے زمانہ میں پچھلی شب سے دیڑھ پہر روز تک بیٹھتے تھے اور ظہر کے بعد نہیں بیٹھتے تھے لیکن مہدیؑ کا حکم یہ ہے کہ دو وقت سلطان اللیل اور سلطان النہار ہیں جو شخص کہ ان دونوں وقتوں کی حفاظت نہ کرے گا وہ ایمان وفقیری حاصل کرنے والوں میں حشر نہ کیا جائے گا پس واضح ہو کہ اب ہمارے سامنے میاں نعمتؒ اور میاں نظامؒ کا وقت بھی نہیں رہا ہے اب نماز عصر سے عشاء تک اور قبل نماز فجر سے طلوع آفتاب تک بیٹھو اگر نہ بیٹھو گے تو گروہ مہدی علیہ السلام سے نہ ہو گے۔

نقل ہے میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ ہمارے بعد ہماری جانشینی ہمارے فقیروں کو دی جائے گی اور ہماری اولاد کے لئے جانشینی اور مرشدی نہیں ہے اور نہیں دی گئی ہے۔ نقل ہے میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ ہم نے اچھی طرح سنا ہے کہ حضرت مہدیؑ نے دوگانہ لیلۃ القدر کے دعا کے سجدے اور دوگانہ تحیۃ الوضو کے سجدے میں یہ دعا پڑھی اے اللہ سجدہ کیا تیرے لئے میرے اعضا نے اور ایمان لایا تجھ پر میرے ضمیر نے اقرار کیا تیری وحدانیت کا میری زبان نے اب میں اس حال میں ہوں کہ میں نے بڑا گناہ کیا ہے اور نہیں مغفرت کرتا ہے بڑے گناہ کی مگر بڑا رب مگر بڑا رب مگر بڑا رب۔ نقل ہے شاہ دلاورؒ نے فرمایا ہم نے سنا کہ حضرت مہدیؑ نے دوگانہ تحیۃ الوضو کی پہلی رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھی ''وہ لوگ جنہوں نے بے حیائی کا کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا ذکر کیا اللہ کا پس انے گناہوں کی معافی چاہی اور کون معاف کرتا ہے گناہوں کو اللہ کے سوائے اور نہیں اصرار کیا انہوں نے اپنے برے کاموں پر اس حال

میں کہ وہ جانتے ہیں''۔ دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھی ''جو شخص بُرا کرے یا ظلم کرے اپنی جان پر پھر مغفرت مانگے اللہ سے تو پائے گا اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان''۔ نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا نماز شب قدر میں مہدیؑ کے پیچھے ہم قریب تھے ہم نے سنا کہ حضرت مہدیؑ نے پہلی رکعت کی قراءت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ کو ضم فرمایا اور دوسری رکعت کی قراءت میں سورۂ فاتحہ کے بعد انا انزلنا پڑھا۔ نقل ہے ایک روز بندگی میاں عبدلکریمؒ نے حضرت شاہ دلاورؓ سے پوچھا کہ میاں جی قیامت کے دن یہود و نصاریٰ و مجوس و مشرک کفار کے بچے جو چھوٹے مرجاتے ہیں ان کا حال کیا ہے اور مومنوں کے بچے جو رحلت کرجاتے ہیں قیامت کے دن ان کا حال کیسا ہوگا میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کفار کے تمام چھوٹے بچے دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور ہمیشہ کے لئے عذاب میں گرفتار ہوں گے اور مومنوں کے بچے گیارہ سال کی عمر تک جو لڑکے ہوں گے خواہ ان کی زندگی ایک دن ہوئی ہو یا ایک گھڑی ہوئی اٹھارہ سالہ بناکر حشر میں لائے جائیں گے اور تمام لڑکیوں کو گیارہ سالہ کرکے عرصۂ حشر میں لائیں گے ان میں سے ہر ایک کو غلمان اور ولدان بارہ ہزار دیئے جائیں گے اور کاملوں میں سے ہر ایک کو بارہ لاکھ غلمان اور ولدان خدمت کے لئے دئے جائیں گے لیکن ان کی عمر سات سات سال کی ہوگی ان کی عمروں میں تا ابد کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ نقل ہے قاضی عبداللہؒ میاں عبدالملکؒ دونوں شہر نہر والہ سے روانہ ہوکر شاہ دلاورؓ کے پاس آئے موضع بھنگار میں ملاقات ہوئی اور تلقین ہوکر صحبت اختیار کی میاں عبدالملکؒ میاں قاضی عبداللہؒ کے بھانجے تھے شاہ دلاورؓ نے تلقین کرنے سے پہلے فرمایا تم عالم ہو اور بندہ امی ہے صحبت کیسے نبھے گی بندہ قل کو کل کہتا ہے میاں عبدالملکؒ نے عرض کی جو کچھ علم تھا تمام دل سے ہم نے بھلا دیا اب جو کچھ میاں جیؓ تعلیم کریں گے اس کو لوح دل پر ہم ثبت کریں گے اس کے بعد آپؓ نے تلقین کی۔ نقل ہے حضرت امام مہدیِ موعود صاحب الزماں خلیفۃ الرحمٰنؑ نے خدا کے حکم سے جو دعویٰ موکد بڑلی کے مقام میں خاص و عام کے آگے ظاہر فرمایا اس کی تاریخ یہ کہی گئی ہے۔

امرِ خدا مہدی

۹۰۵ء

اور حضرت امام مہدیِ موعود صاحب الزماںؑ کی وفات کی تاریخ کہی گئی ہے

مہدی موعود آمد رفت

۹۱۰ ہجری

ترجمہ المرقوم ۱۰/ ذی قعدہ ۱۳۷۰ ہجری کو حضرت پیر و مرشد سید دِلاور عرف مبارک گورے میاں صاحبؒ نے کیا ہے۔